مرغوب المسائل، ج:۳

کتاب النکاح

نکاح کے موضوع پر مفید اور کارآمد: ۱۱/درج ذیل رسائل اور: ۲/مقالات کا عمدہ مجموعہ:

نکاح میں بچی کی رضامندی	نکاح سے پہلے لڑکی اور لڑکے کو دیکھنا
جمعہ کے دن نکاح مستحب ہے	نکاح کی مجلس میں قرآن کریم کی تلاوت کا حکم

بیوی کے حقوق	شوہر کے حقوق	ایک سے زائد بیویوں میں عدل	حرمت مصاہرت

نکاح میں اسراف	ولیمہ میں اسراف	جہیز	زنا	زنا کی قباحت

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: زمزم پبلشرز، کراچی

اجمالی فہرست رسائل

۱	نکاح میں بچی کی رضامندی........	۳۲
۲	نکاح سے پہلے لڑکی اورلڑکے کو دیکھنا........	۵۹
مقالہ	جمعہ کے دن نکاح مستحب ہے........	۸۱
مقالہ	نکاح کی مجلس میں قرآن کریم کی تلاوت کا حکم.......	۹۶
۳	بیوی کے حقوق........	۱۰۹
۴	شوہر کے حقوق........	۱۴۷
۵	ایک سے زائد بیویوں میں عدل........	۱۸۳
۶	حرمت مصاہرت........	۲۲۰
۷	نکاح میں اسراف........	۲۶۱
۸	ولیمہ میں اسراف........	۲۸۸
۹	جہیز........	۳۱۹
۱۰	زنا........	۳۳۸
۱۱	زنا کی قباحت........	۳۶۰

فہرست رسالہ ''نکاح میں بچی کی رضامندی''

پیش لفظ..	۳۳
جب آدمی اپنی بیٹی کا نکاح کرنا چاہے تو اس سے اجازت لے..........	۳۴
غیر شادی شدہ لڑکی اپنے نفس کی زیادہ حقدار ہے..........	۳۴
بے نکاح عورت کا نکاح اس کے مشورہ کے بغیر نہ کیا جائے..........	۳۴
کنواری لڑکی سے نکاح کی اجازت طلب کی جائے گی..........	۳۵
والد بیٹی کی شادی بلا اجازت نہیں کر سکتے..........	۳۵
ہم اپنی عورتوں کی شادی ان کی اجازت سے کرتے ہیں..........	۳۶
لڑکی کو رشتہ ناپسند ہو تو وہ اپنے باپ سے بھی زیادہ اپنے نفس کی حقدار ہے.....	۳۶
آدمی اپنی باکرہ اور ثیبہ بیٹی کے نکاح کے لئے اس سے اجازت لے..........	۳۷
باپ کو چاہئے کہ وہ اپنی بیٹی کی خواہش کا احترام کرے..........	۳۷
باکرہ عورت سے اجازت طلب کی جائے گی..........	۳۸
شادی میں لڑکی کی والدہ سے مشورہ کرنا چاہئے..........	۳۸
آپ ﷺ صاحبزادی سے اجازت لے کر شادی طے فرماتے..........	۴۰
آپ ﷺ کا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اجازت لینا..........	۴۰
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیٹی کے نکاح کے لئے اس سے اجازت لیتے.......	۴۱
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لڑکی کی پسند پر نکاح کرواتی تھیں..........	۴۱
عورت کی پسند اور چاہت کے مطابق ہی شادی کراؤ..........	۴۲
اگر پسند ہو تو نکاح کر لے اور اگر پسند نہ ہو تو چھوڑ دے..........	۴۳

آپ ﷺ نے ناپسند نکاح کو مسترد فرمایا..	۴۳
مرضی کے خلاف شادی کرنے پر آپ ﷺ کا بچی کو اختیار عطا فرمانا..........	۴۴
ایک عورت کا والد کے شادی کرانے پر مقدمہ اور بعد میں عجیب عمل............	۴۴
لڑکی کو پسند نہ ہو تو اس کا نکاح نہ کراؤ..	۴۵
حضرت شریح رحمہ اللہ کا ایک مقدمہ میں عورت کو اختیار دینا........................	۴۵
اپنی بیٹیوں کو بدشکل آدمیوں سے نکاح کرنے پر مجبور مت کرو....................	۴۶
رشتہ داروں سے نکاح..	۴۷
رشتہ داروں سے نکاح نہ کرنا علامت قیامت میں سے ہے............................	۴۷
اپنی قوم میں نکاح کرنے والا اپنے گھر میں گھونسلا بنانے والا ہے................	۴۸
رشتہ دار سے نکاح کا ایک طریقہ..	۴۸
قطع رحمی کے خوف کی وجہ سے رشتہ داری میں نکاح کرنے سے منع فرمایا..........	۴۹
تم نے اپنی اولاد کو کمزور کر دیا ہے، سوا جانب میں نکاح کیا کرو..................	۴۹
’’بالکل قریبی رشتہ دار سے نکاح نہ کرو‘‘ یہ حدیث نہیں ہے........................	۵۰
بڑی عمر والے کا نوجوان عورت کے ساتھ نکاح کرنا مناسب نہیں....................	۵۱
آپ ﷺ کی قوت جماع سب سے زیادہ تھی..	۵۱
مؤمن کو جنت میں سو آدمیوں کے جماع کی طاقت دی جائے گی......................	۵۳
ایک بوڑھے کی نوجوان عورت سے شادی کی کہانی: شیخ سعدی کی زبانی..............	۵۵
حکایت منظومہ..	۵۷

فہرست رسالہ ''نکاح سے پہلے لڑکی اور لڑکے کو دیکھنا''

مقدمہ..	۶۰
دیکھنے کا ایک قصد دھوکا سے بچنا بھی ہے............................	۶۱
نکاح کے وقت سیاہ خضاب کی صراحت بھی کردی جائے........................	۶۱
حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے......حیاء مکمل خیر ہے........................	۶۳
ایک عورت کا اپنے نفس کو ہبہ کرنے پر آپ ﷺ کا اس کو دیکھنا..................	۶۷
خواب میں آپ ﷺ کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھنا........................	۶۷
آپ ﷺ کا ام حبیبہ بنت الحارث کو دیکھنا........................	۶۸
آپ ﷺ کا ارشاد کہ تم نکاح سے پہلے لڑکی کو دیکھ لو........................	۶۸
شادی سے پہلے عورت کو دیکھنا موافقت کا سبب ہے........................	۶۹
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا چھپ کر لڑکی کو دیکھنا........................	۷۰
آپ صحابی ہو کر لڑکی کو چھپ کر دیکھ رہے ہیں؟........................	۷۱
شادی کا ارادہ ہو تو اس عورت کو دھوکہ سے بھی دیکھ سکتا ہے........................	۷۲
حضرت طاووس رحمہ اللہ کا بیٹے کو عورت کے دیکھنے کی اجازت دینا........................	۷۳
شادی سے پہلے لڑکی کو دیکھ لے، اس لئے کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَلَوْ اَعْجَبَکَ حُسْنُهُنَّ ﴾........................	۷۴
نابالغ لڑکیوں کا پردہ نہ کراؤ تا کہ شادی کرنے والا ان کو دیکھ لے........................	۷۴
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لڑکیوں کو بلاتیں کہ وہ بھی لڑکوں کو دیکھ لیں........................	۷۵
نکاح کا ارادہ ہو تو ہی دیکھنا جائز ہے........................	۷۵

عورت کو دیکھنے کے وقت کیا دیکھنا چاہئے..................................	۷۶
دوسری عورت کے ذریعہ بھی عورت کے اوصاف معلوم کئے جاسکتے ہیں........	۷۷
خاتمہ..	۷۸
پیغام نکاح دینے والے کا عورت کو دیکھنا......................................	۷۸
عورت کا مرد کو دیکھنا..	۷۸
دیکھنے کا علم اور اس کی اجازت..	۷۹
فتنہ اور شہوت کا اطمینان..	۷۹
عورت کی کن چیزوں کو دیکھا جائے..	۸۰

فہرست رسالہ ''جمعہ کے دن نکاح مستحب ہے''

پیش لفظ..	۸۲
جمعہ کے فضائل..	۸۲
جمعہ کے دن عصر کے بعد کا وقت..	۸۳
نکاح ہر وقت اور ہر دن جائز ہے..	۸۴
جمعہ کے دن پانچ اعمال پر وجوب جنت کی بشارت........................	۸۴
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد: جمعہ کا دن نکاح کا دن ہے..........	۸۵
فقہاء ومحدثین کی عبارتیں..	۸۵
اکابر کے چند فتاوی..	۸۷
حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ کا فتوی........................	۸۷
حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحب مدظلہم کا فتوی..........................	۸۷
حضرت مولانا مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب مدظلہم کا فتوی...............	۸۷
حضرت مولانا مفتی خالد سیف اللہ صاحب مدظلہم کی تحقیق.......................	۸۷
فقہ شافعی کی صراحت..	۸۸
خاتمہ.....شوال میں نکاح	
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی اور رخصتی شوال میں ہوئی.................	۸۹
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی شادی اور رخصتی شوال میں ہوئی................	۸۹
حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی شادی شوال میں ہوئی..............................	۹۰
ماہ شوال میں شادی کرنا مستحب اور بہتر ہے..................................	۹۰

شوال کی وجہ تسمیہ....................................	۹۱

محرم الحرام میں نکاح

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا نکاح محرم میں ہوا..................................	۹۳
حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا کا نکاح محرم میں ہوا..................................	۹۴
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح محرم میں ہوا..................................	۹۵

فہرست مقالہ ''نکاح کی مجلس میں قرآن کریم کی تلاوت کا حکم''

مستحب اور مندوب پر اصرار منع ہے	۹۷
جو چیز ناجائز تک پہنچائے وہ بھی ناجائز ہے	۹۸
مصالح پر مفسدات غالب آجائیں تو ان پر حرمت کا حکم ہوگا	۹۸
کتابوں میں نکاح کے بیان میں تلاوت کا ذکر نہیں	۹۹
رکوع وسجدہ میں تلاوت منع ہے	۱۰۰
حالت طواف میں تلاوت کے بجائے تسبیح اور ذکر ودعا کو زیادہ پسند کیا گیا......	۱۰۱
مجلس نکاح میں تلاوت کا ثبوت نہیں	۱۰۲
حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمہ اللہ کا فتوی: مجلس نکاح میں تلاوت کی پابندی شرعا ناپسند ہے	۱۰۲
بغیر اہتمام کے کبھی تلاوت ہو تو ناجائز بھی نہیں	۱۰۳
حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین رحمہم اللہ کا واجب کے خوف سے منقول اعمال کو کبھی کبھی ترک کرنا	۱۰۴
کسی کے گھر جمع ہو کر تلاوت، درود اور دعا کرنے پر سخت نکیر	۱۰۵
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا سفر میں اتمام فرمانا	۱۰۵
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا احتلام والے کپڑے کو دھونا اور دوسرا نہ پہننا	۱۰۵
حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا وجوب کے خوف سے قربانی ترک فرمانا	۱۰۶
نکاح سے پہلے تلاوت نہیں تو بیان کیوں؟	۱۰۸

فہرست رسالہ ’’بیوی کے حقوق‘‘

مقدمہ..	۱۱۰
بیوی کے اجمالی حقوق...	۱۱۰
میاں بیوی کے مشترکہ اجمالی حقوق...................................	۱۱۱
عورت کے ذمہ گھریلو کام کاج کا حکم.................................	۱۱۱
شوہر کا بیوی کو ملازمت سے روکنا.....................................	۱۱۲
شوہر کا بیوی کو اپنے والدین اور بھائی بہنوں کی خدمت پر مجبور کرنا............	۱۱۲
سسرال والوں کا بہو کو مارنا، گالی دینا وغیرہ جائز نہیں........................	۱۱۳
بیوی کے نفقہ، سکنی اور علیحدہ مکان دینے کے مسائل............................	۱۱۳
بیوی کے نفقہ میں تمباکو..	۱۱۴
بیوی کو مرضی کے بغیر دوسری جگہ لے جانے کا حکم............................	۱۱۶
بیوی کا والدین اور محارم کی زیارت کے لئے جانے کا حکم......................	۱۱۶
عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کرو..	۱۱۸
حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی کج روی کی شکایت پر اللہ تعالی کا فرمان.........	۱۱۸
تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے..	۱۱۹
اللہ تعالی تمہیں عورتوں کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کرتے ہیں..........	۱۱۹
اللہ تعالی کا محبوب بندہ وہ ہے جو اپنے عیال کے لئے زیادہ نفع بخش ہو........	۱۲۰
عورتوں کو ان کی جائز خواہش پورا کرنے دو.....................................	۱۲۰
عورت کے بارے میں صبر کرنے والے ہی صبر کریں گے.........................	۱۲۰

عورتوں کی جہالت کو خاموشی سے برداشت کرو........................	۱۲۱
اپنے گھر والوں سے کسی معاملہ میں جھگڑا نہ کرو........................	۱۲۱
سب سے برا شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کو تنگی میں رکھتا ہو................	۱۲۱
عورتوں کے بارے میں اللہ تعالی سے ڈرو........................	۱۲۲
عورتوں کو تم نے اللہ تعالی کی امانت سمجھ کر حاصل کیا ہے........................	۱۲۲
بیوی سے بغض نہ رکھے اس میں کوئی عادت بری ہوگی تو اور اچھی بھی ہوگی.....	۱۲۳
مجھے دنیا کی چیزوں میں عورتیں اور خوشبو زیادہ محبوب ہیں................	۱۲۳
ہم نے تمہاری دنیا سے کچھ نہیں لیا سوائے تمہاری عورتوں کے................	۱۲۴
میاں اور بیوی کا ایک دوسرے کو دیکھنا اللہ تعالی کی رحمت کا باعث ہے........	۱۲۴
اپنے اہل پر رحم کرنے والے کے لئے بغیر اور کسی نیکی کے جنت کا حکم.........	۱۲۴
بیوی کو خوش رکھنے کی ایک اور فضیلت........................	۱۲۵
کامل ایمان والا وہ ہے جو اپنے اہل پر مہربان اور ان کے حق میں بہتر ہو.......	۱۲۵
بہترین شخص وہ ہے جو اپنی اہلیہ کے ساتھ بہتر ہو........................	۱۲۶
کھلاؤ، پہناؤ، چہرہ پر نہ مارو، نہ برا کہو........................	۱۲۶
آپ ﷺ بیوی کے ساتھ شرافت، اخلاق اور مسکرا کر رہتے تھے...........	۱۲۷
آپ ﷺ رات کو بیدار ہوتے وقت بھی اہل خانہ کا خیال فرماتے...........	۱۲۷
آپ ﷺ عصر کے بعد ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی خبر لیتے...........	۱۲۸
آپ ﷺ روزانہ صبح و شام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی خبر لیتے......	۱۲۸
آپ ﷺ کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حبشیوں کا کھیل دکھانا...........	۱۲۸

آپ ﷺ کا عائشہ رضی اللہ عنہا کو سہیلیوں کے ساتھ گڑیاں کھیلنے دینا........	۱۲۹
آپ ﷺ کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی رضا اور ناراضگی کو پہچاننا.........	۱۲۹
آپ ﷺ کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دوڑ لگانا................	۱۳۰
کیا گھوڑے کے بھی پر ہوتے ہیں؟..	۱۳۱
آپ ﷺ کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مزاح کا ایک اور قصہ....	۱۳۲
حضور ﷺ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مزاح....................	۱۳۳
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا مزاح..............	۱۳۴
ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو آپ ﷺ نے اپنے ساتھ حج کرایا.........	۱۳۴
زوجہ محترمہ کے دروازہ بند کرنے پر آپ ﷺ کا جواب.......................	۱۳۵
آپ ﷺ گھر والوں کی رعایت میں رات کو گھر تشریف نہ لاتے............	۱۳۶
حضرت جبرئیل علیہ السلام کی عورتوں کے بارے میں نصیحت......................	۱۳۶
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پسند کو آپ ﷺ نہ ٹالتے........................	۱۳۶
آپ ﷺ اپنی ازواج کے پاس تشریف لاتے تو خود ان کو سلام کرتے......	۱۳۶
آپ ﷺ کا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کے لئے ہدیہ بھیجنا.....	۱۳۷
آپ ﷺ کا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلی کا اکرام کرنا..................	۱۳۸
مرد کا اپنی بیوی کو پانی پلانا باعث اجر ہے..	۱۳۸
بیوی کی خدمت کرنا بھی صدقہ ہے..	۱۳۹
آپ ﷺ گھر کا کام کرتے، جوتے گانٹھتے، کپڑے سیتے، دودھ دوہتے....	۱۳۹
بیوی کو مارنے کا بیان..	۱۴۲

بیوی کو مارے پھر اس سے جماع کرے؟..	۱۴۲
اللہ تعالی کی بندیوں (یعنی تمہاری بیویوں) کو نہ مارو................................	۱۴۲
بیوی کو مارنے والا آپ ﷺ کو پسند نہیں..	۱۴۳
اپنی بیوی کے معاملہ میں تخفیف کرو اور اس کے اوپر اپنی لاٹھی کو نہ اٹھاؤ..........	۱۴۳
آپ ﷺ نے اپنی بیوی کو کبھی نہیں مارا..	۱۴۴
بیوی کو مارنے والے پر آپ ﷺ کی بددعا..	۱۴۴
﴿ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ﴾..	۱۴۵
تتمہ...... بداخلاق عورت کو طلاق نہ دینے والا بیوقوف ہے........................	۱۴۶

فہرست رسالہ ''شوہر کے حقوق''

مقدمہ.....شوہر کے اجمالی حقوق............	۱۴۸
میاں بیوی کے مشترکہ اجمالی حقوق............	۱۴۹
عورت کے ذمہ گھریلو کام کاج کا حکم.....عورت کا شوہر کی خدمت کرنا........	۱۵۰
حضرت ایوب علیہ الصلوۃ والسلام کی زوجۂ محترمہ کی مثالی خدمت............	۱۵۱
شوہر کو نام لے کر پکارنا............	۱۵۱
شوہر موت کے وقت بیوی سے راضی ہوتو بیوی کے لئے جنت کی بشارت.....	۱۵۲
شوہر کی مدد کرنے والی عورت پوشیدہ خزانے سے بہتر ہے............	۱۵۲
عورت پر اس کے شوہر کا حق سب سے زیادہ ہے............	۱۵۲
چار کام پر عورت کو جنت کے کسی بھی دروازہ سے داخلے کا اختیار............	۱۵۳
شوہر کا دل بہلانے والی عورت اللہ تعالی کی محبوب ہے............	۱۵۳
نیک بیوی کی علامتیں............	۱۵۳
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دلہن کو تقوی اور شوہر کی حق کی نصیحت فرماتیں......	۱۵۴
شوہر سے اچھا سلوک کرنے پر اجر............	۱۵۴
عورت شوہر کا حق ادا نہ کرے تو اللہ تعالی کا حق بھی ادا نہیں کرسکتی............	۱۵۶
عورت کو چاہئے کہ شوہر کو نہ پائے تو تلاش کرے............	۱۵۶
شوہر کو راضی کر کے سونے والی عورت جنتی ہے............	۱۵۶
شوہر کی نافرمانی نہ کرنے پر جنت کی بشارت............	۱۵۷
''تم سے کوئی بھلائی نہیں پائی'' اس جملہ سے اعمال برباد ہوجاتے ہیں.......	۱۵۸

شوہر کے پھوڑے کا خون اور پیپ چاٹ لے تب بھی حق ادا نہ کیا...............	۱۵۸
شوہر کا حق جان لو تو ان کے چہروں کا غبار اپنے چہروں سے صاف کرو..........	۱۵۹
شوہر کا ناک چاٹنے سے موت آجائے تب بھی اس کا حق ادا نہ ہوا...............	۱۵۹
شوہر ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ پر پتھر منتقل کرنے کا حکم کرے تو عورت کو چاہئے کہ ایسا کرے..	۱۶۰
اگر غیر کو سجدہ جائز ہوتا تو بیوی کو حکم ہوتا کہ شوہر کو سجدہ کرے...............	۱۶۰
شوہر کو تکلیف دینے والی عورت کے لئے جنت کی حور کی بددعا.................	۱۶۱
شوہر کی نافرمانی کرنے والی عورت سخت عذاب میں ہوگی..........................	۱۶۱
اس عورت کی نماز قبول نہیں جس سے شوہر ناراض ہو..........................	۱۶۲
شوہر کا شکریہ ادا نہ کرنے والی پر نظر رحمت نہیں ہوتی............................	۱۶۲
شوہر کی ناشکری کی وجہ سے جہنم میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہے..................	۱۶۳
نافرمان بیوی پر اللہ کی رحمت اور غضب والے فرشتوں کی لعنت...................	۱۶۳
شوہر کی رضا جنت ہے اور ناراضگی جہنم...	۱۶۴
کفر کے بعد بدزبان عورت سے بڑی کوئی مصیبت نہیں..............................	۱۶۵
نیک اور بری عورت کی مثال...	۱۶۶
غصہ دلانے والی اور خیانت کرنے والی بیوی مصیبت ہے..........................	۱۶۶
تین طرح کے مرد اور تین طرح کی عورتیں..	۱۶۷
شوہر کی شکایت کرنی والی عورت سے آپ ﷺ کو بغض..........................	۱۶۸
نامۂ اعمال میں تین کبیرہ گناہوں لکھوانے والی عورت............................	۱۶۸

بلا کسی وجہ طلاق کا مطالبہ کرنے والی پر جنت کی خوشبو حرام ہے.............	۱۶۹
خلع کا مطالبہ کرنے والی عورت منافقہ ہے............................	۱۶۹
عورت، مسجد جانا چاہے تو شوہر سے اجازت لے کر جائے..................	۱۶۹
شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی نماز نہ پڑھے............................	۱۷۰
عورت شوہر کی اجازت کے بغیر (نفل) روزہ نہ رکھے......................	۱۷۰
شوہر کی اجازت کے بغیر حج کے لئے نہ جائے............................	۱۷۲
شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنے والی عورت پر لعنت..................	۱۷۲
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے کپڑے دھوتیں.....................	۱۷۲
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے لئے برتنوں کا انتظام کرتیں......	۱۷۳
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا آپ ﷺ کی خدمت کرنا.....................	۱۷۳
عورت گھر کا کام کرے اور مرد باہر کا..................................	۱۷۴
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اپنے گھر میں کام کرنا....................	۱۷۵
شوہر کی ناراضگی میں رات گذارنے والی عورت پر لعنت..................	۱۷۵
شوہر کے بلانے پر انکار کرنے والی عورت پر لعنت......................	۱۷۶
شوہر بیوی کو بلائے تو فوراً آئے اگرچہ وہ تنور پر ہو.......................	۱۷۷
بیوی پالان پر ہو تب بھی شوہر کو انکار نہ کرے...........................	۱۷۸
آپ ﷺ نے عورتوں سے شوہر کو دھوکے میں نہ ڈالنے پر بیعت لی.........	۱۷۸
عورت کا گھر میں کام کرنا جہاد کے برابر ہے............................	۱۷۹
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا شکر نہ کرنے والی بیوی کو طلاق دینے کا حکم.......	۱۷۹

فہرست رسالہ ’’ایک سے زائد بیویوں میں عدل‘‘

مقدمہ................................	۱۸۴
ایک سے زیادہ نکاح کرنے میں مذاہب فقہاء..........................	۱۸۴
مہر کی ادائیگی کی کوتاہی پر سخت حساب وکتاب کی وعید........................	۱۸۵
دوسری شادی کرنے والوں کے احوال..............................	۱۸۵
اگر عدل نہ کرسکو تو ایک بیوی پر اکتفا کرو...........................	۱۸۸
جو ایک بیوی کی طرف مائل ہو وہ قیامت کے دن اپاہج ہوگا.....................	۱۹۱
آپ ﷺ کا عدل کے باوجود اللہ تعالی سے معافی کی دعا کرنا.....................	۱۹۱
آپ ﷺ تقسیم میں ایک بیوی کو دوسری پر فضیلت نہیں دیتے تھے..........	۱۹۲
آپ ﷺ کسی زوجہ کی باری کے متعلق اجازت طلب کرتے تھے..........	۱۹۳
آپ ﷺ سفر کے وقت بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے تھے......	۱۹۳
آپ ﷺ کا مرض الوفات میں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے اجازت طلب فرمانا........................	۱۹۴
معاذ رضی اللہ عنہ کا ایک کی باری میں دوسری کے ہاں وضو کرنے کو ناپسند کرنا...	۱۹۵
دو بیویوں کے درمیان توجہ کرنے میں بھی عدل.........................	۱۹۵
اسلاف خوشبو لگانے میں بھی برابری کرتے...........................	۱۹۶
اسلاف غلے سے بچے ہوئی چیز ہتھیلی سے تقسیم کرنے برابری کرتے..........	۱۹۶
دوسری بیوی کے سامنے جماع کرنا مکروہ ہے.........................	۱۹۷
شوہر کو بیویوں کے حقوق کی ادائیگی پر قدرت نہ ہو تو متعدد نکاح جائز نہیں.....	۱۹۷

باری مقرر کرنے میں انصاف واجب ہے....................................	۱۹۸
حقوق: تقسیم، نفقہ، کپڑا اور رہائش میں عدل واجب ہے....................	۱۹۸
رات گذارنے میں عدل واجب ہے، وطی میں نہیں............................	۱۹۸
وطی اور بوسہ وغیرہ میں مساوات مستحب ہے..................................	۱۹۸
سوکن سے وطی میں مضبوطی کے لئے پہلی سے ترک وطی جائز نہیں............	۱۹۹
کس شوہر پر باری مقرر کرنا واجب ہے..	۱۹۹
مریض شوہر کا باری مقرر کرنا..	۲۰۰
مجنون شوہر کا باری مقرر کرنا..	۲۰۰
باری کی مستحق بیوی..	۲۰۱
طلاق رجعی والی بیوی کے لئے باری..	۲۰۱
نئی بیوی کے لئے باری..	۲۰۱
تقسیم کا آغاز اور طریقہ آغاز..	۲۰۲
تقسیم اصل رات یا دن؟...	۲۰۲
مدت تقسیم..	۲۰۳
شوہر کا بیویوں کے پاس جانا اور ان کو اپنے پاس بلانا..........................	۲۰۴
سفر کے لئے قرعہ..	۲۰۵
چھوٹی ہوئی باری کی قضا..	۲۰۵
بیوی کا اپنی باری سے دست بردار ہونا..	۲۰۶
باری سے دست بردار ہونے کے لئے عوض لینا..................................	۲۰۶

باری کے ساقط ہونے کے اسباب....................	۲۰۷
آپ ﷺ کے لئے باری کی تقسیم واجب نہیں تھی....................	۲۰۸
خاتمہ......دوسری شادی کو معیوب سمجھنا غلط ہے....................	۲۱۰
زیادہ شادیوں کی حکمتیں....................	۲۱۰
دوسری شادی کے لئے پہلی بیوی سے اجازت ضروری نہیں....................	۲۱۴
عورت اپنی بہن کی طلاق کا سوال نہ کرے....................	۲۱۴
خاتمہ......کثرت نکاح کی چند روایات....................	۲۱۶
حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کی ننانوے بیویاں تھیں....................	۲۱۶
حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کی ایک ہزار بیویاں تھیں....................	۲۱۶
آپ ﷺ کی بیویوں مجموعی تعداد ۳۵؍ سے زیادہ ہیں....................	۲۱۷
حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی: ۳۰۰؍ یا ۱۰۰۰؍ بیویاں تھیں....................	۲۱۷
حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی بکثرت بیویاں تھیں....................	۲۱۸
حضرت حسن اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہم کے کثرت نکاح کی وجہ....................	۲۱۹
امام نسائی رحمہ اللہ کی چار بیویاں اور کئی باندیاں تھیں....................	۲۱۹

فہرست رسالہ ’’حرمت مصاہرت‘‘

پیش لفظ..	۲۲۱
مصاہرت کے معنی اور تعریف..................................	۲۲۱
مصاہرت کے متعلق احکام....................................	۲۲۱
مصاہرت کی وجہ سے حرمت..................................	۲۲۲
حرمت مصاہرت کے دلائل قرآن کریم سے....................	۲۲۳
حرمت مصاہرت کے دلائل احادیث نبویہ سے..................	۲۲۴
حرمت مصاہرت کے دلائل آثار صحابہ سے.....................	۲۲۶
حرمت مصاہرت کے دلائل تابعین کے آثار سے................	۲۲۹
حرمت مصاہرت کی علت......................................	۲۳۸
لمس ونظر میں حرمت مصاہرت کے ثبوت کی شرائط............	۲۳۸
مصاہرت کی بنیاد پر حرام عورتیں.............................	۲۴۱
حرمت مصاہرت کے چند ضروری مسائل........................	۲۴۳
چھونے اور دیکھنے کے وقت شہوت کا ہونا ضروری ہے..........	۲۴۳
شہوت کی علامت..	۲۴۳
باریک کپڑے کے اوپر سے چھونے سے حرمت کا ثبوت.........	۲۴۴
دبر میں وطی کرنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی................	۲۴۴
مردہ عورت سے حرمت ثابت نہیں ہوگی......................	۲۴۴
مفضاۃ عورت سے وطی موجب حرمت نہیں.....................	۲۴۵

محض بری نیت اور فعل بد کی خواہش سے حرمت ثابت نہیں ہوتی............	۲۴۵
نابالغ مراہق بچے کا حکم..	۲۴۵
صغیرہ سے جماع کرنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی..................	۲۴۶
بوڑھی عورت کو چھونے سے حرمت کا ثبوت.........................	۲۴۶
سوتیلی ماں سے زنا کیا تو حرمت مصاہرت ثابت ہوجائے گی...............	۲۴۶
چچی سے زنا کرنے سے حرمت مصاہرت ثابت ہوجائے گی................	۲۴۷
عورت سے زنا کیا تو اس کی ماں اور اس کی اولاد سے نکاح درست نہیں.......	۲۴۷
عورت نے چھویا تو اس کی ماں اور اس کی اولاد سے نکاح درست نہیں........	۲۴۷
غلطی سے بیوی کے بجائے لڑکی یا ساس پر ہاتھ لگ گیا تو.................	۲۴۸
ساس کو شہوت کے ساتھ دیکھنے کا مسئلہ............................	۲۵۰
اپنی بیٹی کو شہوت کے ساتھ ہاتھ لگانے کا مسئلہ......................	۲۵۰
نشہ کی حالت میں بیٹی کا بوسہ لیا تو بھی بیوی حرام ہوجائے گی.............	۲۵۰
ساس سے چھیڑ چھاڑ کی تو بیوی حرام ہوجائے گی........................	۲۵۱
بہو سے چھیڑ چھاڑ کی تو وہ بہو بیٹے پر حرام ہوجائے گی....................	۲۵۱
اقرار سے حرمت مصاہرت کا ثبوت..................................	۲۵۲
بال پکڑنے سے حرمت کا ثبوت....................................	۲۵۲
نکاح فاسد میں وطی کرلی تو حرمت ثابت ہوجائے گی....................	۲۵۲
عورت کا مرد کی شرمگاہ کو دیکھنا یا چھونا.............................	۲۵۳
رخصتی سے پہلے جدائی ہوجائے تو اس کی بیٹی سے نکاح جائز ہے............	۲۵۳

حرمت کے ثبوت کے بعد کب تک عورت دوسری جگہ نکاح نہیں کرسکتی؟.......	۲۵۳
حرمت مصاہرت حلالہ سے بھی ختم نہیں ہوتی..............................	۲۵۴
نواسہ کی بیوی سے بوس وکنار پر حرمت..............................	۲۵۵
مزنیہ کافرہ کی بیٹی سے حرمت مصاہرت کا مسئلہ..............................	۲۵۵
حرمت مصاہرت کے ثبوت کے لئے گواہوں کی تعداد..............................	۲۵۵
زانی کا مزنیہ کی بیٹی سے نکاح کرنا جائز نہیں..............................	۲۵۵
زانی اور مزنیہ کی اولاد کا آپس میں نکاح کرنا جائز ہے..............................	۲۵۶
خون دینے سے حرمت مصاہرت کا حکم..............................	۲۵۶
حرمت مصاہرت کے بعد شافعی قاضی کا فیصلہ..............................	۲۵۶
حرمت کے بعد تفریق ضروری ہے..............................	۲۵۸
حرمت کے بعد تفریق فسخ نکاح ہے طلاق نہیں..............................	۲۵۸
تفریق کے بعد اگر عورت مدخول بہا ہے تو عدت واجب ہوگی..............................	۲۵۸
تفریق کے بعد نفقہ اور سکنی کا حکم..............................	۲۵۹
تفریق کے بعد وراثت کا مسئلہ..............................	۲۶۰

فہرست رسالہ ''نکاح میں اسراف''

پیش لفظ..	۲۶۲
سب سے بہتر نکاح وہ ہے جو سب سے زیادہ آسان ہو..............	۲۶۵
برکت والی عورت جس کا خرچ کم ہو.................................	۲۶۵
اعتدال والے نکاح میں برکت ہے...................................	۲۶۵
آپ ﷺ کو صحابہ رضی اللہ عنہم کے نکاح کی خبر نہ دی جاتی............	۲۶۶
نکاح میں کم از کم چار افراد..	۲۶۸
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نکاح میں چار آدمی................	۲۶۸
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیٹی کے نکاح میں تین آدمی..............	۲۶۹
حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے سادہ نکاح.......	۲۶۹
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا چلتے ہوئے نکاح کرادینا..........................	۲۷۰
حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا گوشت کھاتے ہوئے نکاح کرادینا..................	۲۷۱
نکاح اتنا سادہ ہے کہ اگر مزاح میں ہو تو منعقد ہو جائے گا........................	۲۷۱
نکاح میں غیر کی مشابہت پر صحابی رضی اللہ عنہ کی سختی..........................	۲۷۲
آپ ﷺ اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے نکاح کے چند واقعات.........	۲۷۴
آپ ﷺ کی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی........................	۲۷۴
آپ ﷺ کی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے شادی...........................	۲۷۵
آپ ﷺ کی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی........................	۲۷۶
آپ ﷺ کی حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے شادی..............	۲۷۶

آپ ﷺ کی حضرت جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے شادی........	۲۷۷
آپ ﷺ کی حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی........	۲۷۷
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی........	۲۷۸
حضرت ربیعہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی مثالی سادہ شادی........	۲۷۸
حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی شادی کا عجیب واقعہ........	۲۷۹
کچھ مہر کے بارے میں........	۲۸۰
چار قسم کے مہروں کی تفصیل........	۲۸۱
آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کا مہر تقریباً پانچ سو درہم تھا........	۲۸۲
عورتوں کا زیادہ مہر مقرر نہ کرو........	۲۸۲
حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا مہر چار ہزار درہم تھا........	۲۸۳
زیادہ مہر پر نکاح کرنے والے حضرات صحابہ اور تابعین........	۲۸۴
نقشہ مہر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن........	۲۸۵
امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے مہر کی تفصیل مع حوالہ........	۲۸۵
بنات رسول ﷺ کا مہر کتنا تھا؟........	۲۸۷
نقشہ مہر بنات طاہرات رضی اللہ عنہن........	۲۸۷

فہرست رسالہ ’’ولیمہ میں اسراف‘‘

پیش لفظ......ولیمہ..................	۲۸۹
سب سے بڑا ولیمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ایک بکری سے ہوا...........	۲۹۰
حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ولیمہ حیس حلوہ سے ہوا..................	۲۹۱
آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کے ولیموں کی تفصیل..................	۲۹۲
اس دور فتن کے ولیموں اور شادیوں میں شرکت کا حکم..................	۲۹۳
آپ ﷺ نے فخر وریا کی دعوت سے منع فرمایا..................	۲۹۳
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فخر کے اندیشہ سے شرکت نہ کرنے کی تمنا کرنا........	۲۹۵
مال داروں کو بلانا اور فقراء کو چھوڑنا سب سے برا کھانا ہے..................	۲۹۶
مالدار کو ترجیح دینے اور غریب کو دھتکارنے کی عجیب مثال..................	۲۹۶
منکرات سے احتراز کی روایتیں..................	۳۰۰
دروازے پر پردہ کی وجہ سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی عدم حاضری........	۳۰۰
آپ ﷺ کا منقش پردہ دیکھ کر واپس تشریف لے جانا..................	۳۰۰
آپ ﷺ کا تصاویر مٹانے تک بیت اللہ میں داخل نہ ہونا..................	۳۰۱
حضرت سلمان کا رضی اللہ عنہ کی گھر میں پردوں پر ناراضگی..................	۳۰۱
حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کا گھر میں پردہ دیکھ کر ناراض ہونا..................	۳۰۲
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تصاویر کی وجہ سے گرجا گھر میں داخل نہ ہونا..........	۳۰۳
حضرت علی رضی اللہ عنہ تصویر والے گھر میں داخل نہ ہوتے تھے..................	۳۰۴
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تصویر والے گھر میں داخل نہ ہوئے......	۳۰۴

آپ ﷺ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا گانے کی آواز سننے پر عمل.......	۳۰۴
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا موسیقی سن کر تقریب سے واپس چلے جانا.....	۳۰۵
میت پر نوحہ ہو رہا تھا تو ابن سیرین رحمہ اللہ واپس چلے..................	۳۰۵
ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب گردش کر رہی ہو..................	۳۰۵
معصیت کو برا اور اچھا سمجھنے والے کا حکم.....................	۳۰۶
آپ ﷺ نے فاسق کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا..................	۳۰۶
ولیمہ کتنے دن ہو سکتا ہے؟.....................	۳۰۷
ولیمہ کی مجلس میں گمراہ فرقوں کے لوگ نہ ہوں..................	۳۰۸
ولیمہ کے کھانے کی جگہ دور نہ ہو.....................	۳۰۸
ولیمہ کا وقت میاں بیوی کے ملنے کے بعد ہے.....................	۳۰۸
جس دعوت میں منکرات ہوں اس بارے میں فقہی حکم..................	۳۰۹
چند فقہی عبارتیں.....................	۳۱۰
شادی کارڈ پر اسراف کے علاوہ اور برائی..................	۳۱۲
لڑکی والوں کی طرف سے نکاح کے وقت کھانا کھلانا سنت و مستحب نہیں.......	۳۱۵
بارات میں بڑی تعداد کی شرکت پر اصرار کرنا جائز نہیں..................	۳۱۶
بغیر رضامندی کے کسی کا مال لینے کی ممانعت..................	۳۱۶
بغیر دعوت کے کھانے کی وعید.....................	۳۱۷
بزرگوں کی آمد پر بعض حضرات کا بلا دعوت کے شریک ہو جانا..........	۳۱۷

فہرست رسالہ ''جہیز''

مقدمہ..	۳۲۰
جہیز کی رسم کے ناجائز ہونے کی وجوہات....................................	۳۲۱
جہیز کے چند فقہی مسائل..	۳۲۲
عورتوں سے ان کے مالوں کی وجہ سے شادی نہ کرو............................	۳۲۴
مال کی وجہ سے شادی کی تو اللہ تعالی فقر میں اضافہ فرمائیں گے..............	۳۲۴
لڑکی کو ہدیہ دینے کا ثبوت..	۳۲۵
قیامت کے دن مال کا حق نیکیوں سے ادا کیا جائے گا..........................	۳۲۸
مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ کسی کا مال بغیر کسی حق کے لے.............	۳۲۹
اپنی اولاد کے درمیان عطیہ میں برابری کرو....................................	۳۳۱
زندگی میں ہبہ ہو تو لڑکا اور لڑکی دونوں میں برابری کرے.....................	۳۳۳
خاتمہ..	۳۳۶
آپ ﷺ کو کسی نکاح میں کوئی جہیز نہ ملا....................................	۳۳۶

فہرست رسالہ ’’زنا‘‘

عرض محشی	۳۳۹
زنا کے قریب بھی مت جاؤ	۳۴۰
زنا کے مفاسد	۳۴۰
قباحت کے عقلی، شرعی، عادی درجات	۳۴۳
زنا شرک اور قتل کے بعد اکبر الکبائر	۳۴۳
زنا کے وقت ایمان نکل جاتا ہے	۳۴۳
زنا کی سخت سزا	۳۴۴
حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کی حد کا واقعہ	۳۴۴
قانون شرعی کے نفاذ کی اہمیت	۳۴۵
زانیوں کو شرم گاہوں کے بل جہنم میں لٹکایا جائے گا	۳۴۵
زانی کی جہنم میں پھولنے اور بدبو کی سزا	۳۴۶
زنا کی تین اخروی اور تین دنیوی برائیاں	۳۴۷
بادشاہ کا ایک عورت کو بوسہ دینا اور اس کی بیٹی سے اسی طرح کا سلوک	۳۴۸
عورت کی سرین پر ہاتھ رکھنا اور اس کی بیوی سے ایسا ہی سلوک کیا جانا	۳۴۸
زنا پر عذاب کی وعید	۳۴۹
زنا کی سزا پر طاعون پھیلنا اور ستر ہزار افراد کا مرنا	۳۴۹
زنا پر قحط کی وعید	۳۵۰
زنا کی سزا افلاس	۳۵۱

زنا سے بچنے پر اللہ تعالیٰ کے سایہ میں جگہ کا وعدہ................................	۳۵۲
زنا سے بچنے پر جنت کی ضمانت................................	۳۵۳
زنا سے بچنے پر ذوالکفل کی مغفرت کا عجیب واقعہ................................	۳۵۳
حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کا عجیب واقعہ................................	۳۵۴
سلیمان بن یسار کا زنا سے بچنے پر قابل رشک واقعہ................................	۳۵۵
قصاب کا زنا سے بچنا اور اس کا نقد بدلہ................................	۳۵۶
زنا سے بچنے کی تدبیر اور چراغ میں ہاتھ ڈالنا................................	۳۵۷
سب سے بڑا گناہ پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا ہے................................	۳۵۸
بوڑھے زانی کی سخت سزا................................	۳۵۹

فہرست رسالہ ''زنا کی قباحت''

پیش لفظ..	۳۶۱
زنا کے متعلق قرآن کریم کی آیات........................	۳۶۲
مؤمنین کو شرمگاہوں کی حفاظت کا حکم........................	۳۶۲
شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے کامیاب لوگ ہیں........................	۳۶۲
زنا کے قریب بھی مت جاؤ........................	۳۶۲
ترک زنا پر آپ ﷺ کو بیعت کرنے کا حکم........................	۳۶۳
زانی کو اپنے وبال کا سامنا کرنا پڑے گا........................	۳۶۳
زنا کرنے والوں کو سو سو کوڑے لگاؤ........................	۳۶۴
زنا سے بچنے پر اللہ تعالی کے سایہ میں جگہ کا وعدہ........................	۳۶۵
زنا سے بچنے پر جنت کی ضمانت........................	۳۶۵
اللہ تعالی کو کسی سے زیادہ اس پر غیرت نہیں آتی کہ اس کا بندہ زنا کرے........	۳۶۷
اے عرب کے بدکارو! مجھے تمہارے بارے میں زیادہ ڈر زنا کا ہے........	۳۶۷
زنا کی کثرت علامات قیامت میں سے ہے........................	۳۶۸
ایک زنا کا وبال ساٹھ سال کی عبادت پر بھاری........................	۳۶۸
زنا کار کی دعا قبول نہیں ہوتی........................	۳۶۹
زنا سے بچنے پر دعا کا قبول ہونا اور مصیبت سے محفوظ ہونا........................	۳۷۰
زنا کی کثرت پر عذاب کی وعید........................	۳۷۳
زنا کی سزا افلاس........................	۳۷۳

زنا سے طاعون اور نئی نئی بیماریوں کا پھیلنا........................	۳۷۴
زنا کی زیادتی سے موت کی کثرت........................	۳۷۵
زنا کرنے والا بت پرست کی طرح ہے........................	۳۷۶
زنا کے وقت ایمان نکل جاتا ہے........................	۳۷۶
زانی کو شرمگاہوں کے بل جہنم میں لٹکایا جائے گا........................	۳۷۸
آپ ﷺ کو زنا کی سزا جہنم کے شعلوں کی دکھائی گئی........................	۳۷۸
زانی کی جہنم میں پھولنے اور بدبو کی سزا........................	۳۷۹
زانیوں کے چہروں میں آگ بھڑک رہی ہوگی........................	۳۸۱
زنا کی تین اخروی اور تین دنیوی برائیاں........................	۳۸۲
سب سے بڑا گناہ پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا ہے........................	۳۸۲
پڑوسی کی بیوی سے زنا دس زنا سے بدتر ہے........................	۳۸۳
پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے والا اللہ تعالی کی رحمت سے دور و دوزخی ہے.....	۳۸۳
پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے والا اول جہنم میں داخل ہونے والوں میں ہوگا..	۳۸۴
غائب شوہر کی بیوی سے زنا کی سزا........................	۳۸۵
اللہ تعالی کے راستہ میں جانے والے کی بیوی سے زنا کی سزا........................	۳۸۵
بوڑھے زانی کو سخت عذاب ہوگا........................	۳۸۶
بوڑھے زانی سے اللہ تعالی بغض رکھتے ہیں........................	۳۸۷
بوڑھا زانی جنت میں نہیں جائے گا........................	۳۸۸
ساتوں آسمان و زمین بوڑھے زانی پر لعنت بھیجتے ہیں........................	۳۸۸
بوڑھا زانی جنت کی خوشبو نہیں پائے گا........................	۳۸۹

نکاح میں بچی کی رضامندی

اس رسالہ میں پیغام شادی کے وقت نکاح میں بچی کی رضامندی کے متعلق آپ ﷺ کی احادیث اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے چندآ ثار جمع کئے گئے ہیں۔جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح میں والدین بچوں پر جبر نہ کریں، بلکہ ان کی رضامندی اوران کی چاہت کا پوراخیال رکھیں، یہ شرعی فریضہ بھی ہےاوراخلاقی وقانونی بھی۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: زمزم پبلشرز، کراچی

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نکاح وہ رشتہ ہے جس سے طرفین کو طمانیت اور سکون ملتا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ بچے اور بچی کی خوشی کا خیال رکھا جائے۔ ہمارے معاشرہ میں، اور اس چودہویں صدی میں، اور برطانیہ جیسے مغربی ماحول میں بھی بعض اوقات والدین بچی کی خوشی کا خیال قطعا نہیں رکھتے، بلکہ اسے زبردستی اپنی چاہت کے مطابق اور اکثر اپنے عزیز و اقرباء کے ساتھ نکاح پر مجبور کرتے ہیں۔ کوئی شک نہیں کہ اکثر والدین بچوں کی خیر خواہی میں یہ قدم اٹھاتے ہوں گے، مگر اس خیر خواہی میں بھی بچوں کی رضامندی اور خوشی کا لحاظ بہت ضروری ہے۔ کئی ایسے واقعات پیش آئے کہ بچی رو رو کر بیمار ہوگئی، انکار کرتے کرتے تھک گئی، مگر والدین اپنی ضد پر ہی اڑے رہیں، پھر یہ ہوا کہ شادی مختصر وقت میں ٹوٹ گئی، یا بچی گھر سے بھاگنے پر مجبور ہوئی اور والدین کو خیر باد کہہ کر چلی گئی۔ بعض ایسے حضرات بھی دیکھے گئے کہ رشتہ داروں کی محبت میں اپنی بچی سے دشمنی کی حد تک پہنچ گئے۔ اللہ کے بندوں رشتہ داری اپنی جگہ مگر بچی کا تو خیال کرو، جہاں اس کی خوشی ہو وہیں رشتہ کرو۔ ہاں ترغیب دے کر اس کی ذہن سازی کی جائے، اور اس کو مستقبل کی بھلائی بتائی جائے، مگر جبر ہرگز مناسب نہیں، شرعی اعتبار سے بھی جائز نہیں اور اخلاقی اور قانونی لحاظ سے بھی یہ جرم ہے۔

ان اوراق میں اسی موضوع پر چند احادیث اور آثار جمع کئے گئے ہیں، اللہ کرے کسی کی نظر سے گذرے اور اپنی اولاد پر رحم کا جذبہ پیدا ہوجائے تو یہ محنت وصول ہے۔ اللہ تعالی ان صفحات کو شرف قبولیت عطا فرمائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

۱۲/ جمادی الاولی ۱۴۴۲ھ مطابق: ۲۷ دسمبر ۲۰۲۰ء، اتوار

جب آدمی اپنی بیٹی کا نکاح کرنا چاہے تو اس سے اجازت لے

(۱)......عن ابی موسی رضی الله عنه ' عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : اذا أراد الرجل ان یزوج ابنته فیستأذنها۔

(مجمع الزوائد ص ۳۶۵ ج ۴، باب الاستئمار ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث: ۷۴۶۷)

ترجمہ:......حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا :جب آدمی اپنی بیٹی کا نکاح کرنا چاہے تو اس سے اجازت لے۔

غیر شادی شدہ لڑکی اپنے نفس کی زیادہ حقدار ہے

(۲)......عن ابن عباس رضی الله عنهما : ان النبی الله صلی الله علیه وسلم قال : اَلاَیِّم احقُّ بنَفسها من ولیِّها ' والبِکر تُستأذن فی نفسها ' واِذْنُها صُماتُها۔

(مسلم، باب استیذان الثیب فی النکاح بالنطق ' والبکر بالسکوت ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۴۲۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ولی کی بنسبت غیر شادی شدہ لڑکی (خواہ کنواری ہو یا بیوہ) اپنے نفس کی زیادہ حقدار ہے،اور باکرہ سے بھی اس کے بارے میں اجازت لینی چاہئے ،اوراس کی اجازت خاموشی ہے۔

بے نکاح عورت کا نکاح اس کے مشورہ کے بغیر نہ کیا جائے

(۳)......انّ النبی صلی الله علیه وسلم قال : لا تُنکح الایِّمُ حتّی تُستأمَر ' ولا تُنکح البِکُر حتّی تُستأذنَ ، قالوا : یا رسول الله ! وکیف اِذْنُها ؟ قال : ان تَسکُت۔

ترجمہ:...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے نکاح عورت کا نکاح اس کے مشورہ کے بغیر نہ کیا جائے، اور کنواری لڑکی کا اس کی اجازت کے بغیر نکاح نہ کیا جائے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ! وہ اجازت کیسے دے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے۔

(بخاری، باب لا ینکح الاب و غیرہ البکر والثیب الا برضاها، کتاب النکاح، رقم الحدیث: ۵۱۳۶)

کنواری لڑکی سے نکاح کی اجازت طلب کی جائے گی

(۴)......عن ابی هریرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : تُستأمر الیتیمة فی نفُسها ' فان سکتت فهو اذنها ' وان أبتُ فلا جواز علیها۔

(ابوداؤد، باب فی الاستئمار، کتاب النکاح، رقم الحدیث:۲۰۹۳۔ترمذی، باب ما جاء فی اکراه الیتیمة علی التزویج، کتاب النکاح، رقم الحدیث:۱۱۰۹۔نسائی، البکر یزوجها ابوها وهی کارهة، کتاب النکاح، رقم الحدیث:۳۲۷۲)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: کنواری لڑکی سے نکاح کی اجازت طلب کی جائے گی، اگر وہ خاموش رہے تو وہی اس کی اجازت ہے، اور اگر اس نے انکار کیا تو اس پر زبردستی نہیں ہے۔

والد بیٹی کی شادی بلا اجازت نہیں کر سکتے

(۵)......قال علی رضی الله عنه : لا یزوج الرجل ابنته حتی یستأمرها۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۸ ج۹، الرجل یزوج ابنه من قال یَستأمِرها، کتاب النکاح، رقم الحدیث: ۱۶۲۲۰)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی اپنی بیٹی کی اس وقت تک شادی نہیں کراسکتا جب تک کہ اس سے اجازت طلب نہ کرے۔

ہم اپنی عورتوں کی شادی ان کی اجازت سے کرتے ہیں

(۶)......عن معاوية بن حُدَيج ' قال : أرسلني معاويةُ بن ابي سفيان رحمه الله الى الحسن بن على رضى الله عنهم أخطب على يزيد بِنتاً له أو اختاً له ، فأتيتُه فذكرتُ له يزيد ، فقال : انّا قوم لا نزوِّج نساؤنا حتى نَستأمِرهُنَّ ، فَاَتَيْتُها فذكرتُ لها يزيد ، الخ۔ (معجم طبرانی کبیر ص۸۲ ج۳، معاوية بن حديج عن الحسن بن على ، رقم الحديث:۲۷۲۶)

ترجمہ:......حضرت معاویہ بن حدیج فرماتے ہیں کہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی خدمت میں یزید کے لئے ان کی بیٹی یا بہن کے نکاح کا پیغام لے کر بھیجا، آپ نے فرمایا: ہم ایسی قوم ہیں کہ ہم اپنی عورتوں کی شادی ان کی اجازت سے کرتے ہیں تو اس کے پاس جا، میں اس کے پاس گیا اور یزید کے متعلق شادی کی بات کی۔

لڑکی کو رشتہ ناپسند ہو تو وہ اپنے باپ سے بھی زیادہ اپنے نفس کی حقدار ہے

(۷)......عن حماد بن ابى الدرداء قال : سألتُ الشعبى عن رجل أنكح أختا له بواسط ' فكرهَتْ ؟ قال : هى أحق بنفسها ، قلتُ : انه أخوها لأبيها وأمّها ، قال : هى أحق بنفسها من أبيها اذا كرهتْ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۹۴ ج۹، ما قالوا فى الرجل يزوج اخته ' أيجوز ذلك عليها ؟ ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۶۷۷۵)

ترجمہ:......حضرت حماد بن ابی الدرداء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت شعبی رحمہ

اللہ سے سوال کیا کہ: کیا کوئی شخص اپنی بہن کی شادی کرا سکتا ہے، جبکہ وہ ناپسند کرتی ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ: لڑکی اپنے نفس کی اپنے بھائی سے زیادہ حقدار ہے، میں نے پوچھا اگر وہ اس کا حقیقی بھائی ہو تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا: لڑکی کو اگر رشتہ ناپسند ہو تو وہ اپنے باپ سے بھی زیادہ اپنے نفس کی حقدار ہے۔

آدمی اپنی باکرہ اور ثیبہ بیٹی کے نکاح کے لئے اس سے اجازت لے

(۸)......عن الشعبی قال : یستأمر الرجل ابنته فی النکاح : البکر والثیب۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۸ ج ۹، الرجل یزوج ابنته ' من قال : یَستأمِرھا ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۶۲۲۲)

ترجمہ:......حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آدمی اپنی باکرہ اور ثیبہ بیٹی کا نکاح کرانے سے پہلے اس سے اجازت طلب کرے گا۔

باپ کو چاہئے کہ وہ اپنی بیٹی کی خواہش کا احترام کرے

(۹)......عن عطاء قال : ان أبو البکر دعاھا الی رجل ' و دعتْ ھی الی آخر ' قال : یَتبَعُ ھواھا اذا لم یکن به بأس ' وان کان الذی دعاھا الیه ابوھا أسنی فی الصّداق ' الخ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۸ ج ۹، الرجل یزوج ابنته ' من قال : یَستأمِرھا ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۶۲۲۶)

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر باکرہ لڑکی کا باپ کسی سے اس کا نکاح کرانا چاہے اور وہ کسی دوسرے سے نکاح کی خواہش مند ہو تو باپ کو چاہئے کہ وہ اپنی بیٹی کی خواہش کا احترام کرے، اگر اس میں کوئی حرج نہ ہو، اگر چہ باپ کی پسند کے رشتے میں مہر

زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔

باکرہ عورت سے اجازت طلب کی جائے گی

(۱۰)……طاوُوس قال : تُستأمر البکر ' وان کانت بین ابوَیْھا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۹ ج۹، الرجل یزوج ابنتہ من قال یَستأمِرھا ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۶۲۲۹)

ترجمہ:……حضرت طاوُوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں: باکرہ عورت سے اجازت طلب کی جائے گی خواہ وہ اپنے والدین کے درمیان ہو۔

شادی میں لڑکی کی والدہ سے مشورہ کرنا چاہئے

(۱۱)……عن ابن عمر رضی اللہ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : آمِرُوا النِّساء فی بناتِھنَّ۔(ابوداوٗد، باب فی الاستئمار ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۲۰۹۵)

ترجمہ:……حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :عورتوں (ماؤں) سے ان کی بیٹیوں کے (نکاح کے بارے میں) مشورہ کرو۔

(۱۲)……ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما قال لعمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ : اخطُب علی ابنة صالح فقال : ان لہ یتامی ' ولم یکن لیؤثِرَنا علیھم ، فانطلق عبد اللہ الی عمہ زیدِ بن الخطاب لِیَخْطُبَ ، فانطلق زید الی صالح ، فقال : ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما أرسلنی الیک یخطُب ابنتک ، فقال : لی یتامی ' ولم أکن لأتُرِبَ لحمی وأرفَعَ لحمَکُم ، اُشھِدُکم أنی قد أنکَحْتُھا فلانا ، وکان ھَوی اُمِّھا الی عبد اللہ بن عمر ، فأتَتْ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، فقالت : یا نبیّ اللہ ، خطب عبد اللہ بنُ عمر ابنتی ، فأنکحَھا أبوھا یتیماً فی حَجْرہ ، ولم یُؤامِرُھا ،

فأرسل رسول الله صلى الله عليه وسلم الى صالح ، فقال : أنكَحتَ ابنتك ولم تُؤامِرُها ؟ فقال : نعم ، فقال : أشِيروا على النِّساء في أنفُسِهِنَّ ، وهي بكر ، فقال صالح : فانما فعَلتُ هذا لما يُصدِقُها ابن عمر ، فانَّ له فيّ مال مثل ما أعطاها۔

(مسند احمد ص۱۲ ج۱۰، تتمة مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ، رقم الحديث:۴۷۶۷)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد صاحب سے درخواست کی کہ: حضرت صالح رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے میرے نکاح کا پیغام بھیجیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے یتیم بھتیجے ہیں وہ ہمیں ان پر ترجیح نہیں دیں گے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے چچا حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے اور ان سے بھی پیغام نکاح کی درخواست کی، چنانچہ حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ خود ہی حضرت صالح رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور فرمایا کہ: مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آپ کی بیٹی کے لئے نکاح کا پیغام دے کر بھیجا ہے، حضرت صالح رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے یتیم بھتیجے ہیں، میں اپنے گوشت کو نیچا کر کے آپ کے گوشت کو اونچا نہیں کرسکتا، میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے فلاں (میرے بھتیجے) سے اس لڑکی کا نکاح کر دیا، لڑکی کی والدہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی شادی کرنا چاہتی تھیں، وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگیں: اے اللہ کے رسول! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے میری بیٹی کا اپنے لئے رشتہ مانگا تھا، لیکن اس کے والد نے اپنی پرورش میں یتیم بھتیجے سے اس کا نکاح کر دیا اور مجھ سے مشورہ تک نہیں کیا، نبی کریم ﷺ نے صالح کو بلایا، اور فرمایا: کیا تم نے اپنی بیٹی کا رشتہ اپنی بیوی کے مشورے کے بغیر ہی طے کر دیا؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، ایسا ہی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عورتوں سے ان کے متعلق مشورہ

کرلیا کرو جب کہ وہ کنواری بھی ہوں، صالح رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں نے یہ کام صرف اس وجہ سے کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جو مہرا سے دیں گے میرے پاس ان کا اتنا ہی مال پہلے سے موجود ہے (میں ان کا مقروض ہوں، اس لئے مجھے اس حال میں اپنی بیٹی ان کے نکاح میں دینا گوارہ نہ ہوا)۔

آپ ﷺ صاحبزادی سے اجازت لے کر شادی طے فرماتے

(۱۳)......كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خُطِب احدٌ من بناته ' جلس الى جنب خِدُرِها ، فقال : انّ فلانا يخطُب فلا نة ، فان سكتت به زوَّجها ' وان طعنَتْ بيدها – وأشار حَفُصٌ بيده السَّبَّابة ' أى : يطُعنُ فى فخِذِه – لم يُزَوِّجها۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۷ ج ۹، الرجل يزوج ابنته من قال يَسُتأمِرها ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۶۲۱۹)

ترجمہ:...... جب رسول اللہ ﷺ کی کسی صاحبزادی کا پیغام نکاح آتا تو آپ ﷺ اس کے پردہ کے پاس بیٹھ کر فرماتے کہ: فلاں نے فلانی کے لئے پیغام نکاح بھیجا ہے، اگر وہ خاموش رہتیں تو آپ ﷺ نکاح کرادیتے، اور اگر وہ اپنے ہاتھ چبھوتیں تو آپ ﷺ ان کی شادی نہ کراتے۔ یہ کہتے ہوئے راوی حضرت حفص نے اپنی انگشت شہادت کو ران میں چبھویا۔

آپ ﷺ کا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اجازت لینا

(۱۴)......انّ رسول الله صلى الله عليه وسلم لمّا أراد ان يزوج فاطمة من على رضى الله عنهما دنا الى خدرها فقال : ان عليا يذكرك ' فسكتت فزوجها۔

ترجمہ:...... حضور ﷺ نے جب ارادہ فرمایا کہ: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کریں تو آپ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پردہ کے قریب آئے اور فرمایا: علی تمہارا ذکر کررہے ہیں تو وہ خاموش رہیں اور آپ ﷺ نے ان کی شادی کرادی۔

(طبقات ابن سعد ص۲۰ ج۸۔ط: دار صادر۔ موسوعہ فقہیہ ص۲۶۹ ج۴۱ (اردو ص۲۹۲ ج۴۱)۔عنوان: نکاح۔فقرہ:۸۷)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیٹی کے نکاح کے لئے اس سے اجازت لیتے

(۱۵)......انّ عثمان بن عفان رضی الله عنه کان اذا أراد ان یُزَوِّج احدا من بناته ' قعد الی خِدُرها فقال : ان فلانا یَذْکُرُکِ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۹ ج۹، الرجل یزوج ابنته ' من قال : یَسْتأمِرها ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۶۲۲۸)

ترجمہ:......حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب اپنی کسی بیٹی کا نکاح کرانا چاہتے تو اس کے پردے کے پاس بیٹھتے اور فرماتے کہ: فلاں تمہارے (ساتھ نکاح کا) ذکر کررہا تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لڑکی کی پسند پر نکاح کرواتی تھیں

(۱۶)......انّ عائشة رضی الله عنها کانت تدعو بنی أخیها ' فتجعل بینها و بین بنی أخیها ثوبا تراهم من ورائه ، فحیثما هوَتُ جاریةُ فَتًی اَنْکَحَتُها ایاه ، الخ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۵۹ ج۶، باب عرض الجواری ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۰۳۴۰)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بھتیجوں کو بلواتی تھیں اور ان کے اور اپنی بھتیجوں کے درمیان ایک کپڑے کے ذریعہ پردہ کرادیتیں۔ لڑکی پردہ کے پیچھے سے انہیں دیکھ لیتی، پھر لڑکی جس نوجوان سے شادی کی خواہش مند ہوتی تو اس نوجوان سے نکاح کروادیتی

تھیں۔

عورت کی پسند اور چاہت کے مطابق ہی شادی کراؤ

(۱۷)......عن ابن سيرين قال : آمتِ امرأة بالمدينة ' فلقى عمر وليَّها ، فقال : اذكُرُني لها ، فلمّا رأت عليه دخل عليها و عندها وليُّها قال : لا أدرى اذكر هذا لكِ شيئا ؟ قالت : نعم ، ولا حاجة لى فيك ، ولا فيما ذكر ، ولكن مُره فَلْيَنْكِحْني فلانا ، فقال : وليّها : لا والله ، لا أفعل ، فقال عمر : لِمَ ؟ قال : لِاَنّك ذكرُتها ، و ذكرها فلان و فلان ، فلا أعلمُه بقى شريف بالمدينة حتى ذكرها ، فأبَتْ الا فلا نا ، فقال عمر : انِّي أعْزِم عليك لما نكحتها ايّاه ان لم تعلم عليه خَرِبَةً فى دينيه۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۵۱ ج۶، باب ما يكره عليه من النكاح فلا يجوز ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۰۳۱۷)

ترجمہ:......حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے فرماتے ہیں کہ: مدینہ میں ایک عورت بیوہ ہوگئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ملاقات اس عورت کے ولی سے ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس عورت سے میرا ذکر کرنا (یعنی میرے نکاح کا پیغام دینا) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس خاتون کے پاس تشریف لے گئے، اس (وقت) اس کے پاس اس کا ولی بھی تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: مجھے معلوم نہیں کہ اس کے ولی نے عورت کے سامنے میرے پیغام کا ذکر کیا ہے یا نہیں؟ تو عورت نے کہا: جی ہاں، لیکن میں آپ سے شادی کرنا نہیں چاہتی، اوراس نے جو ذکر کیا ہے مجھے اس میں بھی دلچسپی نہیں، البتہ آپ اسے حکم دیجئے کہ: وہ میری شادی فلاں مرد سے کردیں۔ اس پر ولی نے کہا: اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں کروں گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: کیوں؟ ولی نے کہا: اس لئے

کہ آپ اسے شادی کا پیغام دے چکے ہیں، اور فلاں فلاں اور حضرات نے بھی پیغام دیا ہے، اور میرے علم کے مطابق مدینہ کے اور معزز حضرات نے اس کے ساتھ نکاح کا پیغام دیا ہے، لیکن یہ فلاں شخص کے ساتھ شادی کرنے پر مصر ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم اس عورت کا نکاح اسی مرد سے کردو، اگر تمہیں اس آدمی کے دین میں کسی خرابی کا علم نہیں۔

اگر پسند ہو تو نکاح کرلے اور اگر پسند نہ ہو تو چھوڑ دے

(۱۸)......قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لا جناح على احدكم اذا أراد ان يخطُب المرأة ان يغْترَّها ، فلينظر اليها ، فان رضى نكح وان سخط ترك۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۵۷ ج۶، باب ابراز الجوارى والنظر عند النكاح ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۰۳۳۷)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی کسی عورت سے شادی کا پیغام بھیجنا چاہے تو اس پر کوئی حرج و گناہ نہیں ہے کہ کسی طرح اس عورت کو دھوکہ ہی سے سہی دیکھ لے، اگر پسند ہو تو نکاح کرلے اور اگر پسند نہ ہو تو چھوڑ دے۔

آپ ﷺ نے ناپسند نکاح کو مسترد فرمایا

(۱۹)......عن خَنساء بنت خِذام الانصارية رضى الله عنها : انّ أباها زوَّجها وهى ثيّب فكَرِهَتْ ذلك ، فأتَتْ رسول الله صلى الله عليه وسلم فردَّ نكاحَه۔

(بخاری، باب اذا زوّج الرجل ابنته وهى كارهة فنكاحه مردود ، كتاب النكاح ، رقم الحديث: ۵۱۳۸)

ترجمہ:......حضرت خنساء بنت خذام انصاریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: ان کے والد

نے ان کا نکاح کردیا اور وہ اس وقت بیوہ تھیں، سوانہوں نے اس نکاح کو ناپسند کیا، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں تو آپ ﷺ نے ان کے نکاح کو مسترد فرمادیا۔

مرضی کے خلاف شادی کرنے پر آپ ﷺ کا بچی کو اختیار عطا فرمانا

(۲۰)......عن ابن عباس رضى الله عنهما : انّ جاريةً بكرًا أتتِ النبى صلى الله عليه وسلم ، فَذكرَتْ انّ أباها زوَّجها وهى كارهةٌ ، فخيَّرها النبى صلى الله عليه وسلم۔

(ابوداؤد، باب فى البكر يزوجها ابوها ولا يستأمرها ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۲۰۹۶۔ابن ماجہ، باب من زوج ابنته وهى كارهة ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۸۷۵)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک کنواری لڑکی نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ: اس کے والد نے اس کی مرضی کے بغیر اس کا نکاح کردیا، تو نبی کریم ﷺ نے اس لڑکی کو نکاح (کے باقی رکھنے یا نہ رکھنے کا) اختیار عطا فرمایا۔

(ابوداؤد، باب فى البكر يزوجها ابوها ولا يستأمرها ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۲۰۹۶۔ابن ماجہ، باب من زوج ابنته وهى كارهة ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۸۷۵)

ایک عورت کا والد کے شادی کرانے پر مقدمہ اور بعد میں عجیب عمل

(۲۱)......جاء ت فتاةٌ الى النبى صلى الله عليه و سلم ، فقالت : انّ ابى زوَّجَنى ابنَ اخيه ليرفع بى خَسِيستَهُ ، قال : فجعل الامر اليها ، فقالت : قد اجزْتُ ما صنع أبى، ولكنْ أردتُ أن تَعلمَ النِّساء اَنْ ليس الى الآباء من الامر شىء۔

(ابن ماجہ، باب من زوّج ابنته وهى كارهة ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۸۷۴)

ترجمہ:......ایک نوجوان عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ:

میرے والد نے اپنے بھتیجے سے میری شادی اس لئے کرادی تا کہ میری وجہ سے اس کی خسیست اور حقارت ختم ہو جائے۔ (راوی) فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے اس عورت کو (نکاح کے باقی رکھنے یا نہ رکھنے کا) اختیار دے دیا، تو کہنے لگی: میرے والد نے جو کردیا میں اس کی اجازت دیتی ہوں، لیکن میں یہ چاہتی تھی کہ عورتوں کو معلوم ہو جائے کہ باپ کو ان کے بارے میں یہ اختیار نہیں (کہ رضامندی کے بغیر ہی ان کی شادی کردیں)۔

لڑکی کو پسند نہ ہو تو اس کا نکاح نہ کراؤ

(۲۲)......جاء ت امرأة الی النبی صلی الله علیه وسلم فقالت : یا رسول الله ! انّ عمَّ ولدی خطبنی ، فردّه ابی ، و زَوّجنی وانا کارهة ، قال : فدعا أباها ، فسأله عن ذلک ؟ فقال : انی اَنکَحتُها ولم آلُها خیرا ، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم : لا نکاح لکِ ، اذهبی فانکِحِیُ مَن شئت۔

ترجمہ:......ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا کہ: اے اللہ کے رسول! میرے چچا زاد بھائی نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا، لیکن میرے والد نے اس رشتے کو رد کردیا اور میری شادی ایسی جگہ کرادی جہاں مجھے پسند نہیں، آپ ﷺ نے اس کے والد کو بلایا اور اس سے اس بارے میں سوال کیا، انہوں نے کہا: میں نے اس کا نکاح کرایا، اور اس کے لئے خیر کا ارادہ نہیں کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا نکاح نہیں ہوا، جاؤ اور جس سے چاہو نکاح کرلو۔

حضرت شریح رحمہ اللہ کا ایک مقدمہ میں عورت کو اختیار دینا

(۲۳)......أنّ امرأة أتتُ شُریحا (رحمه الله) معها امّها وعمُّها ، فأرادت الامُّ رجلا و أراد العمّ رجلا ، فخیَّرها شُریح ، فاختارت الذی اختارت امّها ، فقال شریح للعم :

تـأذن ؟ قال لا والله لا آذن ، قال : اتأذن قبل ان لا یکون لک اذن ؟ قال : لا ، والله ! لا آذن ، قال شریح : اذهبی فانکحی ابنتکِ مَن شئت۔

ترجمہ:......ایک عورت اپنی ماں اور اپنے چچا کے ساتھ قاضی شریح رحمہ اللہ کے پاس آئی، اس کی ماں ایک آدمی سے اور اس کا چچا دوسرے آدمی سے اس کا نکاح کرانا چاہتے تھے، حضرت شریح رحمہ اللہ نے اس عورت کو اختیار دیا تو اس عورت نے اپنی ماں کی پسند کو اختیار کیا، حضرت شریح رحمہ اللہ نے اس کے چچا سے پوچھا کہ: کیا تم اجازت دیتے ہو؟ اس نے کہا کہ: خدا کی قسم! میں ہرگز اجازت نہیں دیتا، حضرت شریح رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: کیا تم اجازت دیتے ہو قبل اس کے کہ تمہاری اجازت نہ رہے، اس کے چچا نے کہا کہ: خدا کی قسم! میں ہرگز اجازت نہیں دوں گا، حضرت شریح رحمہ اللہ نے اس عورت کی ماں سے فرمایا: تم اپنی بیٹی کو لے جاؤ اور جہاں چاہو اس کا نکاح کرادو۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۸/۴۲ ج۹، الرجل یزوج ابنته من قال یَستأمِرها ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۶۲۶۰/۱۶۲۰۲)

اپنی بیٹیوں کو بدشکل آدمیوں سے نکاح کرنے پر مجبور مت کرو

(۲۴)......قال عمر رضی الله عنه : لا تُکرِهوا فتیاتکم علی الرّجل الدّمیم ' فانّهن یحبِبن من ذلک ما تُحِبُّون۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۸۴ ج۹، من کان یکره ان یکره المرأة علی ما لا تهوی من الرجال ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۷۹۶۲)

ترجمہ:......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: اپنی بیٹیوں کو بدشکل آدمیوں سے نکاح کرنے پر مجبور مت کرو، کیونکہ جو تم پسند کرتے ہو اسے وہ بھی پسند کرتی ہیں۔

رشتہ داروں سے نکاح

حضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کرائی، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے چچازاد بھائی تھے۔ دیکھئے! حدیث نمبر: ۱۴۔

آپ ﷺ نے اپنی سب سے بڑی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی شادی ان کی خالہ کے بیٹے حضرت ابوالعاص بن الربیع رضی اللہ عنہ سے کرائی۔

آپ ﷺ نے اپنی دوسری صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی شادی اپنے چچا ابولہب کے بیٹے عتبہ سے کرائی۔ (حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ بعد میں اسلام لائے اور صحابہ میں شمار ہوئے)

آپ ﷺ نے اپنی تیسری صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی شادی اپنے چچا ابولہب کے بیٹے عتیبہ سے کرائی۔ (یہی وہ عتیبہ ہے جسے آپ ﷺ کی بددعا سے شیر نے لقمہ بنالیا تھا)۔

(مدارج النبوۃ (اردو) ص۶۲۴/۶۲۵ ج ۲۔ بعنوان: رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادیاں)

نوٹ:...... "مدارج النبوۃ" اردو میں کتابت کی غلطی سے عتبہ کو عتیبہ اور عتیبہ کو عتبہ بنادیا گیا ہے۔ یہ بڑی سنگین غلطی ہے۔

رشتہ داروں سے نکاح نہ کرنا علامت قیامت میں سے ہے

(۱)......عن ابی امامة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : لا تقوم الساعة حتی ترجعوا حرابین ، وحتی یعمد الرجل الی النبطیة فیتزوجها علی معیشة ، ویترک بنت عمه لا ینظر الیها۔

ترجمہ:......حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ دو جنگیں نہ ہوں۔اور ایک آدمی نبطیہ (عورت) کی طرف جائے گا، اور وہ آدمی شادی مال داری کی بنا پر کرے گا، اپنی چچازاد کو چھوڑے گا اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں۔

(معجم طبرانی کبیر ص۲۹۴ ج۸، جعفر بن الزبير عن القاسم ، رقم الحديث:۷۹۶۴۔مجمع الزوائد ص ۳۳۹ ج۴، باب تزويج الأقارب ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۷۳۵۳)

اپنی قوم میں نکاح کرنے والا اپنے گھر میں گھونسلا بنانے والا ہے

(۲)......عن طلحة رضى الله عنه قال : سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول : الناكح فى قومه كالمعشب فى داره۔

(معجم طبرانی کبیر ص۱۱۴ ج۱، وما أسند طلحة بن عبيد الله رضى الله عنه ، رقم الحديث:۲۰۶۔ مجمع الزوائد ص۳۳۹ ج۴، باب تزويج الأقارب ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۷۳۵۳)

ترجمہ:......حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: اپنی قوم میں نکاح کرنے والا ایسا ہے جیسے کوئی اپنے گھر میں گھونسلا بنانے والا ہو۔

رشتہ دار سے نکاح کا ایک طریقہ

(۳)......انّ عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال : ابرِزوا الجارية التى لم تَبْلُغُ لعلّ بنى عمِّها ان يرغبوا فيها۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۵۶ ج۶، باب ابراز الجوارى والنظر عند النكاح ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۰۳۳۴)

ترجمہ:……حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جولڑکیاں ابھی بالغ نہیں ہوئی ہوں ان کا پردہ نہ کراؤ تاکہ ان کے چچازاد میں سے کسی کو ان کے ساتھ نکاح کی رغبت پیدا ہو۔

قطع رحمی کے خوف کی وجہ سے رشتہ داری میں نکاح کرنے سے منع فرمایا

(۴)……عن عيسى بن طلحة قال : نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تنكح المرأة على قرابتها مخافة القطيعة۔

(مراسیل ابوداؤد ص۱۸۲، باب النكاح ، رقم الحديث:۲۰۸۔تلخيص الحبير ص۳۴۶ ج۳، باب مواقع النكاح كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۶۳۶)

ترجمہ:……حضرت عیسی بن طلحہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: قطع رحمی کے خوف کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے عورت کا رشتہ داری اور قرابت میں نکاح کرنے سے منع فرمایا۔

تم نے اپنی اولاد کو کمزور کر دیا ہے، سوا جانب میں نکاح کیا کرو

(۵)……روى ابراهيم الحربى فى غريب الحديث عن عبد الله بن المؤمل ، عن ابى مليكة قال : قال عمر رضى الله عنه لآل السائب : قد اضوأتم فانكحوا فى النوابغ ، قال الحربى : تزوجوا الغرائب۔

(تلخيص الحبير ص۳۰۴ ج۳، باب ما جاء فى استحباب النكاح وصفة المخطوبة وغير ذلك ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۵۸۱)

ترجمہ:……ابراہیم الحربی نے غرائب الحدیث میں روایت نقل کی ہے کہ: حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خاندان سائب سے فرمایا کہ: تم نے اپنی اولاد کو کمزور کر دیا ہے، سوا جانب میں نکاح کیا کرو۔

شافعیہ اور حنابلہ کا مذہب ہے کہ جس عورت کو نکاح کے لئے چنا (اختیار کیا) جائے اس

کے بارے میں مستحب یہ ہے کہ وہ شوہر سے اجنبیہ ہو، اور قریبی رشہ والی نہ ہو۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ: مرد کے لئے مستحب ہے کہ اپنے خاندان میں شادی نہ کرے، اس لئے کہ اجنبیہ کی اولاد زیادہ شریف ہوتی ہے، نیز طلاق کا اندیشہ ہے، لہذا یہ قرابت کی صورت میں قطع رحمی کا سبب ہوگی، جبکہ صلہ رحمی کا حکم دیا گیا ہے۔

(موسوعہ فقہیہ ص۲۳۰ ج۴۱ (مترجم ص۲۵۲ ج۴۱) عنوان: نکاح، فقرہ: ۳۷)

''بالکل قریبی رشتہ دار سے نکاح نہ کرو'' یہ حدیث نہیں ہے

نوٹ:...... یہ جو حدیث مشہور ہے: ''لا تنکحوا القرابة القريبة ''یعنی بالکل قریبی رشتہ دار سے نکاح مت کرو۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ علامہ ابن الصلاح نے فرمایا ہے کہ: میں نے اس کی کوئی اصل نہیں پائی۔

(۵)......و حديث :" لا تنكحوا القرابة القريبة ، فان الولد يخلق ضاويا " هذا الحديث تبع في ايراده امام الحرمين هو والقاضي الحسين ، وقال ابن الصلاح : لم أجد له أصلا معتمدا۔

(تلخيص الحبير ص۳۰۴ ج۳، باب ما جاء في استحباب النكاح وصفة المخطوبة وغير ذلك كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۵۸۱)

بڑی عمر والے کا نو جوان عورت کے ساتھ نکاح کرنا مناسب نہیں

اس وقت ایک یہ بھی رواج چل پڑا ہے کہ بڑی عمر والے جوان لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہیں، اور بعض اوقات غریب عورت اپنے فقر اور محتاجگی کی وجہ سے تیار ہو جاتی ہے۔ یہ مناسب نہیں، ایسے واقعات رونما ہوئے کہ بعد میں عورت زنا کرنے پر مجبور ہوئی۔ انسانی فطرت ہے کہ مرد و عورت میں اللہ تعالیٰ نے طرفین کی ضرورت رکھی ہے، جب مرد بوڑھا ہے اور بیوی کی ضرورت پورا کرنے پر قادر نہیں تو آخر نو جوان بیوی کہاں جائے گی؟ اس لئے بوڑھوں کو اس کا خیال کرنا چاہئے کہ اگر شادی کی ضرورت ہو تو ہم عمر عورت تلاش کریں۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ جوان عورت سے شادی کی، چند سال میں بوڑھا تو چل بسا، بعد میں عورت کے لئے بڑے مسائل پیدا ہوئے۔ ہاں اگر دونوں کسی مصلحت کی وجہ سے یا بلا مصلحت کے رضا مندی سے نکاح کریں تو یہ نکاح درست ہے۔

بعض حضرات آپ ﷺ اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی مثال پیش کرتے ہیں۔ تو بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو جو طاقت عطا فرمائی تھی وہ آپ ﷺ کا ایک معجزہ ہی تھا۔

آپ ﷺ کی قوت جماع سب سے زیادہ تھی

(ا)......عن قتادة قال : حدثنا انس بن مالک رضی الله عنه قال : کان النبی صلی الله علیه وسلم یدور علی نسائه فی السّاعة الواحدة من اللیل والنّهار ، وهنّ احدیٰ عشرة ، قال : قلت : لانس اَوَ کان یطیقه ؟ قال : کنّا نتحدث انه اُعطِی قوّة ثلا ثین۔

(بخاری، باب اذا جامع ثمّ عاد ، ومن دار علی نسائه فی غسل واحد ، کتاب الغسل ، رقم الحدیث:۲٦۸)

ترجمہ:......حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہم سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ: نبی کریم ﷺ دن اور رات کی ایک ساعت میں اپنی تمام ازواج کو عمل زوجیت سے مشرف فرماتے تھے، اور وہ گیارہ ازواج مطہرات تھیں۔ حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ ﷺ اس کی طاقت رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہم یہ باتیں کرتے تھے کہ آپ ﷺ کو تیس مردوں کی طاقت دی گئی تھی۔

(۲)......عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده رضی الله عنه : عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : اُعطِیتُ قوّة اربعین فی البَطش والنکاح ، الخ۔

(معجم طبرانی (اوسط) ص۱۷۸ ج۱، باب الالف: احمد بن المعلی الدمشقی، رقم الحدیث:۵۶۷)

ترجمہ:......نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے گرفت اور نکاح کرنے کی قوت چالیس مردوں کے برابر دی گئی ہے۔

(۳)......قال ابن عمر رضی الله عنهما : لقد اُعطیت منه شیئا ما اعطیه الا رسول الله صلی الله علیه و سلم ، یعنی الجماع۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: مجھے اس طاقت کا کچھ حصہ دیا گیا ہے، ہاں جتنی جماع کی طاقت رسول اللہ ﷺ کو دی گئی تھی اتنی کسی کو نہیں دی گئی تھی۔

(معجم طبرانی (اوسط) ص۱۵۳ ج۱۰، من اسمه الهیثم ، رقم الحدیث:۹۳۹۸)

(۴)......ایک روایت میں ہے کہ: آپ ﷺ کو جنت کے چالیس مردوں کی طاقت دی گئی تھی: ''من رجال اهل الجنة''۔

اس حساب سے ہمارے نبی ﷺ کی قوت چار ہزار مردوں کے برابر ہے: ''فعلی

هذا یکون حساب قوّة نبینا اربعة آلاف''۔

(فتح الباری ص۴۲ ج۲، باب اذا جامع ثمّ عاد ' ومن دار علی نسائه فی غسل واحد ، کتاب الغسل تحت رقم الحدیث:۲۶۸)

مؤمن کو جنت میں سو آدمیوں کے جماع کی طاقت دی جائے گی

(۵)......عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : یُعطَی المؤمن فی الجنّة قوّة کذا و کذا من الجماع ، قیل یا رسول الله ! اَوَ یُطِیقُ ذلک ؟ قال : یُعطَی قُوّة مائة۔

(ترمذی، باب ما جاء فی صفة جماع اهل الجنة ، ابواب صفة الجنة ، رقم الحدیث:۲۵۳۶)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مؤمن کو جنت میں اتنی اتنی مرتبہ مجامعت کی قوت دی جائے گی، عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا مؤمن اس کی طاقت رکھے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو سو آدمیوں کی طاقت دی جائے گی۔

(۶)......عن زید بن ارقم قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : انّ الرجل من اهل الجنة لیُعطی قوّة مائة رجُل فی الاکل والشّرب والشّهوة والجماع ، فقال رجل من الیهود : فان الذی یأکل و یشرب تکون له الحاجة ، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم : حاجة احدهم عرق یفیضُ من جلده فاذا بطنُه قد ضَمُر۔

(معجم طبرانی کبیر ص۱۷۸ ج۵، ثمامة بن عقبة المُحَلَّمِی عن زید بن ارقم ، رقم الحدیث:۵۰۰۶)

ترجمہ:......حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یقیناً ایک جنتی کو ایک سو مردوں کے کھانے پینے شہوت اور جماع کی قوت دی جائے گی، اس پر ایک یہودی نے کہا: جو شخص کھاتا اور پیتا ہے اس کو پھر حاجت بھی ہوتی ہے، رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا: ان کی حاجت ایک پسینہ سے رفع ہوگی، جو ان کے تمام جسم سے نکلے گا، اس میں مشک کی طرح خوشبو ہوگی، پھر ان کا پیٹ پتلا ہوجائے گا۔

اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے قوی مضبوط تھے۔ پھر وہ ماحول پاکیزہ تھا، وہاں ہمارے معاشرہ کی طرح بے حیائی اور زنا نہ تھا، اس لئے آج کے اس پرفتن دور کا اس مبارک دور کے ساتھ موازنہ نہیں ہوسکتا۔

امام نسائی رحمہ اللہ نے اس پر مستقل باب قائم فرمایا ہے، اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا ذکر فرمایا ہے:

(۱)......خطب ابو بکر وعمر رضی الله عنهما فاطمة رضی الله عنها ، قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : انها صغیرة ، فخطبها علی فزوجها منه۔

(نسائی، تزوج المرأة مثلها فی السن ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۳۲۲۳)

ترجمہ:......حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ کم سن ہیں، پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیغام دیا تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ان سے نکاح کردیا۔

فقہاء نے بھی اس ممانعت کی صراحت فرمائی ہے کہ اپنی نوجوان لڑکی کا نکاح کسی بوڑھے سے نہ کرائے۔

(۲)......ولا یزوج ابنته الشابة شیخا کبیرا۔

(شامی ص ۶۸ ج ۴، مطلب : کثیرا ما یُتساهل فی اطلاق المستحب علی السُّنة ، کتاب النکاح)

(۳)......حنابلہ فرماتے ہیں:....غفلت کی بات یہ بھی ہے کہ بوڑھا کسی نوجوان لڑکی سے شادی کرے۔ (موسوعہ فقہیہ ص ۲۳۲ ج ۴۱ (مترجم ص ۲۵۳ ج ۴۱) عنوان: نکاح، فقرہ: ۴۲)

بوڑھے کی نوجوان عورت شادی کی کہانی: شیخ سعدی کی زبانی

شیخ سعدی رحمہ اللہ نے بوڑھے کی جوان عورت سے شادی کے متعلق تین سبق آموز حکایتیں لکھی ہیں، شاید کسی کے لئے یہ سبق آموز بنیں:

(۱)......ایک بوڑھے نے کم عمرلڑکی سے نکاح کیا، لمبی رات کی تنہائی میں اس کے ساتھ دل لگی اور لطیفوں سے اس کی وحشت اور نفرت کو دور کرنے کی کوشش کرتا رہا، ایک رات کی باتوں میں اس نے کہا: تیرا نصیب بلند ہے، ایک پختہ کار انسان کے تحت آئی، جو محبت کی شرط پوری کرتا ہے، مشفق' مہربان' خوش مزاج' شیریں زبان ہے۔ اچھا ہوا تو کسی نوجوان متکبر' بدعقل' لڑاکا' غیر مستقل مزاج کے پلے نہ پڑی۔ بوڑھا سوچ رہا تھا کہ میری اس طرح کی باتوں سے یہ میرے قابو میں آ گئی، اچانک اس نے درد دل سے ایک ٹھنڈا سانس لیا اور کہا جس قدر باتیں تو نے کہی ہیں، میری عقل کی ترازو میں اس کا وزن ایک بات کے برابر بھی نہیں ہے جو ایک وقت میں نے اپنی دایہ سے سنی ہے، اس نے کہا تھا کہ: جوان عورت کے پہلو میں اگر تیر آ لگے وہ اس سے بہتر ہے کہ بوڑھا آ کر بیٹھے۔ الغرض جدائی کی نوبت آ گئی، پھر اس کا نکاح ایک جوان غصہ ور' بدمزاج' مفلس' بدعادت کے ساتھ ہوا، ظلم وستم برداشت کرتی اور رنج ومصیبت سہتی اور اللہ تعالی کی نعمت کا شکر ادا کرتی ۔

زن کز بر مرد بے رضا بر خیزد — بس فتنہ وُ جنگ ازاں سرا بر خیزد

پیرے کہ زجائے خویش نتواند خاست — الا بعصا کیش عصا بر خیزد

وہ عورت جو مرد کے پہلو سے ناخوش اٹھے، بہت فتنہ اور لڑائی اس گھر میں پیدا ہو۔

وہ بوڑھا جو اپنی جگہ سے نہیں اٹھ سکتا، مگر لاٹھی کے سہارے اس کے عضو میں کب خیزش ہوسکتی ہے۔

روئے زیبا و جامۂ دیبا صندل وعود ورنگ وبوی وہوس

ایں ہمہ زینت زناں باشد مرد را کیر وخایہ زینت وبس

حسین چہرہ اور دیبا کا لباس، صندل اور اگر اور رنگ وبو اور ہوس۔

یہ سب چیزیں عورتوں کی زینتیں ہیں، مرد کے لئے محض اس کا عضو مخصوص اور خصیہ زینت ہے۔

باایں ہمہ جور وتندخوئی نازت بکشم کہ خوب روئی

اس ظلم وبدمزاجی کے باوجود، میں تیرا ناز اٹھاؤں گی اس لئے کہ تو خوبصورت ہے۔

با تو مرا سوختن اندر عذاب بہ کہ شدن بادگرے در بہشت

بوئے پیاز از دہن خوبروی بہ حقیقت کہ گل از دست زشت

مجھے تیرے ساتھ عذاب میں جلسنا، دوسرے کے ساتھ بہشت میں جانے سے بہتر ہے

خوبصورت کے منہ سے پیاز کی بدبو حقیقت میں بدصورت کے ہاتھ کے پھول سے بہتر ہے۔ (گلستاں مترجم ص۲۰۴، باب ششم در وصف ضعف وپیری، حکایت:۲)

(۲)......ایک بوڑھے سے لوگوں نے کہا: تو شادی کیوں نہیں کرتا؟ اس نے جواب دیا: بڈھیوں سے مجھے محبت نہیں، تو جو جوان ہوگی مجھ بڈھے سے اس کی دوستی کی کیا صورت ہوگی؟ ؎

پیر ہفتاد سلہ جنی مکنہ کورمقری بخوانی چش روش

زور باید نہ زر کہ بانورا گزرے دوست ترنہ دہ من گوش

ستر برس کے بڈھے جوانی نہ کر، اندھا میانجی خواب میں بھی آنکھ روشن نہیں دیکھتا ہے۔

طاقت چاہئے نہ کہ روپیہ، اس لئے کہ عورت کو دس من گوشت سے ایک گاجر زیادہ

پسند ہے۔(گلستاں مترجم ص ۲۱۱، باب ششم در وصف ضعف و پیری، حکایت:۸)

(۳)......حکایت منظومہ

شنیدہ ام کہ دریں روزہا کہن پیرے — خیال بست بہ پیرانہ سر کہ گیرد جفت
بخواست دخترے خوبروی گوہر نام — چو درج گوہرش از چشم مرد ماں بہ نہفت
چنانکہ رسم عروسی بود تمنا کرد — ولے بحملۂ اول عصائے شیخ بہ خفت
کماں کشید و نزد ہدف کہ نتواں دوخت — مگر بسوزن فولاد جامۂ ہنگفت
بدوستاں گلہ آغاز کرد و حجت ساخت — کہ خان و مان من ایں شوخ دیدہ پاک برفت
میان شوہر و زن جنگ و فتنہ خاست چناں — کہ سر بشحنہ و قاضی کشید و سعدی گفت
بس از ملامت و شنعت گناہ دختر نیست — ترا کہ دست بلرزد گہر چہ دانی سفت

میں نے سنا ہے کہ اس زمانہ میں ایک پرانے بوڑھے نے ، بڑھاپے میں سوچا کہ شادی کرے۔

ایک خوبصورت گوہر نامی نوعمر لڑکی سے شادی کر لی، موتیوں کی ڈبیہ کی طرح اس کو آدمیوں کی نگاہ سے چھپایا۔

جو شادی کی رسم ہوتی ہے اس کی خواہش کی، لیکن پہلے ہی حملہ میں بڈھے کی لکڑی سوگئی۔

کمان کھینچی اور نشانہ پر تیر نہ مار سکا، اس لئے کہ سخت کپڑا فولادہی کی سوئی سے سیا جا سکتا ہے۔

دوستوں سے شکوہ شکایت شروع کیا، اور حجتیں کرنے لگا کہ میرے گھر بار پر اس بے حیا نے جھاڑو پھیر دیا۔

میاں بیوی میں اس قدر فتنہ اور لڑائی اٹھی کہ کوتوال اور قاضی تک نوبت پہنچی، اور سعدی

نے کہا:

ملامت اور برائی کرنے سے بس کر، لڑکی کی خطا نہیں ہے، تیرا جبکہ ہاتھ کانپتا ہے تو تو موتی کیا بیندھ سکتا ہے۔ (گلستاں مترجم ص۲۰۴، باب ششم در وصف ضعف و پیری، حکایت:۹)

نکاح سے پہلے لڑکی

اور لڑکے کو دیکھنا

نکاح سے پہلے لڑکی کو دیکھنے کا حکم، اور دیکھنے کا مقصد، ہمارے معاشرے میں لڑکی کو دیکھنے کے بارے میں جو غلو اور بے حیائی کا مظاہرہ ہو رہا ہے اس پر نکیر، اور اس موضوع کے بارے میں آپ ﷺ کی احادیث اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے آثار وغیرہ کو اس مختصر رسالہ میں جمع کیا گیا ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: زمزم پبلشرز، کراچی

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شریعت مطہرہ کا منشاء یہ ہے کہ نکاح میں خوشگواری اور پائیداری ہو، اسی منشاء کے تحت شادی سے پہلے ایک دوسرے کو اس کی اجازت ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھ لیں جمہور کے نزدیک نکاح کا پیغام دینے سے پہلے لڑکی کو دیکھنا جائز ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس مسئلہ پر مستقل ایک باب قائم فرمایا ہے: ''باب الرّجل یرید تزوّج المرأة هل یحل له النظر الیها ام لا ؟ کتاب النکاح ''اور جمہور کے مسلک کو دلائل سے ثابت کیا ہے۔

اور صرف چہرہ اور ہتھیلیاں دیکھ سکتے ہیں، باقی بدن دیکھنا جائز نہیں۔ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک عورت کی اجازت لینا ضروری ہے تا کہ وہ خود کو سنوار کر سامنے آئے، لڑکی کو بے خبر رکھ کر نہ دیکھے، ہوسکتا ہے کہ وہ ایسی حالت میں ہو کہ وہ حالت لڑکے کو ناپسند ہو۔ اور شہوت یعنی میلان کا اندیشہ ہو تو دیکھ سکتے ہیں یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے: ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اس صورت میں دیکھنا جائز نہیں اور حنفیہ کے نزدیک جائز ہے۔

لڑکی کو دیکھنے سے ناک نقشہ اور رنگ روغن کا پتہ چل جاتا ہے، اور یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ لڑکی میں کوئی عیب تو نہیں، اس لئے کہ اگر نکاح کے بعد عیب سامنے آئے گا تو افسوس ہوگا، اور اگر پہلے دیکھ لے گا اور پسند خاطر نہ ہونے کے باوجود کسی مصلحت سے نکاح کرے گا تو اتنا افسوس نہ ہوگا، اور اگر بغیر دیکھے نکاح کیا پھر ناپسند ہونے کی صورت میں چھوڑ دے گا تو یہ زیادہ برا ہے، اس سے بہتر پہلے دیکھ لینا ہے تا کہ تلافی آسان ہو۔

اور جاننا چاہئے کہ دیکھنا اس وقت سود مند ہوتا ہے جب لڑکا باشعور ہو، پھر دیکھنے سے

صرف ناک نقشہ اور رنگ روغن کا پتہ چلتا ہے، سیرت واخلاق کا پتہ نہیں چلتا، یہ باتیں قابل اعتماد با بصیرت عورتوں کے ذریعہ ہی معلوم ہوسکتی ہیں، پس ان کا دیکھنا بھی اپنے دیکھنے کے قائم مقام ہوسکتا ہے، لیکن اگر خود دیکھنا ضروری ہو تو اس کا لحاظ رکھا جائے کہ لڑکی کو یا اس کے گھر والوں کو ناگوار نہ ہو، بلکہ بہتر یہ ہے کہ چھپ کر دیکھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: بعض اہل علم کہتے ہیں کہ: لڑکی کو دیکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں، جب تک کہ وہ لڑکی کے بدن میں سے وہ حصہ نہ دیکھے جس کو دیکھنا جائز نہیں۔ (تحفۃ الالمعی ص۵۰۳/۵۰۴ ج۳)

دیکھنے کا ایک قصد دھوکا سے بچنا بھی ہے

عورت و مرد کے لئے شادی سے پہلے دیکھنے کا مقصد یہ بھی ہے کہ طرفین دھوکہ سے بچ سکیں، بغیر دیکھے شادی ہوگئی تو ممکن ہے کہ کوئی بڑے عیب کے ظاہر ہونے کے بعد معاملہ میں دشواری پیدا ہو اور طلاق کی نوبت آجائے۔ اسی لئے آپ ﷺ نے اس بات کی تاکید فرمائی کہ نکاح کا ارادہ ہو اور مرد نے سیاہ خضاب لگایا ہو تو اس کی بھی عورت کو اطلاع کردی جائے:

نکاح کے وقت سیاہ خضاب کی صراحت بھی کردی جائے

(۱۰)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :

..... اذا خطب احدُكم امرأةً وقد خضب بالسواد فليُعلِمها ولا يغرنها۔

(كنز العمال ص۲۹۱ ج۱۶، الباب الثالث فی آداب النكاح ، كتاب النكاح ، رقم الحديث: ۴۴۵۳۶)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے اور وہ سیاہ خضاب استعمال کرتا ہو تو اسے چاہیئے کہ اس کے متعلق عورت کو آگاہ کرے اور اسے دھوکا نہ دے۔

مسئلہ:......فقہاء نے بھی صراحت فرمائی ہے کہ نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے، بلکہ اگر شہوت کا خوف ہو تب بھی دیکھنا جائز ہے، اس لئے کہ دیکھنے سے مقصود عورتوں کے ساتھ قیام اور نباہ ہے قضاء شہوت نہیں ہے۔

''شامی'' میں ہے: '' ولو أراد أن يتزوج امرأة فلا بأس أن ينظر اليها ، وان خاف ان يشتهيها ..... ولان المقصود اقامة النساء لا قضاء الشهوة''۔

(شامی ص۵۳۲ ج۹، باب الاستبراء وغيره ،كتاب الحظر والاباحة ، ط : مكتبة دار الباز ، مكة المكرمة)

مسئلہ:......اگر کسی وجہ سے عورت یا مرد کو براہ راست دیکھنا ممکن نہ ہو تو ایک دوسرے کی تصاویر دیکھنے کی بھی گنجائش ہے، بس یہ شرط ہے کہ دیکھنے کے بعد جس کی تصویر ہو اسے واپس کردی جائے یا اپنے پاس ایسا محفوظ رکھے کہ کوئی دوسرا اجنبی نہ دیکھنے پائے۔

(فتاوی قاسمیہ ص۵۳۱ ج۱۲)

مسئلہ:......بعض علاقوں میں لڑکے کے والد اور چچا یا ذمہ دار لڑکی دیکھنے جاتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔ یہ سب اجانب اور غیر محرم ہیں، ان کو دیکھنا دکھانا ناجائز ہے۔

مسئلہ:......بعض جگہوں پر لڑکے کے دوست واحباب بھی دیکھنے کی رسم میں جاتے ہیں، یہ تو اور بھی گناہ کی بات ہے، اور ناجائز ہے۔ (شمائل کبری ص:۶۸ ج۱۱)

مسئلہ:......شادی کے ارادہ سے عورت کو دیکھتے وقت مختصر سی بات چیت کرنا جائز ہے، لیکن محبت والی گفتگو اور کافی دیر تک میاں بیوی کی طرح بات کرنے میں فتنہ ہے، اور جائز نہیں

ہے۔

مسئلہ:......(عورت کو دیکھنا مشکل ہو) اور خط لکھ کر حالات معلوم کئے جا سکتے ہوں تو شرعی حدود میں رہتے ہوئے خط لکھنا بھی جائز ہے۔

(مستفاد: فتاوی دارالعلوم زکریا ص ۵۴۶/۵۴۸ ج ۳ مخطوبہ کو دیکھنے اور بات چیت کرنے کا بیان)

ہمارے معاشرے میں لڑکی کو دیکھنے کے سلسلہ میں شرعی حدود کو توڑا جا رہا ہے، اور بہت زیادہ غلو ہو رہا ہے، مثلاً:

(۱)......بہت دیر تک بیٹھے رہنا۔ دیکھنے میں دو منٹ بھی کافی ہیں۔

(۲)......لمبی بات چیت کرنا۔

(۳)......تنہائی میں بیٹھنا۔

(۴)......فضول سوالات کرنا۔

(۵)......دو تین بار دیکھنا۔

حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے......حیاء مکمل خیر ہے

یہ سب واہیات اور ناجائز امور ہیں، ان سے احتراز ضروری ہے۔ ایک باحیا اور باغیرت لڑکی اور خاندان کے لئے یہ امور ناقابل برداشت ہیں، ہاں اگر حیاء اور غیرت ہی مر چکی ہو تو اور بات ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

(۱)......اذا لم تستحی فاصنع ما شئت۔

(بخاری، باب اذا لم تستحی فاصنع ما شئت، کتاب الادب، رقم الحدیث: ۶۱۲۰)

ترجمہ:...... جب تم حیاء نہ کرو تو جو چاہو کرو۔

(۲)......الحیاء شعبة من الایمان۔

ترجمہ:......حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے۔

(۳)......الحياء كله خير ۔

ترجمہ:......حیاء مکمل خیر ہے۔

(مسلم، باب بيان عدد شعب الايمان ، الخ ، كتاب الايمان ، رقم الحديث:۳۷)

ترجمہ:......حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے۔

عربوں کا مقولہ ہے: ''وحياء المرء سترة''۔انسان کی شرم اس کا پردہ ہے۔

فارسی کی مشہور مثل ہے: ''بے حیا باش و ہر چی خواہی کن''۔

بے شرم بن جاؤ اور جو چاہو کرو۔

اردو کا محاورہ ہے: ''بے حیا کی رَدّ بلا'' یعنی بے حیا کو عزت کی کچھ پروا نہیں ہوتی۔

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی رحمہ اللہ کا ایک فتوی اس موضوع پر بہت عمدہ ہے، اسے نقل کرنا مناسب ہے۔

سوال:......آج کل عموماً لڑکے، لڑکی کو دیکھے بغیر نکاح کرنے پر راضی نہیں ہوتے ، اور دیکھنے پر اصرار کرتے ہیں تاکہ نباہ میں معین ہو، چنانچہ لڑکی کو بناؤ سنگھار کرا کے والدین یا بعض دوسرے اہل تعلق کی موجودگی میں یا تنہا کمرے میں لڑکے کو دکھلانے کا انتظام کیا جاتا ہے، اور دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھنے کا حکم فرمایا۔ کیا یہ استدلال اور اس طریقہ سے لڑکی کو دیکھنا، دکھلانا شرعاً صحیح ہے؟ اگر صحیح نہیں تو کیا خواتین کے ذریعہ دیکھنا، دکھلانا جائز ہے؟

الجواب : باسم ملهم الصواب :...... یہ طریقہ ہرگز جائز نہیں، انتہائی درجے کی بے غیرتی و بے حیائی ہے، اگر ہر شخص اس طرح صاف صاف دیکھنے کا مطالبہ کرے اور اس کا یہ بیہودہ

مطالبہ پورا کیا جانے لگے تو نا معلوم ایک ایک لڑکی کو شادی کے لئے کتنے لڑکوں کو دکھانے کی نوبت آئے گی، گھوڑی اور گائے (اور آجکل کار اور موٹر سائیکل) کی سی کیفیت ہو جائے گی کہ گاہک آتے ہیں، دیکھتے ہیں، ناپسند کرتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔

نباہ کا تعلق صرف صورت ہی سے نہیں ہوتا بلکہ دینی واخلاقی تعلیم و تربیت، گفت وشنید، نشست و برخاست، امور خانہ داری و دیگر کئی امور کو اس میں بڑا دخل ہے، اور صرف صورت دیکھ کر ان سب امور کے بارے میں صحیح رائے قائم کرنا از بس مشکل ہے۔

حدیث سے اس حیا سوز مروج طریق پر استدلال کرنا جہالت وتحریف دین ہے۔ حدیث میں رؤیۃ کا ذکر ہے نہ کہ اراءۃ کا۔ اور حکم رؤیۃ کا مطلب یہ ہے کہ: اگر لڑکا چھپ چھپا کر دیکھ سکتا ہو تو اجازت ہے، چھپ کر دیکھنے میں بھی ایسا طریقہ اختیار کرے کہ کسی کو بد نظری کی بدگمانی نہ ہو۔ اس پر یہ دلائل ہیں:

(۱)......بعض روایات میں ''ان استطاع'' کی تصریح ہے۔

(۲)......خود حضور اکرم ﷺ نے مخطوبہ (جس لڑکی کو نکاح کا پیغام دیا گیا ہو) کو عورت کے ذریعہ دکھلایا، حالانکہ آپ ﷺ امت کے لئے بمنزلۂ والد ہیں اور کسی مفسدہ کا قطعا کوئی امکان نہیں تھا۔

(۳)......دو صحابہ میں حضرت جابر وحضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہما کا عمل یہ منقول ہے کہ وہ چھپ کر دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے، اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل حدیث کی تشریح ہوتا ہے، خصوصا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا عمل، کیونکہ ان کو تو خود حضور اکرم ﷺ نے دیکھنے کا حکم فرمایا تھا۔

لڑکی کو اطلاع کئے بغیر خواتین کے ذریعہ دکھلانا جائز ہے، لڑکی کو اطلاع ہو تو خواتین

کے ذریعہ دکھلانے میں بھی درج ذیل قباحتیں ہیں:

(۱)......اگرلڑکی دیندار وحیادار قوم کی ہے تو شرم کے مارے ڈوب جائے گی، سامنے آئے گی ہی نہیں، اگر سامنے آ بھی جائے تو نہ کچھ بولے گی، نہ کوئی کام کرے گی، ایک کونے میں دبکی بیٹھی رہے گی، باقی امور تو درکنار صورت کا صحیح اندازہ کرنا بھی مشکل ہوگا۔

(۲)......اگرلڑکی بے دین اور بے حیا خاندان کی ہے تو صورت میں، گفتگو میں، کام کاج میں غرض ہر چیز میں تصنع کرے گی، حقیقت کا پتہ چلانا ناممکن ہوگا۔

اگر خواتین اچانک جائیں گی تو لڑکی اصلی ہیئت میں ہوگی، اصلی صورت کے علاوہ گفتار، رفتار واطوار سب کچھ اپنی اصلی ہیئت میں نظر آئے گا۔

(۳)......اگر پسند نہ آئے تو لڑکی مایوسی واحساس کمتری کا شکار ہو جاتی ہے، اور ذلت محسوس کرتی ہے۔

(۴)...... رشتہ نہ کرنے کی صورت میں دونوں طرف کے خاندانوں کے درمیان سخت منافرت پیدا ہوتی ہے، ایک دوسرے کو منہ دکھانا گوارہ نہیں کرتے۔

آخری دو نمبروں کے پیش نظر ایسی صورت اختیار کرنا بہتر ہے کہ گھر والوں کو بھی اطلاع نہ ہو۔ (احسن الفتاوی ص۵۲ ج۸)

ان اوراق میں اسی موضوع پر چند احادیث اور آثار جمع کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالی ان صفحات کو شرف قبولیت عطا فرمائے، اور بے حیائی کی اس رسم سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

۱۴ر جمادی الاخری ۱۴۴۲ھ مطابق: ۲۸ جنوری ۲۰۲۱ء، جمعرات

ایک عورت کا اپنے نفس کو ہبہ کرنے پر آپ ﷺ کا اس کو دیکھنا

(۱)......انّ امرأة جاء ت رسول الله صلى الله عليه و سلم فقالت : يا رسول الله ! جئتُ لأهب لک نفسی ، فنظر اليها رسول الله صلى الله عليه وسلم فصعّد النّظر اليها و صوَّبه ثم طَأطَأ رأسَه ، فلمّا رأت المرأة انّه لم يقض فيها شيئا جلستْ ، الخ ۔

(بخاری، باب النظر الی المرأة قبل التزويج ، کتاب الرضاع ، رقم الحديث:۵۱۲۶)

ترجمہ:......ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی، پس کہنے لگی: یارسول اللہ! میں آپ کے پاس اس لئے آئی ہوں تا کہ میں اپنا نفس آپ کو ہبہ کردوں، تب رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا، پس آپ ﷺ نے اس کی طرف نظر اٹھائی، پھر نیچے کر لی، پھر آپ ﷺ نے اپنا سر جھکا لیا، جب اس عورت نے یہ دیکھا کہ آپ ﷺ نے اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا تو وہ بیٹھ گئی۔

خواب میں آپ ﷺ کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھنا

(۲)......عن عائشة رضي الله عنها قالت : قال لی رسول الله صلى الله عليه وسلم: رأيُتكِ فی المنام يجيئُ بک المَلَک فی سَرَقة من حرير فقال لی : هذه امرأتک فَكشفتُ عن وجهک فاذا انتِ هی ، فقلتُ : ان يک هذا من عند الله يُمْضِهِ۔(بخاری، باب النظر الی المرأة قبل التزويج ، کتاب الرضاع ، رقم الحديث:۵۱۲۵)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: (نکاح سے پہلے) میں نے تم کو خواب میں دیکھ لیا تھا، ایک فرشتہ تم کو ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر لایا اور مجھ سے کہنے لگا کہ یہ آپ کی بیوی ہے، میں نے تمہارے منہ پر سے کپڑا اٹھایا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ تم ہو، میں نے (اپنے دل میں) کہا: اگر یہ خواب اللہ تعالی کی

طرف سے ہے تو اللہ تعالی اس کو ضرور پورا کریں گے۔

آپ ﷺ کا ام حبیبہ بنت الحارث کو دیکھنا

(۳)......عن ام الفضل بنت الحارث رضی الله عنها ، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى أم حبيبٍ بنتِ عبّاس ، وهي فوق الفَطِيم ، فقال : لئن بلغَتْ بُنَيَّة العبّاس هذه وأنا حيٌّ لأتزوَّجَنَّها۔

(مسند احمد،ص ۴۴۱ ج ۴۴، حديث ام الفضل امرأة عباس ، وهي اخت ممونة رضي الله عنهم ، رقم الحديث: ۲٦٨٧٠)

ترجمہ:......حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ام حبیبہ بنت عباس کو دیکھا، اور وہ دودھ چھڑانے کی عمر (دوسال) سے زیادہ کی ہوگئی تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی یہ چھوٹی بیٹی بالغہ ہوئی اور میں زندہ رہا تو ضرور اس سے شادی کروں گا۔

تشریح:......"طبرانی" کی روایت میں ہے کہ: آپ ﷺ اس کے بالغہ ہونے سے پہلے دنیا سے تشریف لے گئے، پھر ام حبیبہ بنت عباس کا نکاح اسود بن عبد الاسد سے ہوا:

"فقبض قبل أن تبلغ ، فتزوجها الاسود بن عبد الأسد"۔

(معجم طبرانی کبیر ص ۹۲ ج ۲۵، ام حبيبة بنت العباس بن عبد المطلب ، رقم الحديث: ۲۳۸)

آپ ﷺ کا ارشاد کہ تم نکاح سے پہلے لڑکی کو دیکھ لو

(۴)......عن ابی هريرة رضی الله عنه قال : كنت عند النبی صلى الله عليه وسلم فاتاه رجل فأخبره انه انه تزوّج امرأةً من الانصار ، فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم : انظرت اليها ؟ قال : لا ، قال فاذهب فانظُرُ اليها ، فان فی أعيُن الانصار شيئا

ترجمہ:......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نبی کریم ﷺ کی مجلس میں تھا ایک صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں ایک انصاری عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اسے دیکھ لیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اسے دیکھ لو، اس لئے کہ (بعض) انصار کی آنکھوں میں کچھ چیز ہے۔

(مسلم، باب ندب من أراد نکاح امرأة الی أن ینظر الی وجهها وکفیها قبل خطبتها ، کتاب النکاح رقم الحدیث:۱۴۲۴)

شادی سے پہلے عورت کو دیکھنا موافقت کا سبب ہے

(۵)......عن المغیرة بن شعبة رضی الله عنه : أنّه خطب امرأة ، فقال النبی صلی الله علیه وسلم : اُنظُر الیها فانه أحری ان یُؤدَم بینکما۔

(ترمذی، باب ما جاء فی النظر الی المخطوبة ، ابواب النکاح ، رقم الحدیث:۱۰۸۷)

ترجمہ:......حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: انہوں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے دیکھ لو، امید ہے کہ تم دونوں میں خوب موافقت ہو۔ (یہ دیکھنا تمہارے رشتے کو دیرپا رہنے کا سبب بنے گا)۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ''أحری ان یُؤدَم بینکما '' کا مطلب یہ ہے کہ: یہ بات اس کے زیادہ لائق ہے کہ تم دونوں کے درمیان محبت دیرپا ہو۔

تشریح:......''ابن ماجہ'' کی روایت میں اس کے بعد ہے کہ:

'' فأتیتُ امرأةً من الانصار فخطبتُها الی ابوَیها واخبرتُهُما بقول النبی صلی الله علیه وسلم ، فکأنّهما کرِها ذلک ، قال : فسمِعَتْ ذٰلک المرأة وهی فی خِدرِها ،

فقالت : ان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرك أن تنظُرَ فانظرْ والا فأنْشُدُك كأنّها أعْظَمَتْ ذٰلك ' قال فنظرتُ اليها فتزوّجْتُها فذكر من مُوافقتها۔

(ابن ماجہ، باب النظر الى المرأة اذا أراد أن يتزوجها ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۸۶۶)

ترجمہ:...... (حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:) میں ایک انصاری عورت کے پاس گیا اور اس کے والدین کے ذریعہ اسے پیغام نکاح دیا، اور میں نے اس کے والدین کو نبی کریم ﷺ کا فرمان بھی سنا دیا، شاید انہیں یہ اچھا نہ لگا (کہ دولہا شادی سے پہلے لڑکی کو دیکھے) لڑکی نے پردہ کے پیچھے سے یہ بات سن لی، کہنے لگی: اگر تو رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اجازت دی ہے کہ دیکھو تو دیکھ سکتے ہو، ورنہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتی ہوں (کہ ایسا نہ کرنا) گویا اس نے اسے بڑی بات سمجھا، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اسے دیکھ لیا، اور اس سے شادی کر لی، پھر موافقت کا تذکرہ کیا (کہ باہم بہت الفت ہے)۔

کس قدر غیرت ایمانی کا ثبوت دیا کہ دکھلانا تو گوارہ نہ تھا، مگر آپ ﷺ کے ارشاد کی وجہ سے بادل ناخواستہ اجازت دی۔ ہمارے معاشرے میں اب اس معاملہ میں کوئی غیرت ہی نہ رہی۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا چھپ کر لڑکی کو دیکھنا

(۶)......عن جابر بن عبد الله رضى الله عنهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اذا خطب احدُكم المرأة فانِ استطاع أن يَنْظُرَ الى ما يدعوه اِلٰى نِكاحها فلْيفْعَلْ ، قال : فخطبتُ جاريةً فكنتُ أتَخَبَّأُ لها حتّى رأيتُ منها ما دعانى الى نكاحها وتَزْويجِها ' فتزوَّجْتُها۔

ترجمہ:……حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی عورت سے نکاح کا پیغام بھیجے تو اگر وہ اسے دیکھ سکتا ہے اس چیز کی طرف جو نکاح کا سبب بنی ہے تو دیکھ لے، پھر نکاح کرے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ایک لڑکی سے نکاح کا پیغام دیا تو میں نے اس لڑکی کو چھپ کر دیکھ لیا یہاں تک کہ میں نے اس لڑکی میں وہ بات (یعنی اس میں) اچھی بیوی ہونے کی بات دیکھ لی کہ جس کی بنا پر اس سے نکاح کرنے کے لئے طبیعت راغب ہوئی، پھر میں نے اس سے نکاح کرلیا۔

(ابوداؤد، باب الرجل ینظر الی المرأة وهو یرید تزویجها ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۲۰۸۲)

آپ صحابی ہوکر لڑکی کو چھپ کر دیکھ رہے ہیں؟

(۷)……عن محمد بن سَلمة رضی الله عنه قال : خطبتُ امرأةً فجعلتُ أتخَبَّأُ لها ، حتّی نظرتُ الیها فی نَخْلٍ لها ، فقیل له : أتفعل هذا وأنت صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم ؟ فقال : سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول : اذا ألقی الله فی قلب امرءٍ خِطْبة امرأةٍ فلا بأس أن ینظر الیها۔

(ابن ماجہ، باب النظر الی المرأة اذا أراد أن یتزوجها ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۸۶۴)

ترجمہ:……حضرت محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا، پھر میں چھپ کر کے کوشش کرنے لگا یہاں تک کہ میں نے اس پر نظر ڈال ہی لی، وہ اپنے ایک کھجور کے باغ میں تھی، کسی نے ان سے کہا کہ: آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہوکر ایسا کررہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جب اللہ تعالیٰ کسی مرد کے دل میں ڈال دیں کہ وہ کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجے تو

ایک نظر اسے دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۸)......عن سليمان بن ابی حثمة قال : رأيت محمد بن مَسلمة يُطارِدُ ابنة الضحاک علی انجار من اناجير المدينة يبصرها ، فقلت له : أتفعل هذا وأنت صاحب رسول الله صلی الله عليه وسلم ؟ قال : نعم ، سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول : اذا ألقی الله فی قلب امرءٍ خِطبة امرأةٍ فلا بأس أن ينظُرَ اليها۔

(صحیح ابن حبان، ذكر الاباحة للخاطب المرأة نا ينظر اليها قبل العقد ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۴۰۴۲)

ترجمہ:......حضرت سلیمان بن ابی حثمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو مدینہ منورہ کے ایک باغ میں چھپ کر دیکھنے کی کوشش کررہے تھے، میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہوکر ایسا کررہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے دل میں کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کا ارادہ ڈال دیں تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ شخص اس عورت کو پہلے دیکھ لے۔

شادی کا ارادہ ہو تو اس عورت کو دھوکہ سے بھی دیکھ سکتا ہے

(۹)......قال رسول الله صلی الله عليه وسلم : لا جناح علی احدكم اذا أراد ان يخطُب المرأة ان يغْترَّها ، فلينظر اليها ، فان رضی نكح وان سخط ترک۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۵۷ ج۶، باب ابراز الجواری والنظر عند النكاح ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۰۳۳۷)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی کسی عورت سے شادی کا پیغام بھیجنا چاہے تو اس پر کوئی حرج و گناہ نہیں ہے کہ کسی طرح اس عورت کو دھوکہ ہی سے سہی دیکھ لے، اگر پسند ہو تو نکاح کر لے اور اگر پسند نہ ہو تو چھوڑ دے۔

حضرت طاوس رحمہ اللہ کا بیٹے کو عورت کے دیکھنے کی اجازت دینا

(۱۰)......عن ابن طاووس قال : أردت أن أتزوج امرأة فقال لی أبی : اذهب فانظر الیها ، قال فلبستُ و تهیّأت فلمّا رآنی قال : لا تذهب۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۸ ج ۹، من أراد ان یتزوج المرأة ، من قال : لا باس ان ینظر الیها ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۷۶۸۰)

ترجمہ:......حضرت ابن طاوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے ایک عورت سے شادی کا ارادہ کیا تو مجھ سے میرے والد نے کہا کہ: جاؤ اور اسے دیکھ لو۔ میں نے نئے کپڑے پہنے اور تیار ہو گیا تو میرے والد نے مجھ سے فرمایا کہ: مت جاؤ۔

''مصنف عبدالرزاق'' میں یہ روایت اور تفصیل سے آئی ہے، اس میں ہے:

(۱۱)......عن ابن طاووس عن أبیه ' انه قال له فی امرأة أراد أن یتزوجها : اذهب فانظر الیها ، قال فلبستُ ثیابی ' فدهنت و تهیّأت ' فلمّا رآنی فعلت قال : اجلس ، کره ان اذهب الیها علی تلک الحال۔

(مصنف عبدالرزاق ص ۱۵۷ ج ۶، باب اِبراز الجواری والنظر عند النکاح ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۰۳۳۶)

ترجمہ:......حضرت طاوس رحمہ اللہ کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: انہوں نے اپنے صاحبزادے کو اس عورت کے بارے میں جس سے وہ شادی کرنا

چاہتے تھے فرمایا: تم جاؤ اور جا کر اسے دیکھ لو۔ صاحبزادے فرماتے ہیں کہ: میں نے عمدہ لباس پہنا اور تیل لگایا اور تیار ہو کر گیا، جب میرے والد نے مجھے دیکھا کہ میں نے ایسا کر لیا ہے تو انہوں نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ۔ انہوں نے یہ بات ناپسند قرار دی کہ میں اس تیاری والی حالت میں جاؤں۔

شادی سے پہلے لڑکی کو دیکھ لے، اس لئے کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ''وَلَوْ اَعْجَبَکَ حُسْنُهُن''

(۱۲)......عن الزهری : فی الرجل یتزوج المرأة قال : لا بأس أن ینظر الیها قبل أن یتزوجها ، لان اللّٰه عز وجل یقول : ﴿ وَلَوْ اَعْجَبَکَ حُسْنُهُنَّ ﴾۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۹ ج ۹، من أراد ان یتزوج المرأة ، من قال : لا باس ان ینظر الیها ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۷۶۸۲)

ترجمہ:......حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو تو شادی سے پہلے اسے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: چاہے ان کی خوبی تمہیں پسند آئی ہو۔

نابالغ لڑکیوں کا پردہ نہ کراؤ تا کہ شادی کرنے والا ان دیکھ لے

(۱۳)......انّ عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال : ابرِزوا الجاریة التی لم تَبْلُغْ لعلّ بنی عمِّها ان یرغبوا فیها۔

(مصنف عبدالرزاق ص ۱۵۶ ج ۶، باب ابراز الجواری والنظر عند النکاح ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۰۳۳۴)

ترجمہ:......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جو لڑکیاں ابھی بالغ نہیں ہوئی ہوں ان کا پردہ نہ کراؤ شاید کہ ان کے چچازادمیں سے کسی کو ان کے ساتھ نکاح کی رغبت پیدا ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لڑکیوں کو بلاتیں کہ وہ بھی لڑکوں کو دیکھ لیں

(۱۴)......انّ عائشة رضی الله عنها کانت تدعو بنی أخیها ' فتجعل بینها و بین بنی أخیها ثوبا تراهم من ورائه ، فحیثما هوَتْ جاریةٌ فَتًی اَنْکَحَتْها ایاه ، الخ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۵۹ ج۶ ، باب عرض الجواری ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۰۳۴۰)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بھتیجوں کو بلاتی تھیں اور ان کے اور اپنی بھتیجیوں کے درمیان ایک کپڑے کے ذریعہ پردہ کرادیتیں۔لڑکی پردہ کے پیچھے سے انہیں دیکھ لیتی ، پھر لڑکی جس نوجوان سے شادی کی خواہش مند ہوتی تو اس نوجوان سے نکاح کروادیتی تھیں۔

نکاح کا ارادہ ہوتو ہی دیکھنا جائز ہے

(۱۵)......عن أبی حُمید أو حُمیدة رضی الله عنه –الشک من زهیر– قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : اذا خطب احدُکم امرأةً ، فلا جُناح علیه أن ینظُرَ الیها اذا کان انّما ینظر الیها لِخِطْبه ، وان کانت لا تعلم۔

(مسند احمد ص۳۹ ج۱۵، حدیث ابی حمید الساعدی ، رقم الحدیث:۲۳۶۰۲)

ترجمہ:......حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ –یا حمیدہ، راوی زہیر کو شک ہے– فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو اس کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اس کا یہ دیکھنا صرف نکاح کے لئے ہو، اگر چہ عورت کو معلوم نہ ہو۔

عورت کو دیکھنے کے وقت کیا دیکھنا چاہئے

(۱۶)......عن علی رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : اذا خطب احدُکم المرأةً فلْیسأل عن شَعرها کما یسأل عن جمالها ، فان الشعر أحد الجمالین۔

(کنز العمال ص۲۹۱ج۱۶، الباب الثالث فی آداب النکاح ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث: ۴۴۵۲۸)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو چاہئے کہ اس عورت کے بالوں کے متعلق بھی سوال (تحقیق) کرے جیسا کہ اس کے حسن و جمال کے متعلق سوال (تحقیق) کرتا ہے، چونکہ بال بھی خوبصورتی کا ایک حصہ ہیں۔

دوسری عورت کے ذریعہ بھی عورت کے اوصاف معلوم کئے جاسکتے ہیں

(۱۷)......عن انس رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم أراد ان یتزوج امرأة فبعث بامراة لتنظر الیها ، فقال : شمی عوارضها ' وانظری الی عرقوبیها ، الخ۔

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے ایک عورت سے نکاح کا ارادہ کیا تو آپ نے اس عورت کو دیکھنے کے لئے ایک عورت (حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا) کو بھیجا اور فرمایا: اس کے عوارض سونگھو اور اس کی کونچوں (ایڑی کے اوپر کے پٹھوں) پر غور کرو۔

(سنن کبری بیہقی ص۲۵ج۱۴، باب من بعث بامرأة لتنظر الیها ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث: ۱۳۶۳۰۔ معجم طبرانی اوسط ص۲۰۴ج۶، باب المیم : من اسمه محمد ، رقم الحدیث: ۶۱۹۵)

تشریح:...... علامہ عینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عوارض سے مراد دانت ہیں جو منہ کی چوڑائی میں ہوتے ہیں اور یہ سامنے کے چار دانتوں اور ڈاڑھوں کے درمیان میں ہوتے ہیں، اور اس لفظ کا واحد عارض ہے۔ (نعم الباری ص ۵۳۴ ج ۹)

''قلت : العوارض الاسنان التی فی عرض الفم ، وهی ما بین الثنایا والاضراس ، واحدتها : عارض ''۔

(عمدۃ القاری ص ۱۶۸ ج ۲۰، باب النظر الی المرأة قبل التزویج ، کتاب النکاح)

''شمی عوارضها ' وانظری الی عرقوبیها '' کا ایک ترجمہ یہ بھی کیا گیا ہے کہ: منہ کی بو کو دیکھنا اور اس کے پیروں کا جائزہ لینا۔

اس میں آپ ﷺ نے ایک تو منہ کی بو کے متعلق فرمایا، چونکہ آپ ﷺ بہت نظیف الطبع تھے، ذرا سی معمولی پیاز اور لہسن کی بو کو بھی برداشت نہیں فرماتے تھے، تو منہ کی یا پسینہ کی بدبو کیسے برداشت فرما سکتے ہیں؟ دوسری بات صحت اور جسم کی کیفیت کا اندازہ ہو جائے۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ نسبت نکاح میں کسی سمجھدار چالاک عورت کو دیکھنے کے لئے بھیجا جائے، عورت' عورت کے حال سے واقف ہوتی ہے، وہ اچھی طرح جسم اور چہرے اور خاندان و گھر کی حالت کو دیکھ کر اندازہ لگا سکتی ہے، وہ محض رنگ روپ کو دیکھ کر رائے نہیں دے گی، دوسری چیزوں کو بھی غور سے دیکھ کر رائے دے گی۔

(۱۸)...... ابو ملیکہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: بنی کلب کی ایک عورت کو آپ ﷺ نے پیغام نکاح دیا تو اس کا جائزہ لینے کے لئے آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھیجا۔

(سبل الہدیٰ ص ۲۲۵ ج ۱۱۔ شمائل کبریٰ ص: ۶۸/۶۷ ج ۱۱)

خاتمہ

نوٹ:......خاتمہ میں ''موسوعہ فقہیہ'' کا ایک مضمون شامل کیا جا رہا ہے، امید کہ ناظرین کے لئے فائدہ مند ہوگا۔

مخطوبہ:......جس عورت کو نکاح کا پیغام دیا جائے۔

خاطب:......نکاح کا پیغام دینے والا مرد۔

پیغام نکاح دینے والے کا عورت کو دیکھنا

(۱)......فقہاء کے نزدیک جو شخص کسی عورت سے نکاح کرنا چاہے اس کے لئے جائز ہے کہ اس عورت کی طرف دیکھ لے۔ ابن قدامہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمارے علم کے مطابق اہل علم کے درمیان اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ عورت کو دیکھنا ایسے شخص کے لئے مباح ہے جو اس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہو۔

(۲)......حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ اور بعض حنابلہ کے نزدیک دیکھنا مستحب ہے، اس لئے کہ حدیث صحیح میں اس کا حکم ہے، اور ساتھ ہی اس کی علت بتائی گئی ہے کہ اس کی وجہ سے ان دونوں کے درمیان تعلقات استوار رہیں گے، یعنی محبت والفت دائمی ہوگی۔

حنابلہ کے نزدیک راجح مسلک یہ ہے کہ جس عورت کو پیغام دینے کا ارادہ ہو اور ظن غالب ہو کہ وہ قبول بھی کرے گی تو اس عورت کے ظاہری حصہ کو دیکھنا مباح ہے۔

عورت کا مرد کو دیکھنا

مخطوبہ عورت کے لئے اپنے پیغام دینے والے شخص کو دیکھنے کا وہی حکم ہے جو اس شخص کے لئے مخطوبہ عورت کو دیکھنے کا حکم ہے، اس لئے کہ مرد کو عورت کی جو چیز بھلی محسوس ہوگی

عورت کو بھی مرد کی وہ چیزیں پسند ہوں گی، بلکہ عورت اس چیز کی زیادہ مستحق ہے جیسا کہ ابن عابدین رحمہ اللہ نے کہا ہے، اس لئے کہ مرد کے لئے ممکن ہے کہ جس کو وہ ناپسند کرے اس کو جدا کردے، جبکہ عورت کو ایسا اختیار نہیں ہے۔

جمہور فقہاء مالکیہ' شافعیہ اور حنابلہ نے دیکھنے کے جواز کی یہ شرط لگائی ہے کہ عورت کو دیکھنے والا مرد اس سے نکاح کا ارادہ رکھتا ہو، اور اسے بظاہر یہ بھی امید ہو کہ اس کا پیغام قبول کیا جائے گا، یا وہ جانتا ہو کہ اس عورت سے اس کا نکاح قبول کیا جائے گا، یا قبول کئے جانے کا غالب گمان ہو۔

حنفیہ نے صرف اس عورت سے نکاح کرنے کے ارادہ کی شرط لگائی ہے۔

دیکھنے کا علم اور اس کی اجازت

جمہور کے نزدیک یہ شرط نہیں ہے کہ مخطوبہ کو خاطب کے اس کی طرف دیکھنے کا علم ہو، یا وہ اس کی اجازت دے، یا اس کا ولی اجازت دے، محض شارع کی اجازت کافی ہے، اور اس لئے کہ حدیثیں مطلق ہیں، بلکہ بعض فقہاء نے کہا ہے کہ اس کا علم نہ ہونا زیادہ بہتر ہے، اس لئے کہ علم کی صورت میں ممکن ہے کہ وہ زیب و زینت اختیار کرے جس کی وجہ سے خاطب کو دھوکہ ہو جائے۔

مالکیہ نے کہا: دیکھنے کا استحباب اس صورت میں ہے جب کہ عورت کو علم ہو، اگر وہ رشیدہ ہے، ورنہ اس کے ولی کو علم ہو، ورنہ دیکھنا مکروہ ہوگا تا کہ فاسق لوگ عورتوں کو دیکھنے کی راہ نہ بنالیں اور کہنے لگیں کہ: ہم تو پیغام دینا چاہتے ہیں۔

فتنہ اور شہوت کا اطمینان

حنفیہ' شافعیہ اور مالکیہ نے دیکھنے کے جواز کے لئے فتنہ اور شہوت یعنی دیکھنے کی وجہ

سے شہوت کی برانگیختگی سے اطمینان کی شرط نہیں لگائی ہے، بلکہ کہا ہے: شادی کرنے کی غرض سے دیکھے گا خواہ شہوت کا خوف ہو یا فتنہ کا اندیشہ ہو، اس لئے کہ جواز کی احادیث میں دیکھنے کے لئے کوئی قید نہیں لگائی گئی ہے۔

حنابلہ نے دیکھنے کے جواز کے لئے فتنہ سے امن کی شرط لگائی ہے، جہاں تک لذت اندوزی یا شہوت کی غرض سے دیکھنے کا تعلق ہے تو اس کا حکم اصل حرمت کا ہے۔

عورت کی کن چیزوں کو دیکھا جائے

حنفیہ، مالکیہ اور شافعیہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خاطب کے لئے اپنی مخطوبہ آزاد عورت کا چہرہ، دونوں ہتھیلیوں کے اندرونی و بیرونی حصے گٹوں تک دیکھنا جائز ہے، اس لئے کہ چہرہ حسن کو بتاتا ہے اور دونوں ہتھیلیاں بدن کے گداز پن کو بتاتی ہیں، حنفیہ کے نزدیک ایک روایت یہ ہے کہ دونوں قدم ستر نہیں ہیں، پیغام نکاح کے علاوہ بھی ایسا ہی ہے۔

حنابلہ کے نزدیک وہ حصے دیکھے جائیں گے جو عموماً ظاہر رہتے ہیں جیسے چہرہ، ہاتھ، گردن اور قدم، اس لئے کہ جب نبی کریم ﷺ نے عورت کو اس کے علم کے بغیر دیکھنے کی اجازت دی تو اس سے معلوم ہوا کہ عورت کے ان تمام حصوں کو دیکھنے کی اجازت دی جو عموماً کھلے رہتے ہیں، کیونکہ صرف چہرہ دیکھنا جبکہ کچھ دوسرے اعضاء بھی چہرہ کی طرح کھلے ہوتے ہیں، ممکن نہیں ہے، اور اس لئے بھی کہ جو حصے عموماً کھلے ہوتے ہیں وہ چہرہ کے مشابہ ہو گئے۔ (موسوعہ فقہیہ مترجم ص ۲۳۷ ج ۱۹: مادہ: خطبہ)

جمعہ کے دن نکاح مستحب ہے

اس رسالہ میں نکاح کے دو مسائل: ''جمعہ کے دن نکاح مستحب ہے'' اور ''شوال اور محرم الحرام میں نکاح'' پر کلام کیا گیا ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: زمزم پبلشرز، کراچی

پیش لفظ

صرف برطانیہ ہی میں نہیں یورپ بلکہ اب تو ہندوستان کے کئی شہروں اور قصبوں بلکہ دیہاتوں تک میں سنیچر یا اتوار کو نکاح کا رواج شروع ہو گیا ہے، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ نکاح کے لئے کوئی دن مخصوص نہیں، تمام دنوں میں جائز ہے، اور رخصت و تعطیل کی مجبوری اور دور سے بارات کی آمد کی وجہ سے کوئی سنیچر یا اتوار کو نکاح کرے تو کوئی حرج بھی نہیں۔

جمعہ کے فضائل

لیکن جمعہ کا دن اسلام میں ایک بابرکت دن ہے، اس کے بڑے فضائل اور خصائص احادیث میں آئے ہیں۔ اس دن کو دنوں کا سردار' بڑے مرتبہ کا حامل' عید کا دن بلکہ عید کے دن سے افضل' سب سے بہتر دن' فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت کا دن یہی' اسی دن آپ زمین پر اتارے گئے، اسی دن جنت میں داخل ہوں گے، قیامت کے وقوع کا دن بھی یہی، اس دن میں دعا کی قبولیت کی بشارت، حضرت جبرئیل علیہ السلام کی زمین پر آمد کا دن، اسی دن ہر مسجد میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، اس دن اعمال کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے، جمعہ کی نماز کے لئے جلدی جانے والوں کو حج کا ثواب اور جمعہ کے عصر کے منتظر کے لئے عمرہ کا ثواب اسی دن کی خصوصیت ہے، آخرت میں جمعہ کا دن اللہ کی زیارت کا دن ہے، اس دن وفات پانے والے کے لئے قبر سے عذاب کی حفاظت کا وعدہ، شب جمعہ میں سورۂ دخان پڑھنے پر مغفرت کا وعدہ، اس دن میں درود شریف کے ورد کی کثرت مطلوب۔

ان فضائل کی وجہ سے مناسب ہے کہ نکاح جیسا اہم عمل اور آپ ﷺ اور حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی اس سنت کو جمعہ کے دن ادا کیا جائے، اور اس میں عصر

کے بعد کا وقت ہوتو زیادہ بہتر ہے۔

جمعہ کے دن عصر کے بعد کا وقت

جمعہ کے دن عصر کے بعد کا وقت بطور خاص اہمیت کا حامل ہے: حدیث میں ہے کہ:

(۱)......آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ قبولیت کا وقت جس کا جمعہ میں امید وانتظار کیا جاتا ہے' اسے عصر سے لے کر مغرب تک تلاش کرو، اور وہ ایک مٹھی کے برابر ہے۔

(۲)......آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن ....میں ایک ایسا وقت ہے جس میں جو دعا کی جاتی ہے قبول ہو جاتی ہے' اسے آخر وقت عصر کے بعد تلاش کرو۔

(۳)......آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ وقت جمعہ کا جس میں کوئی مؤمن دعا کرتا ہے کسی بھلائی کی تو وہ قبول کی جاتی ہے' وہ عصر کے بعد ہے۔ (شمائل کبری ص ۴۱۹ ج ۸)

(۴)......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث میں نقل کیا گیا ہے کہ: جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسی (۸۰) مرتبہ یہ درود شریف پڑھے تو اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسی (۸۰) سال کی عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھا جائے گا: ''اللھم صلی علی محمد ن الامی وعلی الہ وسلم تسلیما''۔ (القول البدیع ص ۳۸۱، الباب الخامس فی الصلوۃ علیہ الصلوۃ والسلام، الخ)

اس مختصر مقالہ کا مقصد یہی ہے کہ امت میں یہ مستحب طریقہ زندہ ہو جائے، اور بلا کسی خاص مجبوری کے ہمارے نکاح کی مجلس مسجد میں جمعہ کے دن اور عصر کے بعد منعقد ہو۔

اللہ تعالی اس مختصر مقالہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے، اور مجھے بھی اور ناظرین کو بھی اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ مرغوب احمد لاجپوری

ا/شعبان المعظم ۱۴۳۹ھ، مطابق: ۱۸/اپریل ۲۰۱۸، بدھ

نکاح ہر وقت اور ہر دن جائز ہے

شریعت مطہرہ میں نکاح کے لئے کوئی دن اور کوئی وقت طے نہیں، ہر وقت' ہر دن' ہر مہینے میں جائز ہے، تاہم جمعہ کا دن بابرکت ہے، جمعہ کے فضائل بکثرت احادیث میں آئے ہیں، اس لئے بہتر ہے کہ نکاح بھی جمعہ کے دن ہو۔ فقہاء نے جمعہ کے دن نکاح کو مستحب لکھا ہے، اور صاحب تحفة المحتاج و نهاية المحتاج نے تو مسنون لکھا ہے، بعض ضعیف روایات میں جمعہ کے دن نکاح کے فضائل بھی آئے ہیں:

جمعہ کے دن پانچ اعمال پر وجوب جنت کی بشارت

(۱)......عن ابی امامة رضی الله عنه : ان النبی صلی الله علیه وسلم قال : من صلی الجمعة ' و صام یومه ' و عاد مریضا ' و شهد جنازة ' وشهد نکاحا ' وجبت له الجنة۔

(مجمع الزوائد ص۳۷۳ ج۴، باب ایّ یومٍ یکون التزویج ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۷۵۰۹۔

کنز العمال ، خماسیات الترغیب،المواعظ والحکم ، رقم الحدیث:۴۳۵۲۰۔

طبرانی (اوسط) رقم الحدیث:۲۳۴۸)

ترجمہ:......حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کی نماز پڑھی' اور اس دن روزہ رکھا' اور کسی مریض کی عیادت کی' اور کسی جنازہ میں شریک ہوا' اور کسی نکاح کی مجلس میں حاضر ہوا، اس کے لئے جنت واجب ہے۔

فائدہ:...... جب جمعہ کے دن عقد نکاح ہوگا تب نہ اس میں شریک ہوگا اور یہ فضیلت پائے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد: جمعہ کا دن نکاح کا دن ہے

(۲)......عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال : يوم الأحد يوم غرس وبناء ، ويوم الاثنين يوم السفر ، ويوم الثلثاء يوم الدم ، ويوم الأربعاء يوم اخذ ولاعطاء فيه ، ويوم الخميس يوم دخول على السلطان ، ويوم الجمعة يوم تزويج وباء ة۔

(مجمع الزوائد ص۳۷۳ ج۴، باب ایّ یومٍ یکون التزویج ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۷۵۰۹)

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: اتوار کا دن رخصتی کا، پیر کا دن سفر کا، منگل کا دن خون (یعنی پچھنا لگانے) کا، بدھ کا دن لینے اور دینے (معاملہ) کا، جمعرات کا دن بادشاہ کے دربار میں جانے کا، اور جمعہ کا دن نکاح کا دن ہے، اور (شادی شدہ کے لئے) عورتوں سے ملنے کا۔

فقہاء ومحدثین کی عبارتیں

(۳)......ويندب اعلانه و تقديم خطبة و كونه فى مسجد يوم جمعة ، وفى الشامى: قوله : (يوم جمعة) أى و كونه يوم جمعة۔

(شامی ص۶۷ ج۴، مطلب : كثيرا ما يتساهل فى اطلاق المستحب على السنة ، كتاب النكاح ، مكتبه دارالباز ، مكة المكرمة)

(۴)......ويسن ان يعقد فى يوم الجمعة۔

(تحفة المحتاج و نهاية المحتاج ص۲۵۵ ج۷)

(۵)......وتستحب الخطبة يوم الجمعة بعد العصر۔

(فتاوى البرزلى جامع مسائل الاحكام لما نزل من القضايا بالمفتين والحكام ، للامام ابى القاسم بن احمد المالكى ص۱۸۲ ج۲)

(٦)......ويستحب عقد النكاح يوم الجمعة ، لان جماعة السلف استحبوا ، ذلك منهم سمرة بن حبيب و راشد بن سعيد وحبيب بن عتبة ، ولانه يوم شريف و يوم عيد فيه خلق الله آدم عليه السلام ، والمساية أولى بان ابا حفص روى باسناده عن ابى هريرة رضى الللہ عنه :" امسوا بالاملاک ' فانه اعظم للبركة " ولانه أقرب الى مقصوده۔(المغنی ص۴۳۵ج ۷،دارالکتب العملیۃ)

(۷)......ويستحب عقد النكاح فى المسجد لانه عبادة ' وكونه يوم الجمعة۔

(فتح الباری ص۱۰۲ج ۳)

(۷)......وينبغى ان يراعى فيه ايضا فضيلة الزمان ليكون نورا على نور' وسرورا على سرور ، قال ابن الهمام رحمه الله : ويستحب مباشرة عقد النكاح فى المسجد يوم الجمعة ، وهو اما تفاؤلا للاجتماع أو توقع زيادة الثواب أو لانه يحصل به كمال الاعلان۔(مرقاۃ شرح مشکوۃ ص۲۸۵ج٦، باب اعلان النكاح)

(۸)......ولذا استحب له يوم الجمعة لهذه العلة بعينها۔

(اعلاء السنن ص۱۱ج۹، كتاب النكاح ، باب استحباب الاعلان بالنكاح ، رقم الحديث:۳۰٦٦)

(۹)......ويستحب ان ينعقد النكاح يوم الجمعة مساء ، لحديث ابى هريرة رضى الله عنه مرفوعا :" امسوا بالأملاک ' فانه اعظم للبركة " ولان الجمعة يوم شريف ويوم عيد ' والبركة فى النكاح مطلوبة ، فاستحب له اشرف الايام طلبا للبركة ، والامساء به ' لان فى آخر النهار من يوم الجمعة ساعة الاجابة۔

(الفقه الاسلامى وادلته ص۱۲۴ج ۷، المبحث الخامس : مندوبات عقد الزواج ، دار الفكر)

اکابر کے چند فتاوی

حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ کا فتوی

(۱۰)......حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ کا فتوی:

سوال:......عصر اور مغرب کے درمیان عقد نکاح کرنا خلاف اولی ہے یا نہیں؟

الجواب:......عصر اور مغرب کے درمیان نکاح غیر اولی یا مکروہ نہیں ہے، لعدم دلیل الکراهة فی الدر المختار :" ویندب اعلانه و تقدیم خطبة و کونه فی مسجد یوم جمعة " الخ۔

یوم جمعہ اپنے اطلاق کی وجہ سے تمام یوم کو شامل ہے، بعد عصر کا وقت بھی اس میں داخل ہے۔ (فتاوی دار العلوم دیوبند مکمل و مدلل ص ۱۱۸ ج ۷، سوال نمبر:۱۷۸، کتاب النکاح)

حضرت مولانا مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب مدظلہم کا فتوی

(۱۳)......شادی کے لئے بہترین دن جمعہ کا ہے۔(کتاب النوازل ص ۸۲ ج ۸)

حضرت مولانا مفتی خالد سیف اللہ صاحب مدظلہم کی تحقیق

(۱۲)......(نکاح کے لئے) جمعہ کا دن ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ یہ بھی بہتر ہے کہ شام کا وقت ہو، اس سلسلہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت بھی منقول ہے۔

(قاموس الفقہ ص ۲۳۶ ج ۵)

حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحب مدظلہم کا فتوی

(۱۱)...... بروز جمعہ نکاح کی فضیلت ایک حدیث سے ثابت ہے، لیکن یہ حدیث انتہائی ضعیف ہے، اس لئے اس کو مسنون نہیں کہنا چاہئے، زیادہ سے زیادہ مستحب اور بہتر عمل کہہ

سکتے ہیں، نیز مالکیہ' شافعیہ اور حنابلہ کے یہاں بھی مستحب ہے۔

(فتاوی دار العلوم زکریا ص ۱۵۱ ج ۳)

فقہ شافعی کی صراحت

(۱۳)......فقہ شافعی کی ''تحفۃ الباری فی الفقہ الشافعی'' (ص ۱۱ ج ۳) میں ہے:

نیز نکاح مسجد میں بروز جمعہ لوگوں کے مجمع کے روبرو اور دن کے ابتدائی حصہ میں سنت ہے، کیونکہ دن کے ابتدائی حصے میں آپ ﷺ نے اپنی امت کے حق میں برکت کی دعا فرمائی ہے۔

خاتمہ......شوال میں نکاح

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی اور رخصتی شوال میں ہوئی

(۱)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : تزوّجنی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی شوّال ، وبنٰی بی فی شوّال ، فایُّ نساء رسول الله صلی الله علیه وسلم کان احظی عنده منّی ؟ قال : و کانت عائشة رضی الله عنها تستحب ان تدخل نساء ها فی شوّال۔

(مسلم، باب استحباب التزوج والتزویج فی شوال ، و استحباب الدخول فیه ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۴۲۳)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے شوال میں شادی فرمائی، اور میری رخصتی بھی شوال میں ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ کی عورتوں میں مجھ سے زیادہ کون محبوب عورت آپ کی تھیں؟۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے خاندان کی عورتوں کی رخصتی شوال میں پسند فرماتی (اور بہتر سمجھتی) تھیں۔

تشریح:......''مسلم شریف'' کے علاوہ ''ترمذی'' اور ''ابن ماجہ'' وغیرہ کتب احادیث میں اس پر مستقل باب قائم کیا ہے۔

(ترمذی، باب ما جاء فی الاوقات التی یُستحَبُّ فیها النکاح ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث: ۱۰۹۳۔ابن ماجہ، باب متی یستحب البناء بالنساء ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۹۹۰)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی شادی اور رخصتی شوال میں ہوئی

(۲)......انّ النبی صلی الله علیه وسلم تزوج ام سلمة رضی الله عنها فی شوال

وجمعها فی شوال۔

(ابن ماجہ، باب متی یستحب البناء بالنساء ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۹۹۱)

ترجمہ:...... نبی کریم ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شوال میں شادی فرمائی اور شوال میں صحبت بھی کی۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی شادی شوال میں ہوئی

تشریح:......ابن سعد کی روایت کے مطابق حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا نکاح بھی شوال سن:۷رہجری میں ہوا ہے۔

(۳)......أخرج ابن سعد : أخبرنا محمد بن عمر ، حدثنا موسى بن ابراهيم ، عن ابيه قال : تزوجها رسول الله صلى الله عليه وسلم في شوال ، الخ۔

(۴)......قال الحافظ فی" الاصابة " و ذكر ابن سعد بسند له : انه تزوجها فی شوال سنة سبع ، الخ ۔

(الطبقات الکبری ص۱۳۳ج ۸۔الاصابة ص ۳۹۸ ج ۴۔بذل المجهود فی حل سنن ابی داؤد ص۲۲۱ ج ۷، باب المحرم يتزوج ؟ کتاب المناسک ، تحت رقم الحدیث:۱۸۴۳)

ماہ شوال میں شادی کرنا مستحب اور بہتر ہے

امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: نکاح کا انعقاد مسجد میں ہو اور ماہ شوال میں ہو یہ مستحب اور بہتر ہے:" و یستحب ان یعقد فی المسجد وفی شهر شوال"۔

(اتحاف السادة المتقين بشرح احياء علوم الدين ص۱۰۰ ج ۶ ،کتاب آداب النكاح ، الباب الثانی)

امام نووی رحمہ اللہ نے "شرح مسلم" میں صراحت فرمائی ہے کہ: اس حدیث میں شوال میں نکاح اور رخصتی کا مستحب ہونا معلوم ہوا، اور ہمارے اصحاب نے اس حدیث کی وجہ سے

اس کے مستحب ہونے پر استدلال کیا ہے۔بعض عوام جو شوال میں نکاح اور رخصتی کی کراہیت کا گمان رکھتے ہیں، ان کا یہ گمان باطل ہے، اوراس کی کوئی اصل نہیں۔

’’فیہ استحباب التزوج والتزویج والدخول فی شوال ، وقد نص اصحابنا علی استحبابہ ، واستدلوا بھذا الحدیث.....وما یتخیلہ بعض العوام الیوم من کراھۃ التزوج والتزویج والدخول فی الشوّال ، وھذا باطل لا اصل لہ۔

(مسلم، باب استحباب التزوج والتزویج فی شوال ، واستحباب الدخول فیہ ، کتاب النکاح ، تحت رقم الحدیث:۱۴۲۳)

زمانۂ جاہلیت میں شوال کے مہینے کو نکاح کے تعلق سے منحوس سمجھا جاتا تھا۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ تصور غلط ہے، اس لئے کہ میرا نکاح آنحضور ﷺ کے ساتھ شوال میں ہوا، اور رخصتی بھی شوال میں ہوئی ہے، اور کون سی بیوی ہے جو مجھ سے زیادہ آنحضور ﷺ کی چہیتی تھیں؟ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے خاندان کی لڑکیوں کی رخصتی شوال میں کیا کرتی تھیں، تاکہ جاہلیت کے تصور کی عملی طور پر تردید ہو۔

(تحفۃ الالمعی ص۵۰۹ ج۳)

شوال کی وجہ تسمیہ

شوال: تشویل سے مشتق ہے، اور تشویل کے معنی عربی میں اونٹنی وغیرہ کا دودھ کم اور خشک ہوجانے کے آتے ہیں، چنانچہ کہا جاتا ہے: ’’شوّل لبن الناقۃ ‘‘یعنی اونٹنی کا دودھ کم ہوگیا، اور’’وشولت النوق ‘‘یعنی اس کا دودھ بالکل خشک ہوگیا۔

جاہلیت کے زمانہ میں عام خیال تھا کہ رمضان کا مہینہ مبارک ہے، اور شوال کا منحوس ہے، اسی وجہ سے اس مہینہ میں شادی بیاہ وغیرہ نہیں ہوتے تھے، اور عام طور سے اس مہینہ

میں ان تعلقات کے پیدا کرنے کو برا سمجھتے تھے۔

ان لوگوں کے اعتقاد کے مطابق زمانہ کی برکات جو رمضان میں ہوتی تھیں وہ شوال میں اونٹنی کے دودھ کی طرح خشک ہوجاتی تھیں، اس وجہ سے اس مہینہ کا نام ہی شوال پڑ گیا۔ (فضائل ایام وشہور ۱۶۵)

کتبہ: مرغوب احمد لاجپوری

محرم الحرام میں نکاح

شریعت مطہرہ میں کوئی ایسا مہینہ نہیں جو منحوس ہو، اوراس میں شادی سے منع کیا گیا ہو، بلکہ بدفالی لینا شریعت میں جائز نہیں ہے، یہ غیروں کا طریقہ ہے، اسلامی تہذیب نہیں ہے۔ اس کے برخلاف روایات سے پتا چلتا ہے کہ بعض ازواج مطہرات اور بعض بنات طیبات رضی اللہ عنہن کا نکاح محرم ہوا تھا۔

محرم میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی، مگراس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس مہینہ میں عقد نکاح ممنوع ہوگیا، ورنہ ہر مہینہ میں کسی نہ کسی شخصیت کا وصال ہوا جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے بھی بزرگ تر تھے، اس سے یہ لازم آئے گا کہ سال کے بارہ مہینوں میں سے کسی میں بھی نکاح نہ کیا جائے، پھر شہادت کے مہینہ کو سوگ اور نحوست کا مہینہ سمجھنا بھی غلط ہے۔

ماہ محرم کو ماتم اور سوگ کا مہینہ قرار دینا جائز نہیں، حرام ہے۔ ماہ مبارک میں شادی وغیرہ کو نا مبارک سمجھنا سخت گناہ اور اہل سنت کے عقیدے کے خلاف ہے، اسلام نے جن چیزوں کو حلال اور جائز قرار دیا ہو، اعتقاداً یا عملاً ان کو ناجائز اور حرام سمجھنے میں ایمان کا خطرہ ہے۔

(مستفاد: فتاوی دارالعلوم زکریا ص ۶۲۶ ج ۹۔ فتاوی رحیمیہ ص ۱۹۱ ج ۳، ط: مکتبہ رحیمیہ۔ آپ کے مسائل اوران کا حل ص ۵۳۱ ج ۲)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا نکاح محرم میں ہوا

(۱)......ام حبيبة رملة بنت أبی سفيان رضی الله عنها كانت تحت عبيد الله بن جحش ، فولدت له حبيبة فكنيت بها ، و هاجرت معه الى الحبشة ، فارتد عبيد الله و

تنصر ' وتوفی هناک ' و ثبتت ام حبیبة علی دینها و هجرتها ' فلما بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم عمرو بن امیة الضمیری بکتابه الی النجاشی فی المحرم سنة ۷ ھ، خطب علیه ام حبیبة فزوجها ایاه۔

(الرحیق المختوم ص۴۳۵، أدوار الدعوة و مراحلها ' الدور المدنی الحیاة فی المدینة ، البیت النبوی ، طبع : دار الهلال ، بیروت)

ترجمہ:...... حضرت ام حبیبہ رملہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا عبید اللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں، ان سے حبیبہ کی ولادت ہوئی اور اس کی طرف منسوب ہوکر ''ام حبیبہ'' کنیت ہوئی، انہوں نے اپنے شوہر کے ساتھ حبشہ کی ہجرت کی، حبشہ میں عبید اللہ مرتد ہوگیا اور نصرانی مذہب اختیار کرلیا، اور وہیں مرا، مگر حضرت ام میمونہ رضی اللہ عنہا اپنے دین اسلام اور ہجرت پر ثابت قدم رہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن امیہ ضمیری کو نجاشی کی طرف مکتوب گرامی کے ساتھ محرم سن: ۷ھ میں بھیجا اور سے نکاح کا پیغام دیا تو وہیں ان کا نکاح ہوا۔

حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا کا نکاح محرم میں ہوا

(۲)......قال الواقدی : وحدثنی ابن أبی ذئب ' قال : سألت الزهری عن ریحانة فقال : کانت أمة رسول الله صلی الله علیه وسلم فأعتقها و تزوجها ' فکانت تحتجب فی أهلها و تقول : لا یرانی أحد بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم ... وکان تزویجه ایاها فی المحرم سنة ست من الهجرة۔

(البدایۃ والنہایۃ ص۳۱۹ ج۵، ط: ریاض (الترکی ص۲۴۳ ج۸)، فصل فی ذکر سراریه ، سنة أحدی عشرة من الهجرة)

ترجمہ:......واقدی کہتے ہیں: مجھے ابن ابی الذئب نے بیان کیا کہ: میں نے حضرت زہری رحمہ اللہ سے حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی باندی تھیں آپ ﷺ انہیں آزاد کر کے ان سے نکاح فرمالیا، وہ اپنے خاندان (کے غیر محرموں) سے پردہ کرتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ: مجھے رسول اللہ ﷺ (سے نکاح) کے بعد کسی (غیر محرم) نے نہیں دیکھا۔ اور ان کا نکاح محرم سن:٦ھ میں ہوا تھا۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح محرم میں ہوا

(۳)......فاطمة الزهراء بنت امام المتقين ... وتزوجها على أوائل المحرم سنة اثنتين بعد عائشة بأربعة اشهر، الخ۔

(الاصابة فی تمییز الصحابة ص۲٦۳ ج۸ (ط: بیروت) کتاب النساء، حرف الفاء)

ترجمہ:......امام المتقین (حضرت نبی کریم ﷺ کی) صاحبزادی حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کا نکاح اوائل محرم سن:۲ھ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے چار ماہ بعد ہوا۔

نکاح کی مجلس میں قرآن کریم کی تلاوت کا حکم

اس مقالہ میں: ''نکاح کی مجلس میں قرآن کریم کی تلاوت کا حکم'' کے مسئلہ پر کلام کیا گیا ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: زمزم پبلشرز، کراچی

نکاح کی مجلس میں قرآن کریم کی تلاوت کا حکم

سوال:......کیا نکاح کی مجلس میں تلاوت کا ثبوت ہے؟ اس وقت اکثر جگہوں پر نکاح سے پہلے قرآن کریم کی تلاوت کروائی جاتی ہے، اور منع کرنے پر اصرار ہوتا ہے۔ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ: نکاح کے وقت تلاوت کا ثبوت نہیں ہے تو کہتے ہیں کہ: کیا قرآن کریم کا پڑھنا ثواب کا کام نہیں؟۔

مستحب اور مندوب پر اصرار منع ہے

الجواب:......حامدا و مصليا و مسلما : جواب سے پہلے ایک اصولی بات کا ذکر مناسب ہے، وہ یہ کہ فقہاء نے مستحب اور مندوب پر اصرار کو منع فرمایا، بلکہ اس کو مکروہ تک فرمایا۔ اور اس اصل کی دلیل ''بخاری شریف'' کی یہ روایت ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں شیطان کا کوئی حصہ نہ بنائے کہ وہ یہ اعتقاد کرے کہ اس پر واجب ہے کہ وہ صرف (نماز کے سلام کے بعد) دائیں طرف مڑ کر بیٹھے، کیونکہ میں نے بہت دفعہ نبی کریم ﷺ کو بائیں طرف پھرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(بخاری، باب الانفتال والانصراف عن اليمين والشمال ، كتاب الاذان ، رقم الحديث:۸۵۲)

شارح مشکوۃ ملا علی قاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

(۱)......و فيه ان من أصر على أمر مندوب و جعله عزما ولم يعمل بالرخصة فقد أصاب منه الشيطان من الاضلال ، فكيف من أصر على بدعة و منكر۔

(مرقاۃ ص۳۵۳ ج۲، باب الدعاء فی التشهد ، كتاب الصلوة)

اس حدیث کی شرح میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے علامہ منیر رحمہ اللہ کا بیان کردہ یہ

اصول ذکر کیا ہے:

(۲)......وقال ابن المنير : ان المندوبات قد تنقلب مكروهات اذا رفعت عن رتبتها التيامن مستحب في كل شئى أى من امور العبادة ، لكن لما خشى ابن مسعود رضى الله عنه ان يعتقدوا وجوبه اشار الى كراهته۔

(فتح الباری ص۳۹۴ ج۲، تحت رقم الحديث:۸۵۲)

(۳)......و الاصرار على المندوب يبلغه الى حد الكراهة ، فكيف اصرار البدعة التى لا اصل له فى الشرع۔

(السعاية فى كشف ما فى شرح الوقاية ص۲۶۵ ج۲، باب صفة الصلوة ، قبيل : فصل فى القراءة)

جو چیز ناجائز تک پہنچائے وہ بھی ناجائز ہے

فقہاء نے یہ جزئیہ لکھا ہے کہ: جو چیز ناجائز تک پہنچائے وہ بھی ناجائز ہے:

(۴)......وكل ما أدى الى ما لا يجوز لايجوز۔

(الدر المختار مع رد المحتار ص۵۱۹ ج۹، كتاب الحضر والاباحة ، فصل فى اللبس ، ط:مكتبة دار الباز ، مكة المكرمة)

مصالح پر مفسدات غالب آجائیں تو ان پر حرمت کا حکم ہوگا

علماء نے صراحت فرمائی ہے کہ: جب مصالح پر مفسدات غالب آجائیں تو ان پر حرمت کا حکم عائد ہوگا۔ ''روح المعانی'' میں ہے:

(۵)......فان المفسدة اذا ترجحت على المصلحة اقتضت تحريم الفعل ۔

(روح المعانى ص۳۷۱ ج۲، سورة البقرة : تحت الآية ﴿ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ﴾ :۲۱۹)

(۶)......واستدل بالآية على ان الطاعة اذا أدت الى معصية راجحة وجب تركها ' فان ما يؤدى الى الشر ' شر۔

(روح المعانی ص۲۴۷ ج۲، سورة الانعام : تحت الآية ﴿ولا تَسبُّوا الّذين يدعون﴾ :۱۰۸)

(۷)......سجدة الشكر مستحبة به يفتى ، لكنها تكره بعد الصلوة ، لان الجهلة يعتقدونها سنة أو واجبة ، وكل مباح يؤدى اليه فمكروه۔

(الدر المختار مع رد المحتار ص۵۸۹ ج۲، باب سجود التلاوة ، مطلب : فى سجدة الشكر ،

كتاب الصلوة ، قبيل : باب : صلوةُ المسافر ، ط : مكتبة دار الباز ، مكة المكرمة۔

حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح ص۵۰۰، فصل : سجدة الشكر مكروهة عند ابى حنيفة رحمه الله ، كتاب الصلوة ، قبيل : باب الجمعة ، ط : دار الكتب العلمية ، بيروت)

(۸)......كل مباح يؤدى الى زعم الجهال سنية أمر أو وجوبه ' فهو مكروه۔

(تنقيح الفتاوى الحامدية ، ص۳۳۳ ج۲، مسائل و فوائد شتى من الحضر والاباحة و غير ذلک

ط : مكتبة دار المعرفة ، بيروت)

(۹)......فكم من مباح يصير بالالتزام من غير لزوم والتخصيص من غير مخصص مكروها۔(سباحة الفكر فى الجهر بالذكر ص۳۴۔ مجموعه رسائل اللكهنوى ص۴۹۰ ج۳)

اس اصول سے معلوم ہوا کہ کسی مستحب اور مباح کام پر اہتمام کرنا اور اس کو ضروری سمجھنا اور باوجود مسئلہ بتانے کے مسئلہ بتلانے والے عالم کے خلاف بات کر کے تلاوت کا اہتمام کروانا قطعاً مناسب نہیں۔

کتابوں میں نکاح کے بیان میں تلاوت کا ذکر نہیں

ایک جگہ راقم نکاح کی مجلس میں شریک تھا، اہل خانہ کے تین بچوں سے تلاوت کروائی

گئی، ظاہر ہے یہ ایک نئی رسم کی ایجاد ہے۔ احادیث کی کتابوں میں ’’کتاب النکاح ‘‘ کو قائم کرکے اس کے تحت مختلف ابواب میں نکاح کے بیشمار مسائل پر آپ ﷺ کے ارشادات اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار جمع کئے گئے ہیں۔ اسی طرح حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ نے فقہ کی کتابوں میں ’’کتاب النکاح ‘‘ کے تحت تفصیلی مسائل اور جزئیات تحریر فرمائے ہیں، مگر کہیں بھی نکاح کی مجلس میں اوراس کے آداب میں قرآن کریم کی تلاوت کو بیان نہیں کیا گیا، معلوم ہوا کہ شریعت میں نکاح کی مجلس میں تلاوت کا ثبوت نہیں۔

رکوع وسجدہ میں تلاوت منع ہے

قرآن کریم کوتو دیکھنا بھی کارثواب ہے،اس کو پڑھنا اوراس کوسننا تو اعظم عبادات میں سے ہے،مگر بعض اوقات میں قرآن کریم کی تلاوت کو پسند نہیں کیا گیا، مثلا: حالت رکوع میں کوئی یہ سوچ کر کہ سب سے اعلی ذکر تو تلاوت ہے میں بجائے تسبیح رکوع کے چند آیات پڑھوں گا، اسی طرح حالت سجدہ میں بجائے سجدہ کی تسبیح کے آیات پڑھوں گا تو یہ اس کا غلط قیاس ہے، اس وقت میں بجائے قرآن کریم کی آیات کے تسبیح کا حکم ہے۔

حدیث شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت آئی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ’’انّی نُہیت ان اقرأ القرآن راکعا أوساجدا‘‘۔

(مسلم، باب النھی عن قراء ۃ القرآن فی الرکوع والسجود ، کتاب الصلوۃ ، رقم الحدیث: ۴۷۹)

ترجمہ:...... میں رکوع اور سجدہ میں قرآن کریم کی تلاوت سے روک دیا گیا ہوں۔

اورحضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے مجھے رکوع

یا سجدہ کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت سے منع فرمایا ہے۔

’’نهانی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن قراء ة القرآن وانا راکع أوساجد‘‘۔

(مسلم، باب النهی عن قراء ة القرآن فی الرکوع والسجود ، کتاب الصلوة ، رقم الحدیث: ۴۸۰)

حالت طواف میں تلاوت کے بجائے تسبیح اور ذکر ودعا کو زیادہ پسند کیا گیا

اسی طرح حالت طواف میں تلاوت کے بجائے تسبیح اور ذکر و دعا کو زیادہ پسند کیا گیا۔ ’’فتح القدیر‘‘ میں ہے:

’’عن ابی حنیفة رحمه الله : لا ینبغی للرجل ان یقرأ فی طوافه ، ولا بأس بذکر الله ، وصرح المصنف فی التجنیس : بانّ الذکر افضل من القراء ة فی الطواف..... والحاصل ان هدی النبی صلی الله علیه وسلم هو الافضل ، ولم یثبت عنه فی الطواف قراء ة ، بل الذکر، وهو المتوارث عن السلف والمجمع علیه فکان اولی‘‘۔

(فتح القدیر ص۳۹۰ ج۲، کتاب الحج ، وهذه فروع تتعلق بالطواف)

یعنی حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ: آدمی کے لئے مناسب نہیں کہ طواف میں قرآن کریم کی تلاوت کرے، ہاں ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اور مصنف نے تجنیس میں صراحت کی ہے کہ: طواف کرتے ہوئے ذکر میں مشغول ہونا قرآن مجید کی تلاوت سے افضل ہے، (اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرہ کے طواف میں ایسا ہی کیا تھا) اور آپ ﷺ کا طریقہ ہی افضل ہے، اور طواف میں تلاوت کرنا آپ ﷺ سے ثابت نہیں ہے، بلکہ ذکر ہی ثابت ہے، اور یہی طریقہ سلف صالحین سے متوارث اور رائج ہے، اور اس پر اجماع ہے، پس یہی اولی ہے۔

امام رافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: غیر ماثور دعا کی نسبت تلاوت قرآن مجید افضل ہے، البتہ صحیح قول کے مطابق ماثورہ دعا قراءت سے افضل ہے۔

(شرح مہذب ص۶۰ ج۸۔عمدۃ المناسک ص۳۷۰)

''شامی''میں ہے:''وعن ابی حنیفة رحمه الله :لا ينبغی للرجل ان يقرأ فی طوافه ولا بأس بذكر الله تعالى، الخ ''۔

(شامی ص۵۱۰ ج۳، کتاب الحج ، مطلب : فی طواف القدوم ، ط: دار الباز ، مكة المكرمة)

''غنیۃ الناسک''میں ہے:''وعن ابی حنيفة رحمه الله : ما يدل على كراهة القراء ة فی الطواف ''۔

(غنیۃ الناسک ص۶۵، فصل: واما سنن الطواف ، مسئلة : الذكر افضل من القراء ة فی الطواف)

مجلس نکاح میں تلاوت کا ثبوت نہیں

اسی طرح نکاح کی مجلس میں آپ ﷺ ،حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ،حضرات تابعین اور اسلاف امت رحمہم اللہ سے قرآن کریم کا پڑھنا ثابت نہیں، اس لئے اس کا اہتمام کرنا اور اس کی پابندی کرنا، اور مسئلہ کی وضاحت کے بعد ضد میں تلاوت کروانا نامناسب اور ناپسندیدہ عمل ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمہ اللہ کا فتوی: مجلس نکاح میں تلاوت کی پابندی شرعا ناپسند ہے

حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

مجلس نکاح میں خطبہ مسنونہ اور ایجاب وقبول ثابت ہے۔نعت شریف اور تلاوت

قرآن کریم اگر چہ عمدہ چیز ہے، مگر مجلس نکاح میں مستقلا یہ ثابت نہیں، پھر اس کی پابندی کرنا غیر ثابت چیز کی پابندی کرنا ہے، جو شرعا ناپسند ہے۔

(فتاوی محمودیہ ص۴۴۲ ج ۱۷، مطبوعہ: جامعہ محمودیہ، میرٹھ، سوال نمبر: ۶۵۲۷۔ المسائل المهمة فيما ابتليت به العامة (المعروف: اہم مسائل جن میں ابتلاء عام ہے) ص۱۰۳ ج۴)

نوٹ:...... ''فتاوی محمودیہ'' میں یہ فتوی ''شادی کی رسومات کا بیان'' کے عنوان کے تحت لیا گیا ہے، گویا مجلس نکاح میں قرآن کی تلاوت کا رواج بھی شادی کی رسومات میں ہے۔

بغیر اہتمام کے کبھی تلاوت ہو تو ناجائز بھی نہیں

ہاں بغیر کسی اہتمام کے اور اس کو کوئی ضروری نہ سمجھے، اور کبھی کبھی تلاوت کر لی جائے تو کوئی ناجائز بھی نہیں۔

جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا کے صدر مفتی حضرت مولانا مفتی محمد جعفر صاحب رحمانی مدظلہم تحریر فرماتے ہیں:

لیکن اگر اس کی پابندی نہ کی جائے اور نہ اس کو ضروری سمجھا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ بھی نہیں ہونا چاہئے، لیکن اس میں اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ قرآن کریم اور نعت پڑھنے کا مقصد مجمع کو جوڑنا اور محض وقت گزاری نہ ہو، کیونکہ یہ قرآن کریم کی شان و عظمت اور آپ ﷺ کی نعت کی رفعت کے خلاف ہے۔

(المسائل المهمة فيما ابتليت به العامة (المعروف: اہم مسائل جن میں ابتلاء عام ہے) ص۱۰۳ ج۴)

علامہ طحطاوی رحمہ اللہ نے کیا خوب لکھا، فرماتے ہیں کہ: ہم متبع (اتباع کرنے والے) ہیں، مبتدع (بدعت ایجاد کرنے والے نہیں ہیں) جہاں سلف رک گئے ہم بھی رک جائیں

گے۔ ”فنحن متبعون لا مبتدعون ، فحيث وقف سلفنا وقفنا“۔

(حاشية الطحطاوی علی المراقی الفلاح ص۶۰۸، فصل فی حملها و دفنها ، احکام الجنائز)

یہ سوال کہ: ”کیا قرآن کریم کا پڑھنا ثواب کا کام نہیں؟“ اس کا جواب یہ ہے کہ ثواب کا انکار نہیں، اور نکاح سے پہلے خطبہ میں قرآن کریم کی تین آیات تلاوت کی جاتی ہیں، تو تلاوت تو خود بخود ہوگئی اب دوبارہ اس پر اصرار کے کیا معنی؟

ایک بات یہ بھی محسوس ہوئی کہ نکاح کی مجلس میں تلاوت ہوتی ہے تو اکثر سننے والے بے توجہی برتتے ہیں، اور قرآن کریم کا اس طرح مجلس میں پڑھا جانا کہ لوگوں کا دھیان نہ ہو یہ قرآن کریم کی بے ادبی ہے، بیان وغیرہ دھیان سے نہ سنے تو اتنا برا نہیں جتنا کہ قرآن کریم سے اعراض کرنے پر ہوتا ہے۔

اس لئے بہتر ہے کہ نکاح کی مجلس میں قرآن کریم کی تلاوت نہ کی جائے، والله تعالی اعلم۔

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین رحمہم اللہ کا واجب کے خوف سے منقول اعمال کو کبھی کبھی ترک کرنا

علامہ شاطبی رحمہ اللہ نے ”الاعتصام“ میں اس مسئلہ پر بڑی عمدہ اور نفیس بحث فرمائی ہے کہ بعض اعمال شریعت میں ثابت ہیں مگر ان پر مداومت سے عوام کا ذہن بگڑ سکتا ہے، مثلاً مباح امور کو سنت سمجھنے لگیں، یا سنت کو واجب سمجھنے لگیں تو ایسے امور پر مداومت کو ترک کیا جائے گا، اور ان کا چھوڑ دینا مطلوب ہے۔ علماء نے اس کی کئی مثالیں دی ہیں: چند نقل کرتا ہوں۔

اہل علم اس بحث کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔

کسی کے گھر جمع ہوکر تلاوت، درود اور دعا کرنے پر سخت نکیر

(۱)......حضرت یونس بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ایک شخص نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے پوچھا: اے ابوسعید! ہماری اس مجلس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت کے بعض لوگ کسی پر کوئی لعن طعن نہیں کرتے، اور ایک دن کسی کے گھر اور دوسرے دن کسی اور کے گھر جمع ہوکر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں، اور آپ ﷺ پر درود پڑھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں؟ تو آپ نے اس پر سختی سے نکیر فرمائی اور اس کام کو منع فرمایا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا سفر میں اتمام فرمایا

(۲)......حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سفر میں قصر نہیں کیا اور اتمام فرمایا، پوچھنے پر فرمایا: میں امام ہوں (اور میری اقتدا میں سب لوگ نماز پڑھتے ہیں) دیہات کے لوگ بھی ہوتے ہیں، کہیں وہ یہ نہ سمجھنے لگیں کہ نماز (ظہر وعصر یا عشاء کے فرض چار رکعتیں نہیں ہیں) دو رکعتیں ہیں۔ سفر میں قصر سنت ہے یا واجب، تو میں نے قصر کو ان کے دین کی حفاظت کے لئے ترک کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا احتلام والے کپڑے کو دھونا اور دوسرا نہ پہننا

(۳)......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے احتلام کے قصہ میں کپڑے کو دھویا۔

تشریح:......اس کی تشریح یہ ہے کہ: حضرت یحی بن عبد الرحمٰن رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عمرہ کا سفر کیا، اس قافلہ میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رات میں احتلام ہوگیا، صبح قریب تھی اور پانی نہیں تھا، حضرت عمر

رضی اللہ عنہ سوار ہوئے اور پانی کے قریب پہنچے اور اپنے کپڑوں پر احتلام کے لگے ہوئے دھبوں کو دھونے لگے، یہاں تک کہ روشنی ہوگئی، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ نے صبح کی ہے، ہمارے پاس کپڑے موجود ہیں، یہ بعد میں دھل جائیں گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمرو بن العاص! (رضی اللہ عنہ) تعجب ہے تمہارے پاس کپڑے ہیں تو تم سمجھتے ہو کہ سب لوگوں کے پاس کپڑے ہوں گے؟ اللہ کی قسم! اگر میں ایسا کروں تو یہ طریقہ سنت بن جائے گا، بلکہ میں جہاں دھبہ دیکھتا ہوں اسے دھو لیتا ہوں اور جہاں نہیں دیکھتا وہاں پانی چھڑک لیتا ہوں۔

(مؤطا امام مالک (مترجم ص۱۶۱ ج۱)، باب اعادة الجنب الصلوةَ و غسله اذا صلّى ولم يَذكُرُ و غسله ثوبه، كتاب الطهارة، رقم الحديث:۱۲۷)

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا وجوب کے خوف سے قربانی ترک فرمانا

(۴)......حضرت حذیفہ بن اسید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اس لئے (کبھی کبھی) قربانی نہیں کرتے تھے کہ لوگ اسے واجب نہ سمجھ لیں۔

عن ابی سریحة رضی الله عنه قال: رأیت ابا بکر و عمر رضی الله عنهما ما یضحیان۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۸۱ ج۴، باب الضحايا، كتاب المناسك، رقم الحديث:۸۱۳۹)

ترجمہ:......حضرت ابوسریحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ: انہوں نے قربانی نہیں کی۔

قال علقمة: لأن لا اُضَحِّی احبّ الیّ من ان أراه حتما علیّ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۸۲ ج۴، باب الضحايا، كتاب المناسك، رقم الحديث:۸۱۴۷)

ترجمہ:......حضرت علمقہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں قربانی نہ کروں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اسے اپنے اوپر لازم سمجھوں۔

عن عقبة بن عمرو رضی الله عنه قال : لقد هممت ان ادع الاضحية ' وانی ایسر کم بها مخافة ان یحسب انها حتم واجب۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۸۳ ج۴، باب الضحایا ، کتاب المناسک ، رقم الحدیث:۸۱۴۸)

ترجمہ:......حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے ارادہ کیا کہ میں قربانی ترک کردوں، حالانکہ میں تم سب کے مقابلہ میں زیادہ آسانی سے قربانی کرسکتا ہوں، لیکن اس اندیشہ سے کہ کہیں یہ گمان نہ کیا جائے کہ یہ لازم اور واجب ہے۔

(۵)......قال ابو مسعود الانصاری رضی الله عنه قال : انی لأدع الاضحی' وانی لموسِر ، مخافة ان یری جیرانی انه حتم علیّ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۸۳ ج۴، باب الضحایا ، کتاب المناسک ، رقم الحدیث:۸۱۴۹)

ترجمہ:......حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں قربانی کو ترک کرتا ہوں، حالانکہ میں اس کی طاقت رکھتا ہوں، اس خوف سے کہ میرا پڑوسی اسے ضروری اور واجب سمجھ لے۔

(الاعتصام ص۳۲۶/۳۳۳ ج۲، فصل البدع الاضافیة والعبادات ، الباب الرابع فی مأخذ اهل البدع فی الاستدلال)

غور کا مقام ہے کہ جو طریقے شریعت مطہرہ میں ثابت ہیں، حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کو بھی اس لئے ترک کیا کہ لوگ کہیں انہیں واجب یا سنت نہ سمجھ لیں، اور ہماری حالت یہ ہے کہ ہم غیر ثابت شدہ چیزوں پر عمل کرنے میں احتیاط نہیں کرتے ہیں۔

نکاح سے پہلے تلاوت نہیں تو بیان کیوں؟

نوٹ:......کوئی یہ اشکال کرے کہ خطبہ سے پہلے بیان کا ثبوت کہاں ہے؟ وہ بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ جواباً عرض ہے کہ: حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں: ''بخلاف مجلس وعظ کے کہ وہ فی نفسہ ضروری ہے، وہاں مفاسد کا انسداد کریں گے، خود اس کو ترک نہ کریں گے''۔

(امداد الفتاوی جدید مطول حاشیہ ص۴۶۲ ج۱۱، سوال نمبر:۳۲۵۹، کتاب البدعات)

کتبہ: مرغوب احمد لاجپوری

۱۵رشعبان المعظم ۱۴۳۹ھ مطابق: ۲رمئی ۲۰۱۸ء

بدھ

بیوی کے حقوق

اس رسالہ میں بیوی کے حقوق کے متعلق آپ ﷺ کے ارشادات جمع کئے گئے ہیں، اسی طرح بیوی کے حقوق کے متعلق چند فقہی مسائل بھی لکھے گئے ہیں مثلا: عورت کے ذمہ گھریلو کام کاج کا حکم، شوہر کا بیوی کو ملازمت سے روکنا، سسرال والوں کا بہو کو مارنا، گالی دینا جائز نہیں، وغیرہ۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: زمزم پبلشرز، کراچی

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جس کثرت سے اس وقت میاں' بیوی میں ناچاقی اور اختلافات کے واقعات رونما ہو رہے ہیں، شاید تاریخ میں اس سے پہلے اس طرح نہ ہوا ہو، اور صرف اسی پر بس نہیں طلاقیں بھی بہت زیادہ تعداد میں ہو رہی ہیں، اور بعض مرتبہ تو طلاق کی وجہ کوئی بڑی بات بھی نہیں ہوتی، چھوٹی چھوٹی باتوں پر طلاق ہو جانا باعث حیرت ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میاں' بیوی ایک دوسرے کے حقوق سے یا تو واقف نہیں یا واقفیت تو ہے مگر تو ان حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی ہو رہی ہے۔ کئی مرتبہ خیال آیا کہ دو مختصر رسالے: شوہر کے حقوق اور بیوی کے حقوق کے بارے میں لکھوں، الحمدللہ ان اوراق میں بیوی کے حقوق کے بارے میں چند فقہی مسائل اور آپ ﷺ کی احادیث وآثار جمع کئے گئے ہیں۔

بیوی کے اجمالی حقوق

(۱)......مہر ادا کرنا۔

(۲)......نفقہ وسکنی فراہم کرنا۔

(۳)......حسن سلوک کرنا۔

(۴)......ظلم وزیادتی اور ایذارسانی سے بچنا۔

(۵)......دینی کاموں کی وجہ سے بھی عورت کی حق تلفی نہ کرنا۔

(۶)......ایک سے زائد بیویاں ہوں تو ان کے درمیان عدل ومساوات سے کام لینا۔

(۷)......بیوی وبچوں کی علمی ودینی تربیت کرنا۔

(۸)......غیرت میں اعتدال کرنا، یعنی نہ بدگمانی کرے اور نہ بالکل غافل رہے۔

(۹)......نہ خرچ میں تنگی کرے اور نہ ہی فضول خرچی کی اجازت دے۔

(۱۰)...... بدون ضرورت طلاق نہ دینا۔

(۱۱)......اس کے محارم وا قارب سے ملنے کی اجازت دینا۔

(فتاوی دارالعلوم زکریا ص ۱۱۴ ج ۴۔ زوجین کے حقوق کا بیان)

میاں بیوی کے مشترکہ اجمالی حقوق

(۱)......حسن اخلاق کا مظاہرہ کرنا۔

(۲)......جانبین سے ایذا رسانی کو اعتدال کے ساتھ برداشت کرنا۔

(۳)......ایک دوسرے کے ساتھ نرمی سے پیش آیا۔

(۴)......محض خواہش نفسانی کی تکمیل مقصد نہ ہو، بلکہ رشتۂ نکاح محبت و الفت کی ایک مضبوط بنیاد ثابت ہو، جس کے ذریعہ دونوں کو سکون و راحت میسر ہو۔

(۵)......حدود اللہ کے قیام کو مقصد بنانا۔

(۶)......نیک صالح اولاد کی خواہش ہونا۔

(۷)......بچوں کی پرورش میں دونوں کامل کر حصہ لینا۔

(۸)......بچوں کی جسمانی پرورش کے ساتھ دینی تعلیم وتربیت میں دونوں کومل کر حصہ لینا۔

(فتاوی دارالعلوم زکریا ص ۱۱۲ ج ۴۔ زوجین کے حقوق کا بیان)

عورت کے ذمہ گھریلو کام کاج کا حکم

مسئلہ:......اگر عورت ایسے گھر کی ہے جہاں لوگ اپنے ہاتھ سے کام کاج نہیں کرتے، بلکہ نوکر چاکر رکھتے ہیں، یا عورت اتنی کمزور یا مریض ہے جس کی وجہ سے اس سے گھر کا کام نہیں ہوتا تو شوہر ایسی عورت کو کام کاج پر مجبور نہیں کرسکتا، بلکہ اس کو بغیر کام کئے ہوئے بٹھا

کرروٹی، کپڑا دینا پڑے گا، اگر ایسی عورت اپنے ذاتی کام کے لئے یا گھر کے کام کاج کے لئے ملازم کا مطالبہ کرے تو شوہر اگر خوش حال ہے تو اس کو ملازم رکھنا پڑے گا، اور ایک ملازم کا خرچ اس کو دینا پڑے گا۔لیکن اگر شوہر کی آمدنی میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ وہ ملازم رکھ سکے، یا وہ عورت جو اپنے میکے میں اپنے ہاتھ سے کام کاج کرتی تھی تو پھر عورت کو شوہر کے گھر کے اندر بھی کام کاج خود اپنے ہاتھ سے کرنا پڑے گا، اور مرد کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ باہر کا کام خود کرے، مثلاً سودا سلف، جنس، لکڑی اور پانی وغیرہ گھر میں لا دے، اگر مرد یہ چیزیں فراہم نہ کرے تو عورت پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

(اسلامی فقہ ص ۱۱۷ ج ۲۔فتاوی دار العلوم زکریا ص ۴۱۶ ج ۴)

شوہر کا بیوی کو ملازمت سے روکنا

مسئلہ:......شوہر بیوی کو ملازمت سے روک سکتا ہے۔اگر چہ عورت شادی سے پہلے ملازمت کرتی ہو، اور شوہر نے نکاح کے وقت ترک ملازمت کی شرط نہ لگائی ہو۔

(مستفاد: فتاوی قاسمیہ ص ۵۹ ج ۲۳)

"له أن يمنعها من الأعمال كلها المقتضية للكسب ، لأنها مستغنية عنه لوجوب كفايتها عليه۔

(شامی ص ۳۲۵ ج ۵، باب النفقة ، كتاب النكاح ، ط : مكتبة دار الباز ، مكة المكرمة)

شوہر کا بیوی کو اپنے والدین اور بھائی بہنوں کی خدمت پر مجبور کرنا

مسئلہ:......شوہر کا بیوی کو اپنے والدین اور بھائی بہنوں کی خدمت پر مجبور کرنا جائز نہیں، اگر بیوی خوشی سے خدمت کرے تو یہ اس کی سعادت اور اجر کا سبب ہے۔

(مستفاد: فتاوی قاسمیہ ص ۹۳ ج ۲۳)

"لیس للرجل أن یستخدم امرأته الحرة ، الخ ۔

(تاتارخانیہ ص۳۰۹ ج۴، الفصل الحادی والعشرون ، کتاب النکاح ، رقم :۶۲۷۱)

سسرال والوں کا بہو کو مارنا، گالی دینا وغیرہ جائز نہیں

مسئلہ:......شوہر کے والدین اور بھائی وغیرہ کے لئے جائز نہیں کہ (شوہر کی) بیوی کو مارے (یا گالی گلوچ کریں، یا ڈانٹ ڈپٹ کریں، یہ ظلم اور گناہ ہے)۔

(مستفاد: فتاوی قاسمیہ ص۹۶ ج۲۳)

بیوی کے نفقہ، سکنی اور علیحدہ مکان دینے کے مسائل

مسئلہ:......اگر مرد مالدار ہو یا اس کی آمدنی اچھی خاصی ہو، اور عورت بھی مالدار گھرانے کی ہو تو مرد کو اس کی حیثیت اور اس کے معیار زندگی کے بارے میں خیال کر کے نفقہ یعنی کھانا' کپڑا اور مکان دینا پڑے گا۔

مسئلہ:......اگر مرد خوش حال ہو، یا اس کی آمدنی خوش حال جیسی ہو، مگر عورت غریب گھرانے کی ہو تو مرد کو عورت کی حیثیت کے مطابق نہیں، اپنی حیثیت کے مطابق نان ونفقہ دینا چاہئے۔

مسئلہ:......اگر مرد غریب اور تنگ حال ہے، اور عورت بھی غریب گھرانہ کی ہے، تو پھر مرد کو اپنی حیثیت کے مطابق ہی روٹی' کپڑا دینا چاہئے۔

مسئلہ:......اگر مرد غریب ہو مگر عورت مالدار اور خوش حال گھرانے کی ہو تو مرد کو اپنی حیثیت کے ساتھ اس کی حیثیت کا لحاظ کر کے نفقہ دینا چاہئے، مگر خود عورت کا اخلاقی فرض یہ ہے کہ وہ مرد سے اس کی حیثیت سے زیادہ نفقہ طلب نہ کرے۔

مسئلہ:......آرائش وزیبائش کی وہ چیزیں جو عورتوں کی صحت وصفائی کے لئے ضروری ہیں،

وہ بھی نفقہ میں داخل ہیں، اوران کا فراہم کرنا بھی مرد کے لئے ضروری ہے، مثلاً: تیل، کنگھی صابون، غسل اور وضو کا پانی وغیرہ۔ البتہ جو چیزیں محض آرائش و زیبائش کی ہوں اور ان سے کوئی ضرورت پوری نہ ہوتی ہو، مثلاً: پان، تمباکو، کریم، پاؤڈر، لپسٹک وغیرہ، ان کا فراہم کرنا مرد پر ضروری نہیں ہے۔

گھر کیسا ہونا چاہئے؟ اس کی تفصیل فقہاء نے اس طرح بیان کی ہے:

مسئلہ:...... بیوی کو حتی الامکان شوہر کے گھر کے لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہئے، تاکہ خواہ مخواہ مرد کو اس کی وجہ سے دردسر مول نہ لینا پڑے، مگر اس کے باوجود مناسب یہ ہے کہ شوہر خود یا اس کے گھر والے عورت کے لئے گھر کا ایک گوشہ یا ایک کمرہ مخصوص کردیں، تاکہ وہ اپنی چیزیں ایک جگہ حفاظت سے رکھ سکے، اور میاں بیوی وہاں بے تکلفی سے رہ سکیں، اور گھر کے دوسرے لوگوں سے اس سلسلہ میں کوئی اختلاف کی نوبت نہ آئے۔

مسئلہ:...... اگر عورت سب کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی ہے اور اپنے لئے ایک علیحدہ گھر کا مطالبہ کرتی ہے تو مرد کے لئے اس کو ایک علیحدہ کمرہ یا کم سے کم گھر کا کوئی گوشہ اس کے لئے مخصوص کردینا ضروری ہے، جس کو وہ بند کرسکے۔ جو جگہ یا کمرہ اس نے اپنے لئے مخصوص کردیا ہے، اس میں عورت جسے چاہے آنے دے اور جسے چاہے نہ آنے دے۔ اس کے علاوہ دوسری چیزیں مثلاً: غسل خانہ، بیت الخلاء، اور باورچی خانہ الگ کردینا ضروری نہیں ہے، لیکن یہ اس صورت کا حکم ہے جب شوہر معمولی حیثیت کا ہو، لیکن اگر شوہر مالدار ہے تو بیوی کو ایسا گھر دینا چاہئے جس میں اس کی ضرورت کی تمام چیزیں ہوں، مثلاً: غسل خانہ، بیت الخلاء، باورچی خانہ وغیرہ۔

نوٹ:...... درحقیقت نفقہ، سکنی کا مدار عرف پر ہے، اگر کسی ملک میں بیوی کو الگ مکان

دینے کا عرف و رواج ہو تو شوہر بیوی کو الگ مکان دے دے۔ ہمارے خیال میں جنوبی افریقہ (برطانیہ و یورپ اور اکثر مغربی ممالک میں) الگ مکان دینے کا رواج ہے، لہذا ان ممالک میں بیوی کے مطالبہ پر شوہر کو الگ مکان دینا چاہئے، جس میں ضروری چیزیں ہوں مثلاً: غسل خانہ، بیت الخلاء، باورچی خانہ وغیرہ۔

مسئلہ:......لیکن جھگڑے کی صورت میں، یا شوہر کے رشتہ داروں کے ہر وقت آنے کی صورت میں بیوی الگ مکان کا مطالبہ کرسکتی ہے۔

(فتاوی دار العلوم زکریا ص ۳۷۶/۳۷۷/۳۷۸ ج ۴، نفقہ اور سکنی کا بیان)

مسئلہ:......اگر بیوی مالدار ہو تو اسے الگ مکان دینا واجب ہے۔ متوسط درجہ کی ہو تو اسی مکان میں ایک مستقل کمرہ کے علاوہ باورچی خانہ، غسل خانہ اور بیت الخلاء بھی مستقل ہونا ضروری ہے۔ مسکین ہو تو صرف ایک کمرہ کافی ہے۔ باورچی خانہ، غسل خانہ اور بیت الخلاء مشترک ہوں تو مضائقہ نہیں۔ (احسن الفتاوی ص ۵۷۶ ج ۵)

نوٹ:......اس پرفتن دور میں جب کہ بے پردگی عام ہے، دیور کے ساتھ اختلاط اور ناجائز تعلقات کے واقعات روزمرہ کا معمول بن چکے ہیں، اور بعض اوقات خسر بھی بدنیتی سے بہو کے ساتھ نامناسب حرکات کرلیتا ہے، ان حالات میں مناسب ہی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ بیوی کے لئے علیحدہ مکان کا انتظام کیا جائے، ورنہ بڑے مسائل پیدا ہوسکتے ہیں اور ہورہے ہیں۔ خسر کی بری حرکات سے بیوی ہمیشہ کے لئے بیٹے پر حرام ہوجاتی ہے، اور گھر ایک مستقل مصیبت کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ ان مسائل کا آسان حل یہی ہے کہ شادی کے بعد جس قدر ہوسکے جلد از جلد عورت کے لئے علیحدہ مکان کا انتظام کیا جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ مغربی ممالک میں ایک سادہ ماحول تھا، ساتھ رہنے کا رواج تھا،

لوگوں کے پاس مالی وسعت بھی نہیں تھی، اب حالات بالکل تبدیل ہو چکے ہیں، عورت فری ماحول کی عادی ہو چکی ہے، اور اکثر ساس بہو کے نامناسب بلکہ ظلم کی حد تک کے واقعات سننے اور دیکھنے میں آ رہے ہیں، اس لئے ضروری ہے کہ ماحول کے مطابق عورت کو علیحدہ مکان دیا جائے۔

بیوی کے نفقہ میں تمباکو

مسئلہ:......تمباکو کی فراہمی شوہر پر لازم نہیں ہے، اگر چہ تمباکو کے ترک سے بیوی کو نقصان پہنچتا ہو۔ (موسوعہ فقہیہ (مترجم) ص۱۴۶ ج۱۰، عنوان: تبغ)

بیوی کو مرضی کے بغیر دوسری جگہ لے جانے کا حکم

مسئلہ:......اگر شوہر بیوی کو شہر ہی میں اپنے مکان پر لے جانا چاہتا ہے اور مہر بھی ادا کر چکا ہے تو لے جانے کا حق ہے، عورت انکار نہیں کر سکتی، ہاں اگر مہر ادا نہ کیا ہو تو عورت کو انکار کرنے کا حق ہے۔ لیکن اگر دوسرے شہر یا دوسرے ملک لے جانا چاہتا ہے اور عورت انکار کرتی ہے تو شوہر عورت کو سفر کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا، چونکہ فساد زمانہ کی وجہ سے بکثرت واقعات رونما ہوئے ہیں کہ شوہر بیوی کو دوسرے شہر یا دوسرے ملک لے جاتا ہے پھر ظلم و زیادتی کرتا ہے اور عورت کا کوئی قریبی رشتہ دار اور پرسان حال نہیں ہوتا، بنا بریں فقہاء نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ: عورت اپنے آپ کو سفر سے روکنے میں حق بجانب ہوگی۔

(فتاوی دار العلوم زکریا ص۴۱۸ ج۴۔ زوجین کے حقوق کا بیان)

بیوی کا والدین اور محارم کی زیارت کے لئے جانے کا حکم

مسئلہ:......عورت والدین کی زیارت و ملاقات کے لئے کتنے دن بعد جا سکتی ہے؟ اس کا

مدار عرف پر ہے۔ ہمارے عرف ومعاشرے کے مطابق اگر والدین قریب رہتے ہوں تو ہر ہفتہ ملاقات کرسکتی ہے، اور اگر دور رہتے ہوں تو مہینہ میں ایک مرتبہ، لیکن اگر بہت زیادہ دور ہوں تو سال میں دو تین دفعہ ملاقات کی اجازت ملنی چاہئے۔

(فتاوی دارالعلوم زکریا ص۴۲۰ ج ۴۔ زوجین کے حقوق کا بیان)

مسئلہ:......غیر مسلم والدین کو بھی دیکھنے کی اجازت ہے۔

(فتاوی دارالعلوم زکریا ص۴۲۱ ج ۴۔ زوجین کے حقوق کا بیان)

مسئلہ:......والدین کے علاوہ دوسرے محارم کی زیارت کے لئے سال میں ایک دفعہ جانے کی اجازت دینی چاہئے، ہاں آپس کی رضامندی سے سال میں کئی دفعہ جانا بھی جائز ہوگا۔

(فتاوی دارالعلوم زکریا ص۴۲۲ ج ۴۔ زوجین کے حقوق کا بیان)

اللہ تعالی ان اوراق کو شرف قبولیت سے نوازے، اور ذخیرۂ آخرت و ذریعہ نجات بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

۲۹ر جمادی الاخری ۱۴۴۲ھ مطابق: ۱۲ر فروری ۲۰۲۱ء

جمعہ

عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کرو

(۱)......عن ابی هريرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله عليه وسلم :.. وَاسْتوصوا بالنّساء خيرا ' فانهن خُلقن من ضِلَع ، وانّ أعوج شيء فی الضِّلَع اعلاه ، فان ذهبْتَ تُقيمُه كسَرْتَه ، وان تركتَه لم يزل أعوج ، فَاسْتوصوا بالنِساء خيرا۔

(بخاری، باب الوصاة بالنِّساء ، كتاب الرضاع ، رقم الحديث:۵۱۸۶)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:.... اورعورتوں کے ساتھ نیک سلوک کرو، کیونکہ ان کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے، اور سب سے اوپر والی پسلی سب سے زیادہ ٹیڑھی ہوتی ہے، پھر اگر تم اس کو سیدھا کرنے لگو تو تم اس کو توڑ دو گے، اور اگر تم اس کو چھوڑ دو تو وہ ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی ،سو تم عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی کج روی کی شکایت پر اللہ تعالی کا فرمان

(۲)......قال عبد الله بن مسعود رضی الله عنه : يا أمير المؤمنين ! أما تعلم انّ ابراهيم شكا الى الله دَرًاً فی خُلُق سارة ، قال : فقيل له : ان المرأة مثل الضِّلع ، ان أقمتها كسرتها ، وان تركتها اعوجَّت ، فالبس أهلك على ما فيهم ، الخ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۱۳ ج۱۰، فی مداراة النساء ، كتاب الطلاق ، رقم الحديث:۱۹۶۱۶)

ترجمہ:......حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خطاب کرتے ہوئے) فرمایا: اے امیر المؤمنین! آپ کو معلوم نہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ تعالی سے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی کج روی کی شکایت کی ،تو اللہ تعالی نے فرمایا: یہ عورت پسلی کے مانند ہے، چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی رہے گی ، درست کرو گے تو ٹوٹ

جائے گی (اوراس کا ٹوٹنا اس کی طلاق ہے) پس ان کی عادتوں کے ساتھ ان کے ساتھ گذارہ کرو۔

تمہاری بیوی کا تم پرحق ہے

(۳)......عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : يا عبد الله ! ألم أُخبَر انّک تصوم النّهار و تقوم الليل ؟ فقلت : بلى يا رسول الله ! قال : فلا تفعَلْ ، صُم واَفطِر ' و قُم و نَم ، فان لجسدک عليک حقّا ' وان لعينک عليک حقّا ' و ان لزوجک عليک حقّا۔

(بخاری، باب لزوجک عليک حق ، كتاب الرضاع ، رقم الحديث:۵۱۹۹)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ! کیا مجھے یہ خبر نہیں دی گئی ہے کہ تم دن میں روزہ رکھتے ہواور رات میں نماز میں قیام کرتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: پس تم ایسا نہ کرو، تم روزہ رکھواورافطار بھی کرو، اورنماز میں قیام کرواورسوؤ بھی، کیونکہ تمہارے جسم کا تم پرحق ہےاورتمہاری آنکھوں کا تم پرحق ہےاورتمہاری بیوی کا تم پرحق ہے۔

اللہ تعالی تمہیں عورتوں کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کرتے ہیں

(۴)......ان الله يوصيكم بالنساء خيرا ، فإنهن امهاتكم و بناتكم و خالا تكم ، ان الرجل من اهل الكتاب يتزوج المرأة وما يعلق على يديها الخيط ، فما يرغب واحدا منهما عن صاحبه حتى يموتا هرما۔

(كنز العمال ص۳۷۴ج۱۶، حقوق متفرقة ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۴۴۹۶۳)

ترجمہ:......بلا شبہ اللہ تعالی تمہیں عورتوں کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کرتے ہیں،

چونکہ عورتیں تمہاری مائیں ہیں، تمہاری بیٹیاں ہیں، تمہاری خالائیں ہیں، اہل کتاب کا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا وہ اس کے ہاتھ پر دھاگے تک نہیں لٹکا تا تھا، ان میں سے کوئی بھی دوسرے کی طرف رغبت نہیں کرتا تھا یہاں تک کہ بڑھاپے کے بے رحم ہاتھوں دونوں مرجائیں۔

اللہ تعالی کا محبوب بندہ وہ ہے جو اپنے عیال کے لئے زیادہ نفع بخش ہو

(۵)......أحب العباد الى الله تعالى أنفعهم لعياله۔

(كنز العمال ص۲۷۲ج۱۶، حقوق متفرقة ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۴۴۹۵۳)

ترجمہ:......اللہ تعالی کے ہاں سب سے زیادہ محبوب بندہ وہ ہے جو اپنے عیال کے لئے زیادہ نفع بخش ہو۔

عورتوں کو ان کی جائز خواہش پورا کرنے دو

(۶)......أحملوا النساء على اهوانهن۔

(كنز العمال ص۲۷۲ج۱۶، حقوق متفرقة ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۴۴۹۵۴)

ترجمہ:......عورتوں کو ان کی خواہش پر رہنے دو۔

تشریح:......یعنی ان کو جائز خواہش اور شوق پورا کرنے دو۔

عورت کے بارے میں صبر کرنے والے ہی صبر کریں گے

(۷)......ان امركُنّ مما يهمنى بعدى ' ولن يصبر عليكن بعدى الا الصابرون۔

(كنز العمال ص۲۷۳ج۱۶، حقوق متفرقة ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۴۴۹۶۱)

ترجمہ:......(اے عورتوں!) تمہارا معاملہ میرے بعد جو مجھے غمزدہ کئے ہوئے ہے، اور

تمہارے اوپر میرے بعد ہرگز صبر نہیں کریں گے مگر صبر کرنے والے ہی۔

عورتوں کی جہالت کو خاموشی سے برداشت کرو

(۸)......ان من النساء عيّا و عورة ، فكفوا عِيَّهُنَّ بالسكوت ، ووارو ا عوراتهن بالبيوت۔(كنز العمال ص۳۷۵ ج۱۶، حقوق متفرقة ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۴۴۹۶۸)

ترجمہ:......عورتوں میں جہالت بھی ہوتی ہے، اور خامی اور خرابی بھی ،عورتوں کی جہالت کو خاموشی سے برداشت کرو، اوران کی خامیوں کو گھروں کے اندر چھپائے رکھو۔

اپنے گھر والوں سے کسی معاملہ میں جھگڑا نہ کرو

(۹)......عن عبادة بن الصامت رضى الله عنه : انّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : عليكم بالسّمع والطاعة فيما أحببتم و كرهتم ' فى مَنْشَطِكم و مَكْرَهِكم ، و أثرَةٍ عليكم ، و لا تُنازعوا الأمْرَ أهلَهُ۔

(طبرانی اوسط ص۹۲ ج۱، باب الالف: احمد بن المعلى الدمشقى ، رقم الحديث:۲۷۷)

ترجمہ:......حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے چاہے تم پسند کرو یا پسند نہ کرو، تم تنگی میں ہو یا خوشی میں، چاہے تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے ، اور اپنے گھر والوں سے کسی معاملہ میں جھگڑا نہ کرو۔

سب سے برا شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کو تنگی میں رکھتا ہو

(۱۰)......شر الناس المضيق على أهله۔

(كنز العمال ص۳۷۵ ج۱۶، حقوق متفرقة ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۴۴۹۷۲)

ترجمہ:......سب سے برا شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کو تنگی میں رکھتا ہو۔

عورتوں کے بارے میں اللہ تعالی سے ڈرو

(۱۱)......عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما.....قال رسول الله صلى الله عليه و سلم :.... فاتّقوا الله فی النّساء ، فإنكم أخذتموهن بأمان الله ، واستحللتم فروجهنّ بكلمة الله ' الخ ۔

(مسلم، باب حجة النبی صلی الله علیه وسلم ، کتاب الحج ، رقم الحدیث:۱۲۱۸)

ترجمہ:......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے (حج کے سلسلہ کی ایک طویل روایت میں ہے کہ:) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے بارے میں اللہ تعالی سے ڈرو، تم نے انہیں اللہ تعالی کی امانت سمجھ کر حاصل کیا ہے، اور اللہ تعالی کے کلمہ کی بدولت ان کی شرمگاہوں کو اپنے لئے حلال کیا ہے۔

(۱۲)......یا ایها الناس ! اتقوا الله فی أزواجكم و فیما خولكم۔

(كنز العمال ص۳۷۹ ج۱۶، حقوق متفرقة ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۴۴۹۹۲)

ترجمہ:......اے لوگو! عورتوں اور غلاموں کے بارے میں اللہ تعالی سے ڈرو۔

عورتوں کو تم نے اللہ تعالی کی امانت سمجھ کر حاصل کیا ہے

(۱۳)......ایها الناس ! ان النساء عندكم عوان ' أخذتموهن بأمانة الله ' واستحللتم فروجهن بكلمة الله ' ولكم عليهن حق ' ولهن عليكم حق ' ومن حقكم عليهن أن لا يوطئن فرشكم احدا ' ولا يعصينكم فی معروف ' فاذا فعلن ذلک فلهن رزقهن و كسوتهن بالمعروف۔

(كنز العمال ص۳۷۸ ج۱۶، حقوق متفرقة ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۴۴۹۸۶)

ترجمہ:......اے لوگو! عورتیں تمہاری معادن ہیں، تم نے انہیں اللہ تعالی کی امانت سمجھ کر حاصل کیا ہے، اور اللہ تعالی کے کلمہ کی بدولت ان کی شرمگاہوں کو اپنے لئے حلال کیا ہے، تمہارا ان پر حق ہے، اور ان کا تمہارے اوپر حق ہے، اور تم پر ان کا حق یہ ہے کہ اپنے بستر پر کسی کو نہ سلائیں، اور بھلائی میں تمہاری نافرمانی نہ کریں، جب وہ ایسا کریں تو ان کے لئے رزق میں اور کپڑے میں اچھی طرح معاملہ کریں۔

بیوی سے بغض نہ رکھے اس میں کوئی عادت بری ہوگی تو اور اچھی بھی ہوگی

(۱۴)......عن ابی هريرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لا يَفرَكُ مؤمن مؤمنة ، ان كره منها خُلُقا رضی منها آخر – أو قال : غيره–۔

(مسلم، باب الوصية بالنساء ، كتاب الطلاق ، رقم الحديث:۱۴٦۷)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مؤمن مرد کسی مومنہ عورت سے بغض نہ رکھے، اگر اس کی نظر میں اس عورت کی کوئی خصلت وعادت ناپسندیدہ ہوگی تو کوئی دوسری عادت پسندیدہ بھی ہوگی۔

مجھے دنیا کی چیزوں میں عورتیں اور خوشبو زیادہ محبوب ہیں

(۱۵)......عن انس رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : حُبِّبَ اِلَیَّ من الدنيا : النساء ، والطيب ، و جُعِل قُرّة عينى فى الصلوة۔

(نسائی، باب حب النساء ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۳۳۹۱)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے دنیا کی چیزوں میں عورتیں اور خوشبو زیادہ محبوب ہیں، اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

(۱۶)......عن انس بن مالک رضی الله عنه قال : لم یکن شیء أحب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد النساء من الخیل۔

(نسائی، باب حب النساء ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۳۳۹۳)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کو عورتوں کے بعد کوئی چیز گھوڑوں سے زیادہ پسند نہ تھی۔

ہم نے تمہاری دنیا سے کچھ نہیں لیا سوائے تمہاری عورتوں کے

(۱۷)......عن ابن عمر رضی الله عنهما ، قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : ما أصبنا من دنیاکم الا نسائکم۔

(مجمع الزوائد ص ۳۳۵ ج ۴، باب فی محبّة النساء ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۷۳۳۷)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم نے تمہاری دنیا سے کچھ نہیں لیا سوائے تمہاری عورتوں کے۔

میاں اور بیوی ایک دوسرے کو دیکھنا اللہ تعالی کی رحمت کا باعث ہے

(۱۸)......ان الرجل اذا نظر الی امرأته و نظرت الیه نظر الله تعالی الیهما نظرة رحمة۔(کنز العمال ص ۲۷۶ ج ۱۶، الترغیب فیه ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۴۴۴۳۷)

ترجمہ:......جب کوئی مرد اپنی بیوی کی طرف دیکھتا ہے اور بیوی اپنے شوہر کی طرف دیکھتی ہے تو اللہ تعالی ان کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

اپنے اہل پر رحم کرنے والے کے لئے بغیر اور کسی نیکی کے جنت کا حکم

(۱۹)...... یُؤتی الرجل من أمتی یوم القیامة و ماله من حسنة ترجی له الجنة ، فیقول

الرب تعالی : أدخلوه الجنة فانه كان يرحم عياله۔

ترجمہ:......قیامت کے دن میری امت میں سے ایک آدمی لایا جائے گا، جس کے پاس ایک نیکی بھی نہیں ہوگی جس کی وجہ سے اس کے لئے جنت کی امید کی جاسکے، رب تعالی کا حکم ہوگا: اسے جنت میں داخل کرو، چونکہ یہ اپنے عیال پر رحم دل تھا۔

(کنز العمال ص۳۷۹ ج۱۶، حقوق متفرقة ، کتاب النکاح ، رقم الحديث:۴۴۹۹۳)

بیوی کو خوش رکھنے کی ایک اور فضیلت

(۲۰)......من أدخل على أهل بيته سرورا خلق الله من ذلك السرور خلقا يستغفر له الى يوم القيامة۔

(کنز العمال ص۳۷۹ ج۱۶، حقوق متفرقة ، کتاب النکاح ، رقم الحديث:۴۴۹۹۵)

ترجمہ:......جس شخص نے اپنے گھر والوں میں خوشی داخل کی اس کی اس خوشی سے اللہ تعالی اس کے لئے ایسی مخلوق پیدا کرے گا جو قیامت کے دن تک اس کے لئے استغفار کرتی رہے گی۔

کامل ایمان والا وہ ہے جو اپنے اہل پر مہربان اور ان کے حق میں بہتر ہو

(۲۱)......عن عائشة رضى الله عنها قالت : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : انّ مِن أكمل المؤمنين ايمانا أحسنهم خُلُقا وألطَفُهُم بأهله۔

(ترمذی، باب ما جاء فی استکمال الایمان والزيادة والنقصان ، ابواب الایمان ، رقم الحدیث: ۲۶۱۲)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمنین میں کامل ایمان اس شخص کا ہے جو خوش اخلاق ہو، اور اپنے اہل پر مہربان ہو۔

(۲۲)......عن أبی هريرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : أكمل المؤمنين ايمانا أحسنهم خُلُقا ، وخياركم خياركم لنسائهم۔

(ترمذی، باب ما جاء فی حق المرأة علی زوجها ، کتاب الرضاع ، رقم الحديث:۱۱۶۲)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمنین میں کامل ایمان اس شخص کا ہے جو خوش اخلاق ہو، اور تم میں بہتر وہ شخص ہے جو اپنی عورتوں کے حق میں بہتر ہو۔

بہترین شخص وہ ہے جو اپنی اہلیہ کے ساتھ بہتر ہو

(۲۳)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : خيرُكم خيركم لاهله ، وانا خيركم لاهلی ، الخ۔

(ترمذی، باب فضل ازواج النبی صلی الله علیه وسلم ، ابواب المناقب ، رقم الحدیث:۳۸۹۵)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنی اہلیہ کے ساتھ بہتر ہو، اور میں اپنے گھر والوں کے حق میں تم سب سے بہتر ہوں۔

کھلاؤ، پہناؤ، چہرہ پر نہ مارو، نہ برا کہو

(۲۴)......عن حكيم بن معاوية القشيری ، عن أبيه رضی الله عنه قال : قلت : يا رسول الله ! ما حقُّ زوجةِ احدنا عليه ؟ قال : أن تُطعِمها اذا طعِمتَ ، و تَكسوها اذا اكتَسَيت – أو اكتسبتَ – ولا تضرِب الوجه ، ولا تُقَبِّحْ ، ولا تهجُرُ الا فی البيت۔

ترجمہ:......حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بیوی کا ہم پر کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم کھانا کھاؤ تو اس کو بھی کھلاؤ، اور جب

لباس پہنو اس کو بھی پہناؤ، اور اس کے چہرہ پر نہ مارو، اور اسے برا بھلا مت کہو، اور اسے جدا نہ کرو مگر گھر میں۔

(ابوداؤد، باب فی حقّ المرأة علی زوجها ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۲۱۴۲۔

ابن ماجہ، باب حق المرأة علی الزوج ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۸۵۰)

آپ ﷺ بیوی کے ساتھ شرافت، اخلاق اور مسکرا کر رہتے تھے

(۲۵)......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ: جب آپ ﷺ عورتوں کے ساتھ تنہا رہتے تو کس طرح رہتے تھے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس طرح جس طرح تم میں کا ایک شریف آدمی رہتا ہے۔ آپ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ کریم، سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے، بہت ہنستے مسکراتے تھے۔

(سبل الہدی ص ۶۹ ج ۹۔ ابن سعد ص ۳۵۶ ج ۱۔ شمائل کبری ص ۲۳۶ ج ۱۱)

آپ ﷺ رات کو بیدار ہوتے وقت بھی اہل خانہ کا خیال فرماتے

(۲۶)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : لما کانت لیلتی الّتی کان النبی صلی الله علیه وسلم فیها عندی انقلب فوضع رِدائه ' وخلع نعلَیْه ' فوضعهما عند رِجْلیه ' وبسط طرف ازاره علی فِراشه ' فاضطجع ' فلم یلبَثْ الا رَیْثَ ما ظنّ انْ قد رقدتُّ ' فأخذ رِادئه رُوَیْداً ' وانتعل رویدا ' وفتح الباب رویدا فخرج ، الخ ۔

(مسلم، باب ما یقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها ، کتاب الجنائز ، رقم الحدیث:۹۷۴)

ترجمہ......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: جب میری باری کی رات آئی جس میں نبی کریم ﷺ میرے یہاں تھے (تو آپ ﷺ تشریف لائے) اپنی چادر مبارک کو رکھا، اور نعلین نکال کر اپنے قدم مبارک کے پاس رکھے، اور اپنی لنگی مبارک کا کنارہ اپنے

بستر پر بچھایا، اور لیٹ گئے، پس آپ ﷺ اتنی دیر لیٹے رہے کہ آپ ﷺ نے سمجھا کہ میں سوگئی، پھر اپنی چادر مبارک کو آہستہ سے لیا، اور نعل مبارک آہستہ سے پہنا، اور آہستہ سے دروازہ کھولا۔

آپ ﷺ عصر کے بعد ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی خبر لیتے

(۲۷)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انصرف من العصر دخل على نسائه فيدنو من احداهن ، الخ۔

(بخاری، باب دخول الرجل على نسائه فی اليوم ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۵۲۱۶)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جب عصر کی نماز سے فارغ ہوتے تو اپنی ازواج کے پاس تشریف لے جاتے، پس ان میں سے کسی ایک کے قریب بیٹھتے۔

آپ ﷺ روزانہ صبح وشام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی خبر لیتے

(۲۸)......حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: آپ ﷺ ہر روز صبح وشام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس تشریف لے جاتے، اور ان کو خود سلام فرمایا کرتے تھے۔

(اتحاف الخیرہ ص۵۱۸ ج۴۔ شمائل کبری ص۲۳۹ ج۱۱)

آپ ﷺ کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حبشیوں کا کھیل دکھانا

(۲۹)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : رأيتُ النبی صلى الله عليه وسلم يستُرُنی بردائه وانا أنظر الى الحبشة يلعبون فی المسجد حتّى أكون أنا الّتی أسأم فَاقْدُرُوا قدر الجارية الحديثة السِّنِ الحريصة على اللَّهو۔

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ مجھے اپنی چادر مبارک میں چھپا رہے تھے اور میں حبشیوں کی طرف دیکھ رہی تھی جو مسجد میں کھیل رہے تھے، یہاں تک کہ میں اکتا گئی، پس تم اندازہ کرو کہ کم عمر لڑکی کھیل کو دیکھنے کی کس قدر شوقین ہوتی ہے۔

(بخاری، باب نظر المرأة الی الحبش و نحوهم من غیر ریبة ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث: ۵۲۳۶)

تشریح:......یعنی آپ ﷺ نے کس قدر بیوی کا خیال فرمایا، جتنی دیر تک میں دیکھتی رہی آپ ﷺ خود بھی میری وجہ سے قیام فرما رہے، یہاں تک کہ میں خود تھک گئی۔

آپ ﷺ کا عائشہ رضی اللہ عنہا کو سہیلیوں کے ساتھ گڑیاں کھیلنے دینا

(۳۰)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : كنتُ أَلعَبُ بالبنات عند النبی صلی الله علیه وسلم وكان لی صواحب يلعبن معی فكان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل يَتَقَمَّعْنَ منه فَيُسَرِّبُهُنَّ اِلَیَّ فيَلْعَبْنَ معی۔

(بخاری، باب الانبساط الی النّاس ، کتاب الادب ، رقم الحدیث: ۶۱۳۰)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: میں نبی کریم ﷺ کے سامنے گڑیوں کے ساتھ کھیلتی تھی، اور میری چند سہیلیاں تھیں وہ بھی میرے ساتھ کھیلتی تھیں، پس رسول اللہ ﷺ جب گھر میں تشریف لاتے تو وہ سہیلیاں آپ ﷺ سے چھپ جاتیں، پھر آپ ﷺ ان کو میری طرف بلاتے اور پھر وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔

آپ ﷺ کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی رضا اور ناراضگی کو پہچاننا

(۳۱)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم

: انّی لأعلم اذا كنتِ عنّي راضية واذا كنتِ عليَّ غَضَبیٰ ، قالت : فقلت : من أين تعرف ذلک ؟ فقال : أمَّا اذا كنتِ عنی راضية فإنکِ تقولين : لا وربِّ محمد ، واذا كنتِ عليَّ غضبیٰ قلتِ : لا وربِّ ابراهيم ، قالت : قلتُ : أجل ، والله يا رسول الله ! ما أهجُر الا اسمک۔

(بخاری، باب غيرة النساء و وجدِهنّ ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۵۲۲۸)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے علم ہوجاتا ہے کہ تم کب مجھ سے راضی ہوتی ہو اور تم کب مجھ سے ناراض ہوتی ہو، میں نے عرض کیا: آپ کو یہ کیسے معلوم ہوجاتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو کہتی ہو: رب محمد ﷺ کی قسم، اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو: رب ابراہیم (علیہ الصلوۃ والسلام) کی قسم! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں نے کہا یہ ٹھیک ہے، اور اللہ کی قسم یا رسول اللہ! میں صرف آپ کے اسم مبارک کو ترک کرتی ہوں (دل میں تو آپ برابر ہوتے ہیں)۔

آپ ﷺ کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دوڑ لگانا

(۳۲)......عن عائشة رضی الله عنها : انّها كانت مع النبی صلی الله عليه وسلم فی سفرٍ ' قالت : فسابَقْتُهُ فَسبَقْتُه علی رِجْلَيَّ ، فلمّا حمَلْتُ اللَّحم سابَقْتُهُ فسبقنِی ، فقال : هذه بتلک السّبَقَة۔

(ابوداوٗد، باب فی السبق علی الرِّجل ، كتاب الجهاد ، رقم الحديث:۲۵۷۸)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: وہ ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھی، فرماتی ہیں کہ: میں نے آپ ﷺ کے ساتھ دوڑ لگائی اور میں آپ ﷺ سے

آگے نکل گئی، پھر میں فربہ ہوگئی تو پھر دوڑ لگائی اس مرتبہ آپ ﷺ مجھے سے سبقت لے گئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میرا سبقت لے جانا پہلے کے بدلہ میں ہے۔ (یعنی پہلے تم جیت گئی تھی اب میں جیت گیا)۔

تشریح: ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ایک مرتبہ میں آپ ﷺ کے ساتھ سفر میں گئی، میں اس وقت نوعمر لڑکی تھی، میرے جسم پر گوشت بھی کم تھا اور میرا بدن بھاری نہیں تھا۔ حضور ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: آپ لوگ آگے چلے جائیں، چنانچہ سب لوگ چلے گئے، تو مجھ سے فرمایا: آؤ! میں تم سے دوڑ میں مقابلہ کروں! چنانچہ ہم دونوں میں مقابلہ ہوا، تو میں آپ ﷺ سے آگے نکل گئی اور حضور ﷺ خاموش رہے، پھر میرے جسم پر گوشت زیادہ ہوگیا اور میرا بدن بھاری ہوگیا، اور میں پہلے قصہ کو بھول گئی تو پھر میں آپ ﷺ کے ساتھ سفر میں گئی، آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ: آگے چلے جاؤ! لوگ آگے چلے گئے، پھر مجھ سے فرمایا: آؤ! میں تم سے دوڑ میں مقابلہ کروں، چنانچہ ہم دونوں میں مقابلہ ہوا، تو حضور ﷺ مجھ سے آگے نکل گئے، حضور ﷺ ہنسنے لگے اور فرمایا: یہ پہلی دوڑ کے بدلے میں ہے۔ (اب معاملہ برابر ہوگیا)۔ (حیاۃ الصحابہ ص۵۷۲ ج۲۔ اردو ص۷۲۰ ج۲)

کیا گھوڑے کے بھی پر ہوتے ہیں؟

(۳۲۳)......عن عائشة قالت : قدِم رسول الله صلى الله عليه وسلم مِن غزوة تبوك أو خيبر ، وفى سَهْوَتِها سِتْر ، فهبَّتِ الرِّيح فكشفتْ ناحيةُ السِّتر عن بناتٍ لعائشة لُعَبٍ ، فقال : ما هذا يا عائشة ؟ قالت : بناتى ، ورأى بينهُنّ فرسا له جناحانِ من رِقاعٍ فقال : ماهذا الّذى أرى فى وسُطِهنّ ؟ قالت: فرس ، قال : وما هذا الّذى عليه ؟ قلت جناحان ، قال : فرس له جناحان ؟ قالت : أما سمعت انّ لسليمان خيلا لها اجنحةٌ ؟

قالت : فضحک رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى رأيت نواجِذه۔

(ابوداؤد، باب في اللعب بالبنات ، كتاب الادب ، رقم الحديث:۴۹۳۲)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک یا غزوۂ خیبر سے واپس تشریف لائے ، اس وقت گھر کے الماری پر پردہ پڑا ہوا تھا، جب ہوا چلی تو اس کا ایک کونہ کھل گیا جس سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کھیلنے کی گڑیاں نظر آئیں، آپ ﷺ نے پوچھا: اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نےکہا : یہ میری گڑیاں ہیں، ان میں آپ ﷺ نے ایک گھوڑا بھی دیکھا جس کے کپڑے کے دو پر تھے، آپ ﷺ نے پوچھا: اس کے درمیان جو چیز دیکھ رہا ہوں وہ کیا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: گھوڑا ہے، آپ ﷺ نے پوچھا اس پر کیا ہے؟ کہا: دو پر ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا گھوڑے کے بھی دو پر ہوتے ہیں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا آپ نے نہیں سنا کہ: حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے گھوڑے کے پر تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: آپ ﷺ ہنسیں یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کی دندان مبارک دیکھی۔

آپ ﷺ کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مزاح کا ایک اور قصہ

(۳۴)......عن النعمان بن بشير قال : استأذن ابو بكر على النبى صلى الله عليه وسلم فسمع صوت عائشة عاليًا ، فلمّا دخل تناولها لِيَلْطِمَهَا ، و قال : ألا أراک ترفعين صوتَکِ على رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فجعل النبى صلى الله عليه وسلم يحجُزُه ، و خرج ابو بكر مُغْضَبا ، فقال النبى صلى الله عليه وسلم : حين خرج ابو بكر : كيف رأيتِنى أنقَذْتُکِ مِن الرّجل ؟ قال : فمكث ابو بكرٍ أيّامًا ، ثم

استأذن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجدھما قد اصطلحا ، فقال لھما : أدخِلانی فی سِلْمِکُما کما أدْخَلْتُمانِی فی حَرْبِکما ، فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد فعلنا قد فعلنا۔

ترجمہ:...... حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (ایک دن) نبی کریم ﷺ سے آنے کی اجازت طلب کی، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آواز حضور ﷺ کی آواز پر کچھ بلند سنائی دی۔ جب داخل ہوئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پکڑا تا کہ ان کو طمانچہ ماریں اور فرمایا: خبر دار! اب میں تجھ کو کبھی نہ دیکھوں کہ تیری آواز حضور ﷺ کی آواز سے اونچی ہو۔ حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مارنے سے) روکا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خفا ہو کر چلے گئے۔ حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے جانے کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: دیکھا! میں نے تمہیں اس آدمی سے کیسے بچالیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کچھ دنوں ٹھہرے رہے، اس کے بعد پھر حضور ﷺ کے یہاں اندر آنے کی اجازت طلب کی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ دونوں میں صلح ہوگئی ہے، تو انہوں نے دونوں کو مخاطب کر کے کہا کہ: تم مجھے اپنی صلح میں داخل کرلو جیسا کہ تم دونوں نے اپنی لڑائی میں مجھے شریک کیا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ہم نے ایسا ہی کرلیا، یعنی صلح میں شریک کرلیا۔ (ابوداؤد، باب ماجاء فی المزاح ، کتاب الادب ، رقم الحدیث:۴۹۹۹)

حضور ﷺ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مزاح

(۳۵)...... حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ سے کوئی مذاق کی بات کی، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ نے

کہا: ’’یا رسول الله بعض دعا بات هذا الحی من کنانة ‘‘ یارسول اللہ! اس قبیلہ کی بعض مذاق کی باتیں قبیلۂ کنانہ سے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ’’بل بعض مزحنا هذا الحی ‘‘ بلکہ یہ خاندان ہمارے مذاق کا ایک حصہ ہے۔ (حیاۃ الصحابہ ص۵۷۳ ج۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا مزاح

(۳۶)......عن عائشة قالت : أتيت النبی صلی الله علیه وسلم بخزیرة قد طبختها له فقلتُ لسودة ، و النبی صلی الله علیه و سلم بینی و بینها : کلی ، فأبت ، فقلت : لتأکلین ، أو لألطخن وجهک ، فأبت ، فوضعت یدی فی الخزیرة ، فطلیت وجهها ، فضحک النبی صلی الله علیه وسلم ، فوضع بیده لها ، وقال لها : الطخی وجهها ، فضحک النبی صلی الله علیه وسلم لها ، الخ۔

(مجمع الزوائد ص۴۱۴ ج۴، باب عِشرة النّساء ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۷۶۸۳)

ترجمہ......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ایک روز آپ ﷺ میرے گھر میں تھے اور بی بی سودہ رضی اللہ عنہا موجود تھیں، میں نے قلیہ تیار کیا اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کھاؤ! انہوں نے کہا مجھے اچھا معلوم نہیں ہوتا، میں نے کہا: کھاؤ نہیں تو تمہارے منہ پر مل دوں گی، انہوں نے کہا: میں نہیں کھاؤں گی، میں نے پیالہ میں سے لے کر ان کے منہ پر لیس دیا۔ آنحضرت ﷺ ہم دونوں کے بیچ میں بیٹھے تھے، اپنا پاؤں بیچ میں سے ہٹا لیا تاکہ وہ بھی اپنا عوض مجھ سے لیں، انہوں نے پیالے میں ہاتھ ڈال کر میرے منہ پر پھیر دیا، آپ ﷺ بیٹھے ہنستے رہے۔ (مذاق العارفین ص۱۸۲ ج۳)

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو آپ ﷺ نے اپنے ساتھ حج کرایا

(۳۷)......حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے اپنی

تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو اپنے ساتھ حج کرایا۔ (شمائل کبری ص ۲۳۹ ج ۱۱)

تشریح:......حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں: ''قلت : و معه صلى الله عليه وسلم نساء ه ''اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن بھی تھیں۔

(حجۃ الوادع وعمرات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۳۰/۳۷/۵۴)

مسلم کی روایت میں ہے ''قالت ثم طاف فی نسائه ''۔

(مسلم، باب استحباب الطيب قبل الاحرام فی البدن ، الخ ، کتاب الحج ، رقم الحديث:۱۱۹۲)

زوجہ محترمہ کے دروازہ بند کرنے پر آپ ﷺ کا جواب

(۳۸)......عن ميمونة قالت : خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة من عندى فاغلقت دونه الباب فجاء ه يستفتح ، فأبيت أن أفتح ، فقال : أقسمت الا فتحت لی ، فقلت له : تذهب الى ازواجک فی ليلتی ، فقال : ما فعلت ولكن وجدت حقنا من بول۔

(مستدرک حاکم ص ۳۲ ج ۴، ميمونة بنت الحارث ، كتاب معرفة الصحابة ، رقم الحديث: ۲۱۴۵)

ترجمہ:......حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ ایک رات میرے پاس سے باہر تشریف لے گئے، تو میں نے دروازہ بند کر دیا، آپ ﷺ واپس تشریف لائے اور دروازہ کھولنے لگے تو میں نے دروازہ کھلوانے سے انکار کر دیا، آپ ﷺ نے دروازہ کھولنے کے لئے قسم دی، میں نے عرض کیا آپ میری باری میں دوسری ازواج کے پاس تشریف لے گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ایسا نہیں کیا، بات یہ ہے کہ مجھے پیشاب کا شدید تقاضا تھا (اس لئے میں باہر گیا تھا)۔

آپ ﷺ گھر والوں کی رعایت میں رات کو گھر تشریف نہ لاتے

(۳۹)......آپ ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو اولا مسجد تشریف لاتے، جس قدر خدا تعالیٰ چاہتے وہاں بیٹھتے، پھر گھر تشریف لاتے، اور جب سفر سے تشریف لاتے تو صبح وشام کو آتے، آپ ﷺ عشاء کے بعد بالکل گھر میں داخل نہ ہوتے۔

(کشف الغمۃ ص۸۴ ج۲۔ شمائل کبری ص۲۵۶ ج۱۱)

تشریح:......آپ ﷺ گھر والوں کی راحت کے خیال سے رات کو گھر تشریف نہ لاتے۔

جبرئیل علیہ السلام کی عورتوں کے بارے میں نصیحت

(۴۱)......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام ہمیشہ عورتوں کے بارے میں نصیحت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ: طلاق کو حرام اور ممنوع کر دیں گے۔ (شمائل کبری ص۲۶۹ ج۱۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پسند کو آپ ﷺ نہ ٹالتے

(۴۲)......حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ بڑے نرم دل، نرم خو تھے، اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کسی چیز کو پسند فرمالیتیں تو آپ ﷺ ان کا کہنا نہ ٹالتے۔

(اخلاق النبی ص۴۰۔ شمائل کبری ص۲۴۸ ج۱۱)

آپ ﷺ اپنی ازواج کے پاس تشریف لاتے تو خود ان کو سلام کرتے

(۴۳)......عن ام سلمة ' أنّ النبی صلی الله علیه وسلم کان یدخل علی أزواجه کل غداة ، فیسلِّم علیهنّ ، الخ۔

(مجمع الزوائد ص۴۱۵ ج۴، باب عِشرة النّساء ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث: ۷۶۸۵)

ترجمہ:......حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: آپ ﷺ ہر صبح کو اپنی ازواج کے پاس تشریف لاتے تو خود ان کو سلام کرتے۔

آپ ﷺ کا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کے لئے ہدیہ بھیجنا

(۴۴)......عن عائشة قالت : ما غِرْتُ على احد من نساء النبی صلی اللہ علیه وسلم ما غِرْتُ علی خدیجة وما رأیتها ' ولكن كان النبی صلی اللہ علیه وسلم یكثر ذكرها و ربما ذبح الشأة ثم یُقَطِّعُهَا اعضاء ثم یبعثها فی صدائق خدیجة ' فربما قلتُ له : كأنه لم یكن فی الدنیا امرأة الا خدیجة ' فیقول انّها كانت وكانت وكان لی منها ولد۔

(بخاری، باب تزویج النبی صلی اللہ علیه وسلم خدیجة و فضلها ، كتاب مناقب الانصار ، رقم الحدیث:۳۸۱۸)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: جتنی غیرت میں آپ ﷺ کی ازواج میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کرتی تھی اتنی کسی سے نہیں کرتی تھی، حالانکہ میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا بھی نہیں تھا، لیکن آپ ﷺ ان کا بہت ذکر فرمایا کرتے تھے، اور اکثر ایسا ہوتا تھا کہ آپ ﷺ کوئی بکری ذبح کرتے، پھر اس کا عضو کاٹ کر بوٹیاں بناتے، پھر اس گوشت کو ان عورتوں کے ہاں بھیجتے جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیاں تھیں، بعض اوقات میں آپ ﷺ سے عرض کرتی: گویا کہ دنیا میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کوئی اور عورت اتنی خوبیوں والی ہے ہی نہیں، تو آپ ﷺ فرماتے: وہ تو واقعی ایسی ہی تھیں، اور پھر میری اولاد بھی تو انہیں کے بطن سے ہیں۔

آپ ﷺ کا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلی کا اکرام کرنا

(۴۵)......عن عائشة قالت : جاء ت عجوز الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال لها من انت ؟ قالت جثامة المزنية ، قال : بل انت حنانة المزنية ، كيف انتم ؟ كيف حالكم ؟ كيف كنتم بعدنا ؟ قالت : بخير بابی أنت و أمی يا رسول الله ! فلما خرجت قلت : يا رسول الله ! تقبل على هذه العجوز هذا الاقبال ؟ فقال يا عائشة ! انها كانت تأتينا زمان خديجة ، وان حسن العهد من الايمان۔

(كنز العمال ، ام المؤمنين خديجة رضی الله عنها ، فضائل ازواجه صلى الله عليه وسلم مفصلة ، رقم الحديث:۳۷۷۶۵)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ایک بڑھیا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ ﷺ نے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا: میں جثامہ مزنیہ ہوں، آپ نے فرمایا: بلکہ تم حنانہ مزنیہ ہیں، (پھر آپ ﷺ نے پوچھا:) تم کیسی ہو؟ تمہارا کیا حال ہے؟ ہمارے بعد تم کیسی رہی؟ اس نے کہا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! میں خیریت سے ہوں، جب وہ چلی گئیں تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس بڑھیا کا بڑی گرم جوشی سے استقبال کیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ عورت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے زمانہ میں ہمارے پاس آتی تھیں بلاشبہ گزرے زمانے کی پاس داری ایمان کا حصہ ہے۔

مرد اپنی بیوی کو پانی پلانا باعث اجر ہے

(۴۶)......عن العِرباض بن سارية ' قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : انّ الرجل اذا سقى امرأته من الماء اُجِر ، قال : فأتيتها ' فسقيتُها ' وحدثتُها

بما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم ـ

(مسند احمد ص۳۸۶ ج۲۸، حديث العرباض بن سارية عن النبي صلى الله عليه وسلم ، رقم الحديث:۱۷۱۵۵)

ترجمہ:......حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: جب کوئی مرد اپنی بیوی کو پانی پلاتا ہے تو اس پر اسے اجر دیا جاتا ہے، حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور اسے پانی پلایا اور جو حدیث میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی وہ سنائی۔

بیوی کی خدمت کرنا بھی صدقہ ہے

(۴۷)......خدمتک زوجتک صدقة۔

(كنز العمال ص۴۰۶ ج۱۶، الفصل الثاني في ترغيبات تختص بالنساء ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۴۵۱۳۸)

ترجمہ:......تمہارا اپنی بیوی کی خدمت کرنا بھی ایک طرح کا صدقہ ہے۔

آپ ﷺ گھر کا کام کرتے، جوتے گاڑتے، کپڑے سیتے، دودھ دوہتے

(۴۹)......عن الاسود قال سألت عائشة : ماكان النبي صلى الله عليه وسلم يصنع في بيته ؟ قالت : كان يكون في مِهْنَةِ أهله – يعني خدمة أهله – فاذا حضرت الصلوة خرج الى الصلوة ـ

(بخاری، باب من كان في حاجة أهله فأقيمت الصلوة فخرج ، كتاب الاذان ، رقم الحديث: ۶۷۶)

ترجمہ:......حضرت اسود رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا

کہ: نبی کریم ﷺ کی اپنے گھر میں کیا مصروفیت رہتی تھی؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ اپنے گھر والوں کے کام کاج میں اور گھر والوں کی خدمت میں تعاون فرماتے تھے، جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔

(۵۰)......عن عروة قال سألت عائشة : ماكان النبی صلی الله علیه وسلم یعمل فی بیته ؟ قالت : یخصف نعله ' (وفی روایة : و یرقع الثوب ویخیط) و یعمل ما یعمل الرجل فی بیته۔ (الادب المفرد، باب ما یمعل الرجل فی بیته ، رقم الحدیث:۵۳۹/۵۴۰)

ترجمہ:......حضرت عروہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ: نبی کریم ﷺ کی اپنے گھر میں کیا مصروفیت رہتی تھی؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ اپنے جوتے مبارک گانٹھ لیتے تھے، (جوتے گانٹھتے، اور کپڑے کو سی لیتے) اور وہ کام کرتے جو ایک آدمی اپنے گھر میں کیا کرتا ہے۔

(۵۱)......عن عمرة قیل لعائشة : ماذا کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعمل فی بیته ؟ قالت : کان بشرا من البشر ' یَفْلی ثوبه ' ویَحلِب شأته۔

ترجمہ:......حضرت عمرہ رحمہا اللہ نے فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ: نبی کریم ﷺ کی اپنے گھر میں کیا مصروفیت رہتی تھی؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ انسانوں میں ایک انسان تھے، اپنے کپڑوں سے جوئیں دور فرماتے اور اپنی بکری کا دودھ دوہ لیتے تھے۔ (الادب المفرد، باب ما یمعل الرجل فی بیته ، رقم الحدیث:۵۴۱)

(۵۲)......حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ وسیع اخلاق والے تھے، آپ جب گھر میں تشریف لاتے (تو صرف آرام ہی نہ فرماتے ، بلکہ) اکثر و بیشتر سینے پرونے میں لگ جاتے، اور گھریلو کام اسی طرح کرتے جس طرح عام آدمی کرتا تھا، چڑہانا

اتارنا (وغیرہ کام) کر لیتے، گھر کی دیکھ بھال فرماتے، گوشت کاٹ لیتے، خادم کے کام میں تعاون فرما دیتے۔ (کشف الغمہ ص ۸۶ ج ۲۔ شمائل کبری ص ۲۳۸ ج ۱۱)

بیوی کو مارنے کا بیان

(۱)......انّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : فان خِفتم نُشوزھنَّ فَاھُجروھُنَّ فی المضاجع ، قال حماد : یعنی النکاح۔

(ابوداؤد، باب فی ضرب النساء ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۲۱۴۵)۔

ترجمہ:...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم عورتوں کی نافرمانی کا اندیشہ کرو تو ان کے ساتھ سونا چھوڑ دو۔ حضرت حماد رحمہ اللہ نے فرمایا: یعنی ہمبستری (یعنی ان سے ان کی اصلاح تک ہمبستری چھوڑ دو)۔

بیوی کو مارے پھر اس سے جماع کرے؟

(۲)......عن عبد اللہ بن زمعۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : لا یَجلِدُ احدُکم امرأتہ جلدَ العبد ثم یُجامِعھا فی آخِر الیوم۔

(بخاری، باب ما یکرہ من ضرب النساء ، کتاب الرضاع ، رقم الحدیث:۵۲۰۴)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو اس طرح کوڑے نہ مارے جس طرح غلام کو کوڑے مارتا ہے، پھر اس دن کے آخری حصہ میں اس کے ساتھ جماع کرے۔

اللہ تعالیٰ کی بندیوں (یعنی تمہاری بیویوں) کو نہ مارو

(۳)......قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :لا تضربوا اِماء اللہ ، فجاء عمر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال : ذَئِرُن النِّساءُ علی أزواجھن ، فرَخَّص فی ضربھن ، فأطاف بآل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نساءٌ کثیرٌ یشکون أزواجھُنّ

، فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم : لقد طاف بآل محمد نساء کثیر یشکون ازواجھن ' لیس اولئک بخیارکم۔

(ابوداؤد، باب فی ضرب النساء ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۲۱۴۶۔ابن ماجہ، باب ضرب النساء ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۹۸۵)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بندیوں (یعنی تمہاری بیویوں) کو نہ مارو۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: عورتیں اپنے شوہروں پر دلیر (اور حاوی) ہوگئیں، تو آپ ﷺ نے ان کو مارنے اور تنبیہ کی اجازت دی، پھر بہت سی عورتیں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی خدمت میں آئیں اور اپنے شوہروں کی شکایت کرنے لگیں، آپ ﷺ نے فرمایا: محمد ﷺ کی بیویوں کے پاس بہت عورتیں اپنے شوہروں کی شکایت لے کر آئیں ہیں، (آپ ﷺ نے فرمایا:) تم میں ایسے مرد اچھے نہیں ہیں۔

بیوی کو مارنے والا آپ ﷺ کو پسند نہیں

(۴)......انی لابغضن الرجل قائما علی امرأتہ ثائرا فرائص رقبتہ یضربھا۔

(کنز العمال ص۲۷۷ج۱۶، حقوق متفرقۃ ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۴۴۹۸۰)

ترجمہ:......میں اس شخص کو ناپسند کرتا ہوں جو غصہ کی حالت میں اپنی گردن کی رگیں پھولائے ہوئے کھڑا ہوا اور اپنی بیوی کو مار رہا ہو۔

اپنی بیوی کے معاملہ میں تخفیف کرو اور اس کے اوپر اپنی لاٹھی کو نہ اٹھاؤ

(۵)......حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے نصیحت فرمائیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی بیوی کے

معاملہ میں تخفیف کرو اور اس کے اوپر اپنی لاٹھی کو نہ اٹھاؤ۔

(تہذیب الآثار للطبری: ۶۸۵۔ کتاب الدعاء للطبرانی: ۱۶۴۹۔ الارواء: ۲۰۲۶۔ نعم الباری ص ۶۴۴ ج ۹)

آپ ﷺ نے اپنی بیوی کو کبھی نہیں مارا

(۶)......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے نہ کسی بیوی کو مارا اور نہ کسی خادم کو مارا۔ (ابن سعد ص ۲۰۵۔ شمائل کبری ص ۲۴۶ ج ۱۱)

بیوی کو مارنے والے پر آپ ﷺ کی بددعا

(۷)......عن علی، أن امرأة الولید بن عقبة أتت النبی صلی الله علیه وسلم فقالت: یا رسول الله! ان الولید یضربها – قال نصر بن علی فی حدیثه: تشکوه – قال: قولی له: قد أجارنی، قال علی: فلم تلبث الا یسیرا حتی رجعت، فقالت: ما زادنی الا ضربا، فأخذ هدبة من ثوبه، فدفعها الیها، فقال: قولی له: ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد اجارنی، فلم تلبث الا یسیرا حتی رجعت، فقالت: ما زادنی الا ضربا، فرفع یدیه، فقال: اللهم علیک الولید، أثِمَ بی مرّتین۔

(مجمع الزوائد ص ۳۳۳ ج ۴، باب ضرب النّساء، کتاب النکاح، رقم الحدیث: ۷۷۴۵)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ کے پاس ولید بن عقبہ کی بیوی آئی اور عرض کیا (اور شکایت کی) کہ: ولید اس کو مارتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ کہو کہ: کیوں ایسا کر رہے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: تھوڑی دیر ہوئی کہ وہ واپس آئی اور کہا: پھر مجھے مارا، آپ ﷺ نے دوبارہ اسی طرح فرمایا: (کیوں مارتے ہو؟ باز آجاؤ) پھر وہ تیسری مرتبہ کپڑے کا ایک کنارہ لے کر آئی، (اور کہا: پھر مارا)

آپ ﷺ نے فرمایا: پھر جاؤ اور یہ کہو (کہ وہ کیوں مار رہا ہے؟ باز آجائے) تھوڑی دیر نہ گذری کہ پھر واپس آکر کہا: اے اللہ کے رسول وہ پھر مارنے لگا (یعنی آپ ﷺ کے منع کرنے پر باز نہیں آیا) اس پر آپ ﷺ نے (بددعا کے لئے) دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے اللہ ولید کا بدلہ آپ کے ذمہ ہے اس نے دومرتبہ میری نافرمانی کی ہے۔

﴿ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ﴾

(۱)...... ﴿ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ﴾۔ (پ:۴/سورۂ نساء، آیت نمبر:۱۹)

ترجمہ:......اور ان کے ساتھ بھلے انداز میں زندگی بسر کرو۔

تفسیر:......اس آیت شریفہ کا خلاصہ یہ ہے کہ: اللہ تعالی اپنے بندوں سے بیوی کے بارے میں سفارش فرمارہے ہیں کہ: اپنی بویوں کے ساتھ اچھی طرح رہنا، ان کا خیال رکھنا۔ کوئی ملک کا صدر کسی سے یہ شفارس کرے کہ اپنی بیوی کو اچھا رکھنا، اس کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچانا، اس لئے کہ وہ میری بیٹی کی سہیلی ہے، کیا کوئی صدر کی اس درخواست کو رد کرے گا، یہاں تو احکم الحاکمین سفارش فرمارہے ہیں۔

نوٹ:...... یہ تفسیر حضرت مولانا حکیم اختر صاحب رحمہ اللہ کی مجلس میں سنی تھی۔

تتمہ...... بداخلاق عورت کوطلاق نہ دینے والا بیوقوف ہے

(۱)......عن ابی موسی قال : ثلا ثة يدعون فلا يستجاب لهم : رجل آتى سفيها ماله و قال الله تبارك و تعالى : ﴿ولا تُؤتوا السفهاء اموالكم﴾ و رجل كانت عنده امرأة سيئة الخُلُق فلم يطلقها – أو لم يفارقها – و رجل كان له على رجلٍ حقٌّ فلم يُشهد عليه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۳۰ ج۹، المرأة الصالحة والسيئة الخلق ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۷۴۲۹)

ترجمہ:......حضرت ابوموسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جو دعا کرتے ہیں، لیکن ان کی دعا قبول نہیں ہوتی: ایک وہ شخص جس نے کسی بےوقوف کے پاس مال رکھا ہو، اللہ تعالی فرماتے ہیں: تم اپنا مال بیوقوفوں کے پاس مت رکھو۔ دوسرا وہ آدمی جس کے نکاح میں کوئی بداخلاق عورت ہو اور وہ اسے طلاق نہ دے، اور نہ اس سے جدائی اختیار کرے، تیسرا وہ آدمی جس کا حق کسی آدمی پر لازم ہو لیکن اس کے پاس کوئی گواہ نہ ہو۔

شوہر کے حقوق

اس رسالہ میں شوہر کے حقوق کے متعلق آپ ﷺ کے ارشادات جمع کئے ہیں، اسی طرح شوہر کے حقوق کے متعلق چند فقہی مسائل مثلاً: عورت کے ذمہ گھریلو کام کاج کا حکم، عورت کا شوہر کی خدمت کرنا، شوہر کو نام لے کر پکارنا، بھی لکھے گئے ہیں وغیرہ۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: زمزم پبلشرز، کراچی

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جس کثرت سے اس وقت میاں، بیوی میں ناچاقی اور اختلافات کے واقعات رونما ہو رہے ہیں، شاید تاریخ میں اس سے پہلے اس طرح نہ ہوا ہو، اور صرف اسی پر بس نہیں طلاقیں بھی بہت زیادہ تعداد میں ہو رہی ہیں، اور بعض مرتبہ تو طلاق کی وجہ کوئی بڑی بات بھی نہیں ہوتی، چھوٹی چھوٹی باتوں پر طلاق ہو جانا باعث حیرت ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میاں، بیوی ایک دوسرے کے حقوق سے یا تو واقف نہیں یا واقفیت تو ہے مگر تو ان حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی ہو رہی ہے۔ کئی مرتبہ خیال آیا کہ دو مختصر رسالے: شوہر کے حقوق اور بیوی کے حقوق کے بارے میں لکھوں، الحمد للہ ان اوراق میں شوہر کے حقوق کے بارے میں چند فقہی مسائل اور آپ ﷺ کی احادیث وآثار جمع کئے گئے ہیں۔

شوہر کے اجمالی حقوق

(۱)......عصمت وعفت کی حفاظت کرنا۔

(۲)......شوہر کے مال کی حفاظت کرنا۔

(۳)...... ہر نیک کام اور حق بات میں شوہر کی اطاعت کرنا۔

(۴)......ضروریات زندگی کی طلب میں اعتدال برتنا۔

(۵)...... ہمیشہ شوہر کی احسان شناس ہونا۔

(۶)......بچوں کو دودھ پلانا۔

(۷)...... بدون شوہر کی اجازت کسی کو گھر میں نہ آنے دینا۔

(۸)...... بلا اجازت گھر سے نہ نکلنا۔

(۹)...... بلا اجازت اس کے مال میں سے کسی کو نہ دینا۔

(۱۰)......شوہر کو بوجہ افلاس یا بدصورتی کے حقیر نہ سمجھنا۔

(۱۱)......خلاف شرع کوئی امر شوہر میں دیکھے تو ادب سے منع کرنا۔

(۱۲)......شوہر کا نام لے کر نہ پکارنا۔

(۱۳)......کسی کے سامنے شوہر کی شکایت نہ کرنا۔

(۱۴)......زبان درازی نہ کرنا۔

(۱۵)......شوہر کے اقارب سے تکرار و جھگڑا نہ کرنا۔

(فتاوی دارالعلوم زکریا ص۲۱۲ ج۴۔زوجین کے حقوق کا بیان)

میاں بیوی کے مشترکہ اجمالی حقوق

(۱)......حسن اخلاق کا مظاہرہ کرنا۔

(۲)......جانبین سے ایذا رسانی کو اعتدال کے ساتھ برداشت کرنا۔

(۳)......ایک دوسرے کے ساتھ نرمی سے پیش آیا۔

(۴)......محض خواہش نفسانی کی تکمیل مقصد نہ ہو بلکہ رشتۂ نکاح محبت و الفت کی ایک مضبوط بنیاد ثابت ہو، جس کے ذریعہ دونوں کو سکون و راحت میسر ہو۔

(۵)......حدود اللہ کے قیام کو مقصد بنانا۔

(۶)......نیک صالح اولاد کی خواہش ہونا۔

(۷)......بچوں کی پرورش میں دونوں کامل کر حصہ لینا۔

(۸)......بچوں کی جسمانی پرورش کے ساتھ دینی تعلیم و تربیت میں دونوں کامل کر حصہ لینا۔

(فتاوی دارالعلوم زکریا ص۲۱۲ ج۴۔زوجین کے حقوق کا بیان)

عورت کے ذمہ گھریلو کام کاج کا حکم

مسئلہ:......اگر عورت ایسے گھر کی ہے جہاں لوگ اپنے ہاتھ سے کام کاج نہیں کرتے، بلکہ نوکر چاکر رکھتے ہیں، یا عورت اتنی کمزور یا مریض ہے جس کی وجہ سے اس سے گھر کا کام نہیں ہوتا تو شوہر ایسی عورت کو کام کاج پر مجبور نہیں کرسکتا، بلکہ اس کو بغیر کام کئے ہوئے بٹھا کر روٹی، کپڑا دینا پڑے گا، اگر ایسی عورت اپنے ذاتی کام کے لئے یا گھر کے کام کاج کے لئے ملازم کا مطالبہ کرے تو شوہر اگر خوش حال ہے تو اس کو ملازم رکھنا پڑے گا، اور ایک ملازم کا خرچ اس کو دینا پڑے گا۔لیکن اگر شوہر کی آمدنی میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ وہ ملازم رکھ سکے، یا وہ عورت جو اپنے میکے میں اپنے ہاتھ سے کام کاج کرتی تھی تو پھر عورت کو شوہر کے گھر کے اندر بھی کام کاج خود اپنے ہاتھ سے کرنا پڑے گا، اور مرد کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ باہر کا کام خود کرے، مثلا سودا سلف، جنس، لکڑی اور پانی وغیرہ گھر میں لادے، اگر مرد یہ چیزیں فراہم نہ کرے تو عورت پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

(اسلامی فقہ ص ۱۱۷ ج ۲۔فتاوی دارالعلوم زکریا ص ۱۴۶ ج ۴)

عورت کا شوہر کی خدمت کرنا

مسئلہ:......اس مسئلہ میں فقہاء کے درمیان اختلاف نہیں ہے کہ بیوی کے لئے جائز ہے کہ گھر میں اپنے شوہر کی خدمت کرے، خواہ بیوی اپنا کام خود کرنے والیوں میں سے ہو یا ان میں سے نہ ہو۔

مسئلہ:......البتہ ایسی خدمت کے وجوب کے مسئلہ میں فقہاء میں اختلاف ہے۔حنفیہ کے نزدیک بیوی پر شوہر کی خدمت دیانۃً واجب ہے، قضاءً نہیں ہے۔لہذا حنفیہ کے نزدیک بیوی کے لئے جائز نہیں ہوگا کہ شوہر کی خدمت کے عوض اس سے اجرت لے۔

نبی کریم ﷺ اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو اپنی خدمت کا حکم فرماتے تھے۔

(موسوعہ فقہیہ اردو ص ۷۷ ج ۱۹۔ عنوان: خدمت)

حضرت ایوب علیہ الصلوۃ والسلام کی زوجۂ محترمہ کی مثالی خدمت

حضرت ایوب علیہ الصلوۃ والسلام کی بیماری کے زمانہ میں آپ کی زوجۂ محترمہ رحمت رضی اللہ عنہا نے جو مثالی خدمت کی، اس کی نظیر ملنی مشکل ہے، جب کوئی حضرت کو ساتھ دینے والا نہ رہا تو یہ خوش قسمت بیوی نہ صرف شوہر کی جانی خدمت کرتیں بلکہ بستی میں مزدوری کر کے کھانے پینے کا سامان لاکر گذر بسر کیا کرتیں۔

شوہر کو نام لے کر پکارنا

مسئلہ:...... بیوی کا شوہر کو نام لے کر پکارنا تعظیم وادب کے خلاف اور مکروہ ہے۔ شوہر کی عزت واحترام کو برقرار رکھتے ہوئے تعظیمی الفاظ سے پکارنا چاہئے۔

(فتاوی دار العلوم زکریا ص ۴۴۳ ج ۴۔ زوجین کے حقوق کا بیان)

”ویکره ان یدعو الرجل أباه وان تدعو المرأة زوجها باسمه ، وفی الشامی : بل لا بد من لفظ یفید التعظیم کیاسیدی و نحوه لمزید حقهما علی الولد والزوجة۔

(شامی ص ۵۵۹ ج ۹، فصل فی البیع ، کتاب الحظر والاباحة ، ط : دار الباز ، مکة المکرمة)

اللہ تعالی ان اوراق کو شرف قبولیت سے نوازے، اور ذخیرۂ آخرت و ذریعہ نجات بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

۴؍رجب المرجب ۱۴۴۲ھ مطابق: ۶؍فروری ۲۰۲۱ء

منگل

شوہر موت کے وقت بیوی سے راضی ہو تو بیوی کے لئے جنت کی بشارت

(۱)......عن امّ سلمة قالت : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ايُّما امرأةٍ ماتت وزوجها عنها راضٍ دخلتِ الجنة۔

(ترمذی، باب ما جاء فی حق الزوج علی المرأة ، کتاب الرضاع ، رقم الحدیث:۱۱۶۱)

ترجمہ:......حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس عورت کا انتقال اس حال میں ہو کہ اس کا شوہر اس سے راضی تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔

شوہر کی مدد کرنے والی عورت پوشیدہ خزانے سے بہتر ہے

(۲)......النساء ثلاثة اصناف : صنف كالوعاء تحمل و تضع ' وصنف كالعر وهو الجرب ' و صنف ودود ولود ' مسلمة ' تعين زوجها على ايمانه ' وهى خير له من الكنز۔(کنز العمال ص۱۳۰ ج۱۶، اداب النکاح ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۴۴۵۹۱)

ترجمہ:......عورتوں کی تین قسمیں ہیں: ایک عورت وہ ہے: جو برتن کی مانند ہو جسے اٹھایا جاتا ہے اور رکھ دیا جاتا ہے۔ دوسری عورت وہ: جو کھجلی یعنی خارش ہی ہو۔ تیسری عورت وہ: جو محبت کرنے والی اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہو، مسلمان ہو، اور اپنے شوہر کی مدد کرتی ہو، یہ عورت اپنے شوہر کے لئے پوشیدہ خزانے سے بہتر ہے۔

عورت پر اس کے شوہر کا حق سب سے زیادہ ہے

(۳)......أعظم الناس حقا على المرأة زوجها ، الخ۔

(کنز العمال ص۱۳۰ ج۱۶، آداب النکاح ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۴۴۷۷۱)

ترجمہ:......لوگوں میں عورت پر اس کے شوہر کا حق سب سے زیادہ ہے۔

چار کاموں پر عورت کو جنت کے کسی بھی دروازہ سے داخلے کا اختیار

(۴)......عن عبد الرحمن بن عوف قال : قال رسول الله صلى الله علی وسلم : اذا صلت المرأة خمسها ، وصامت شهرها ' وحفِظت فرجها ، وأطاعت زوجها ، قيل لها : ادخلی الجنة من أیّ أبواب الجنة شئتِ۔

(مسند احمد ص۱۹۹ ج۳، مسند عبد الرحمن بن عوف الزهری رضی الله عنه ، رقم الحديث:۱۶۶۱)

ترجمہ:......حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت پانچ وقت کی نماز ادا کرتی ہو، ماہ رمضان کے روزے رکھتی ہو، اپنی عصمت کی حفاظت کرتی ہو، اور اپنے شوہر کی اطاعت کرتی ہو، اس سے کہا جائے گا کہ: جنت کے جن دروازوں میں سے چاہے جنت میں داخل ہو جا۔

شوہر کا دل بہلانے والی عورت اللہ تعالیٰ کی محبوب ہے

(۵)......ان الله يحب المرأة المَلَقَة البَزَعة مع زوجها ، الخ۔

(کنز العمال ص۴۰۶ ج۱۶، ترغيبات تختص بالنساء ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۴۵۱۳۰)

ترجمہ:......اللہ تعالیٰ اس عورت کو پسند فرماتے ہیں جو اپنے شوہر کے ساتھ نرمی اور خوش طبعی سے بات کر کے (دل بہلاتی ہو)۔

نیک بیوی کی علامتیں

(۶)......عن ابی امامة عن النبی صلی الله عليه وسلم انه كان يقول : مَا اسْتفاد المؤمن بعد تقوى الله خيرا له من زوجةٍ صالحةٍ ' اِنْ امرها اطاعَته ' واِن نظر اليها

سَرَّتْه ' وإن اَقسم عليها أبَرَّتْه ' وإن غاب عنها نَصَحَتْه في نفسها و ماله۔

(ابن ماجہ، باب حق الزوج على المرأة ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۸۵۷)

ترجمہ:......حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ کے تقوی کے بعد مؤمن نے نیک بیوی سے بہتر کوئی چیز حاصل نہیں کی، اگر شوہر اسے حکم دے تو اطاعت کرے، شوہر اس کی طرف دیکھے تو اس کو خوش کر دے، اور شوہر اس کے بھروسہ پر قسم کھالے تو اس قسم کو پورا کر دکھائے، اور شوہر کی غیر موجودگی میں اپنی ذات کی اور شوہر کے مال کی خیر خواہی (اور حفاظت) کرے۔ (یعنی اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرے)

عائشہ رضی اللہ عنہا دلہن کو تقوی اور شوہر کے حق کی نصیحت فرماتیں تھیں

(۷)...... كنّ نساء أهل المدينة اذا أردن أن يبنين بامرأة على زوجها ' بدأن بعائشة فأدخلنَها عليها ' فتضع يدها على رأسها تدعو لها ' وتأمرها بتقوى الله وحقِّ الزوج۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۲۴ ج۹، ما حق الزوج على امرأته ؟ ، كتاب النكاح ، رقم الحديث: ۱۷۴۱۶)

ترجمہ:......اہل مدینہ جب اپنی بیٹی کو رخصت کرنے لگتے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں لاتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان کے سر پر ہاتھ پھیرتیں، اور اس کے لئے دعا کرتیں، اور اسے تقوی اختیار کرنے اور شوہر کے حق ادا کرنے کی نصیحت فرماتیں۔

شوہر سے اچھا سلوک کرنے پر اجر

(۸)......حضرت اسماء بنت یزید بن السکن انصاریہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: میں عورتوں کی جماعت کی نمائندہ ہو کر آئی ہوں کہ ان سب کی

درخواست پیش کروں، اللہ تعالی نے آپ کو مردوں اور عورتوں سب ہی کے لئے بھیجا ہے اور مبعوث فرمایا ہے، لہذا ہم سب ایمان لے آئیں اور آپ کی اتباع کی، لیکن ہم سب عورت ذات ہیں، گھروں میں گھری ہوئی' پردہ کی پابند اور گھروں میں بیٹھے رہنا ہی ہمارا کام ہے۔ مرد اپنی خواہشات ہم سے پوری کرتے ہیں، اور ہم ان کی اولاد کے بوجھ بھی برداشت کرتی ہیں اور (باہر رہنے کی آزادی کی وجہ سے) مردوں کو جمعہ و جماعات اور جنازہ کی شرکت کی وجہ سے نیکیاں اور فضائل ملتے رہتے ہیں، اور جب وہ جہاد میں جاتے ہیں تو ہم ان کے اموال و اولاد کی حفاظت بھی کرتی ہیں، تو کیا ایسی صورت میں ان کے اعمال مذکورہ سے اجر وثواب میں ہمارا بھی حصہ ہوگا یا نہیں؟ آپ ﷺ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی درخواست سن کر صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر سوال کیا کہ: کیا تم نے کسی عورت کی گفتگو اور سوال دین کے بارے میں اس سے بہتر کبھی سنا ہے؟ عرض کیا گیا: نہیں اے اللہ کے رسول! پھر آپ ﷺ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

''انصرفي يا اسماء ! وأعْلِمِيْ من وراء ک من النساء ' ان حسن احداكن لزوجها ' وطلبها لمرضاته واتباعها لموافقته ' يعدل كل ما ذكرت للرجال، فانصرفت اسماء وهي تهلل و تكبر استبشارا بما قال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم''۔

ترجمہ:......اسماء جاؤ اور سب عورتوں کو بتلا دو کہ: اگر ان کا سلوک اپنے شوہروں کے ساتھ اچھا ہے' اور وہ ان کی مرضیات کی طلب و کوشش کرتی ہیں' اور ان کی اتباع و موافقت کی کوشش کرتی ہیں، تو یہ چیزیں ان عورتوں کو (آخرت کے مراتب کے لحاظ سے) ان مردوں کے برابر کر دیں گی، جو وہ اعمال کرتے ہیں۔ یہ خوشخبری آپ ﷺ سے سن کر حضرت اسماء

رضی اللہ عنہا خوشی سے تکبیر اور تہلیل (لا اله الا الله) کہتی ہوئی واپس ہوئیں۔

(الاستیعاب فی اسماء الاصحاب ص ۲۳۷ ج ۴۔ کشف الباری ص ۱۳۳، کتاب الحیض)

عورت شوہر کا حق ادا نہ کرے تو اللہ تعالی کا حق بھی ادا نہیں کر سکتی

(۹)......عن عبد الله بن ابی أوفى قال :... قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : والذى نفس محمد بيده لا تُؤدِّى المرأة حقّ ربّها حتى تُؤدِّىَ حقّ زوجِها ' الخ۔

(ابن ماجہ، باب حقّ الزوج على المرأة ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۸۵۲)

ترجمہ:......حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! عورت خدا تعالی کا اس وقت تک حق ادا کرنے والی نہیں ہوسکتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے۔

عورت کو چاہئے کہ شوہر کو نہ پائے تو تلاش کرے

(۱۰)......عن عائشة قالت : فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة فخرجت فاذا هو بالبقيع ، الخ ۔

(ترمذی، باب ماجاء فى لية النصف من شعبان، كتاب الصوم ، رقم الحديث:۷۳۹)

ترجمہ......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ایک رات میں نے آپ ﷺ کو نہ پایا تو میں (تلاش کرنے) نکلی۔

شوہر کو راضی کر کے سونے والی عورت جنتی ہے

(۱۱)......عن كعب بن عجرة قال : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : ألا أخبركم برجالكم من اهل الجنة ؟ قالوا : بلى يا رسول الله ! قال : النبى فى الجنة '

والشهيد في الجنة ' والصديق في الجنة ' والمولود في الجنة ، والرجل يزور أخاه في ناحية المصر في الجنة ، ألا اخبركم بنسائكم من اهل الجنة ؟ قالوا : بلى يا رسول الله ! قال : الودود والولود التي اِن ظلمت أو ظلمت ، قالت : هذه ناصيتي بيدک ، لا أذوق غمضا حتى ترضى۔

(مجمع الزوائد ص۱۰۴۱ج۴، باب حق الزوج على المرأة ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۷۶۲۳۔

معجم طبرانی کبیر ص۱۴۰ ج۱۹، عامر الشعبي عن كعب بن عجرة ، رقم الحديث:۳۰۷)

ترجمہ:......حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم کو جنتی مردوں کی خبر نہ دوں؟ صحابہ نے عرض کیا: ہاں اے اللہ کے رسول ! آپ ﷺ نے فرمایا: نبی اہل جنت، شہید اہل جنت، صدیق اہل جنت، نومولود اہل جنت، جو اپنے بھائی کی ملاقات میں شہر کے کنارے جائے وہ اہل جنت۔ اور میں تم کو جنتی عورت کی خبر نہ دوں؟ صحابہ نے عرض کیا: ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: جو شوہر سے محبت کرنے والی ہو، زیادہ بچے جننے والی ہو، اگر ان سے کوتاہی ہو جائے تو (غلطی کا اقرار کرتے ہوئے شوہر سے) کہے: یہ میری پیشانی آپ کے ہاتھ میں ہے لیٹوں گی نہیں جب تک آپ خوش نہ ہو جائیں۔

شوہر کی نافرمانی نہ کرنے پر جنت کی بشارت

(۱۲)......عن ابي امامه الباهلي قال : ...قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : حاملات والدات رحيمات بأولادهن لولا ما يعصين أزواجهن دخلن الجنة۔

(شعب الایمان بیہقی ص۱۰۹ج۶، باب في حقوق الأولاد والأهلين ، رقم الحديث:۸۶۹۷)

ترجمہ:......حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: وہ

عورتیں جو حمل وولادت کی مشقت برداشت کرنے والی ہیں، اپنی اولاد پر شفقت ومہربانی کرنے والی ہیں، اگر شوہروں کی نافرمانی نہ کریں تو جنت میں داخل ہو جائیں گی۔

''تم سے کوئی بھلائی نہیں پائی'' اس جملہ سے اعمال برباد ہو جاتے ہیں

(۱۳)......عن عائشة قالت : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اذا قالت المرأةُ لزوجها : ما رأيتُ منك خيرا قطُّ ' فقد حبط عملها۔

(جامع الصغیر مع فیض القدیر ص۵۲۷ ج۱، باب حرف الهمزة ، رقم الحديث:۷۷۹)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: جب عورت شوہر کے بارے میں یہ کہے کہ: میں نے تم سے کوئی بھلائی نہیں پائی تو اس کے اعمال حبط (اور برباد) ہو جاتے ہیں۔

شوہر کے پھوڑے کا خون اور پیپ چاٹ لے تب بھی حق ادا نہ کیا

(۱۴)......عن ابی سعید : انّ رجلا أتى بابنةٍ له الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال: ان ابنتى هذه اَبَتْ أن تتزوّج قال : فقال لها : أَطِيعى أباک ، قال : قالت : لا حتّى تُخْبِرنى ما حقُّ الزّوج على زوجته ؟ فردَّدَتْ عليه مقالتها قال : فقال :حقّ الزوج على زوجته : أن لو كان به قُرحة فلحسَتُها ، أو ابتدر مَنخِراه صديدًا أو دمًا ثم لحستُه ما أدَّت حقّه قال : فقالت :والّذى بعثک بالحقِّ لا أتزوّج أبدا قال : فقال :لا تُنكِحوهُنَّ الا باذْنِهِنَّ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۲۰ ج۹، ما حق الزوج على امرأته ؟ ، كتاب النكاح ، رقم الحديث: ۱۷۴۰۷)

ترجمہ:......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک صاحب اپنی بیٹی کو لے

کرآپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اورعرض کیا کہ: میری یہ بیٹی شادی کرنے سے انکار کررہی ہے، آپ ﷺ نے اس بچی سے فرمایا: اپنے والد کی بات مان لو، اس لڑکی نے کہا: میں اس وقت تک شادی نہیں کروں گی جب تک آپ مجھے یہ نہ بتادیں کہ بیوی پر خاوند کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بیوی پر خاوند کا حق یہ ہے کہ: اگر خاوند کو پھوڑا نکل آئے اوراس کی بیوی اس پھوڑے کو چاٹے یا اس سے پیپ اور خون نکلے اوراس کی بیوی اس کو چاٹے تو پھر بھی شوہر کا حق ادا نہیں کیا، اس پر اس لڑکی نے کہا کہ: پھر تو اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں کبھی شادی نہیں کروں گی۔ آپ ﷺ نے اس کے والد سے فرمایا: عورتوں کا نکاح ان کی اجازت کے بغیر نہ کرو۔

شوہر کا حق جان لو تو ان کے چہروں کا غبار اپنے چہروں سے صاف کرو

(۱۵)......قالت عائشة : يا معاشر النّساء ! لو تعلَمْنَ حقّ ازواجكُنّ عليكنّ لجعلتِ المرأة منكُنّ تمسح الغُبار عن وجه زوجها بحُرِّ وجهها۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۲۴ ج۹، ما حق الزوج على امرأته ؟ ، كتاب النكاح ، رقم الحديث: ۱۷۴۱۴)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: اے عورتوں کی جماعت! اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہارے شوہروں کا تم پر کیا حق ہے تو تم ان کے چہروں کا غبار اپنے چہروں کے ذریعہ صاف کرنے لگو۔

شوہر کا ناک چاٹنے سے موت آجائے تب بھی اس کا حق ادا نہ ہوا

(۱۶)......عن ابراهيم قال : كانوا يقولون : لو أن امرأة مَصَّتْ انف زوجها من الجُذام حتى تموت ما أدَّتْ حقّه۔

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: (حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین رحمہم اللہ) فرماتے تھے کہ: اگر عورت کوڑھ کی وجہ سے شوہر کی ناک چاٹے اوراس کی وجہ سے اس کا انتقال ہو جائے تب بھی اس نے شوہر کا حق ادا نہیں کیا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۲۶ ج۹، ما حق الزوج علی امرأته ؟ ، كتاب النكاح ، رقم الحديث: ۱۷۴۲۱)

شوہرایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ پر پتھر منتقل کرنے کا حکم کرے تو عورت کو چاہئے کہ ایسا کرے

(۱۷)......عن عائشة انّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : لو امرتُ احدًا أن يسجُدَ لأحدٍ ، لأمرتُ المرأة ان تسجُد لزوجها ، ولو انّ رجلا أمر امرأة ان تَنقُلَ من جبلٍ أحمرَ الى جبلٍ أسودَ و من جبلٍ أسودَ الى جبلٍ أحمرَ لكان نَوْلُها ان تفعل۔

(ابن ماجہ، باب حق الزوج على المرأة ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۸۵۲)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ کسی کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے، اوراگر کوئی مرد بیوی کو حکم دے کہ سرخ پہاڑ سے سیاہ پہاڑ اور سیاہ پہاڑ سے سرخ پہاڑ پر (پتھر) منتقل کرو تو عورت کو چاہئے کہ ایسا کرے۔

اگر غیر کو سجدہ جائز ہوتا تو بیوی کو حکم ہوتا کہ شوہر کو سجدہ کرے

(۱۸)......عن ابی هريرة عن النبی صلى الله عليه وسلم قال : لو كنتُ آمرًا احدًا أن يسجُدَ لأحدٍ ، لأمرتُ المرأة ان تسجُد لزوجها۔

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ کسی کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

(ترمذی، باب ما جاء فی حق الزوج علی المرأة ، کتاب الرضاع ، رقم الحدیث:۱۱۵۹۔

ابوداؤد، باب فی حق الزوج علی المرأة ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۲۱۴۰)

شوہر کو تکلیف دینے والی عورت کے لئے جنت کی حور کی بددعا

(۱۹)......عن معاذ بن جبل عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : لا تُؤذی امرأةٌ زوُجها فی الدنیا ، الا قالتْ زوجتُه من الحور العین : لا تُوْذِیه ، قاتلکِ الله ، فاِنّما هو عندک دخیلٌ ، یوشِک ان یُفَارِقَکِ الینا۔

ترجمہ:......حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب دنیا میں کوئی عورت اپنے شوہر کو تکلیف دیتی ہے تو اس کی جنت والی بیوی (حور) کہتی ہے: اللہ تعالی تجھے برباد کریں! اپنے شوہر کو تکلیف نہ پہنچا، کیونکہ وہ دنیا میں تیرا مہمان ہے، اور جلد ہی تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آجائے گا۔

(ترمذی، باب الوعید للمرأة علی ایذاء المرأة زوجها ، آخر کتاب الرضاع ، رقم الحدیث: ۱۱۷۴۔ ابن ماجہ، باب فی للمرأة تؤذی زوجها ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۲۰۱۴)

شوہر کی نافرمانی کرنے والی عورت سخت عذاب میں ہوگی

(۲۰)......عن عمرو بن الحارث بن المصطلق قال : کان یُقَالُ : اشدُّ النَّاسِ عذابا [یومَ القیامةِ] اثنانِ : امرأة عَصَتْ زوجَها ، وامامُ قومٍ وهم له کارهون۔

(ترمذی، باب ما جاء من امَّ قوما وهم له کارهون ، کتاب الصلاة، رقم الحدیث:۳۵۹)

ترجمہ:......عمرو بن الحارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ (قیامت کے دن) سب

سے سخت عذاب دو شخصوں کو ہوگا: (ایک) وہ عورت جو اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی ہے، (دوسرا) کسی قوم کا امام درانحالیکہ وہ اس کو ناپسند کرتے ہوں۔

اس عورت کی نماز قبول نہیں جس سے شوہر ناراض ہو

(۲۱)......قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ثلا ثة لا تُجاوِزُ صلوتُهم آذانهم : العبد الآبق حتى يرجع ، وامرأة باتت و زوجها عليها ساخط ، وامام قوم وهم له كارهون۔

(ترمذی، باب ما جاء من امَّ قوما وهم له كارهون ، كتاب الصلاة ، رقم الحديث:۳۶۰)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کی نماز ان کے کانوں سے اوپر نہیں جائے گی: (یعنی قبول نہیں ہوگی): بھاگنے والا غلام جب تک کہ واپس نہ آجائے، وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناراض ہو، اور وہ امام جس سے قوم ناراض ہو۔

شوہر کا شکریہ ادا نہ کرنے والی پر نظر رحمت نہیں ہوتی

(۲۲)......عن عبد الله بن عمرو عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : لا ينظرو الله تبارك وتعالى الى امرأة لا تشكرو لزوجها وهي لا تَستَغنى عنه۔

(الترغيب والترهيب ص۳۸ ج۳، ترغيب الزوج فى الوفاء ' وحسن عشرتها والمرأة بحق زوجها و طاعته ، وترهيبها من اسقاطه و مخالفته ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۳۰)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ فرمایا: اللہ تعالی اس عورت کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیں گے جو اپنے شوہر کا شکریہ ادا نہیں کرتی، حالانکہ وہ اس سے مستغنی نہیں ہوسکتی۔

شوہر کی ناشکری کی وجہ سے جہنم میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہے

(۲۳)......عن ابن عباس قال : قال النبی صلی الله علیه وسلم : اُریت النّار فاذا أکثر اهلها النِّساء یکفُرُن ، قیل : أیکفُرُن بالله ؟ قال : یکفرن العشیر ، ویکفرن الاحسان' لو احسنت الی اِحداهُنّ الدَّهر ' ثم رأت منک شیئا ، قالت : ما رأیتُ منک خیرا قط۔

(بخاری، باب کفران العشیر و کفر دون کفر ، کتاب الایمان ، رقم الحدیث:۲۹)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے دوزخ دکھائی گئی، پس اس میں زیادہ عورتیں تھیں، وہ ناشکری کرتی ہیں، کہا گیا: کیا اللہ تعالی کی ناشکری کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شوہر کی ناشکری کرتی ہیں، احسان کا انکار کرتی ہیں، اگر تم ان میں سے کسی کے ساتھ ساری عمر احسان کرو، پھر وہ تم سے تھوڑی سی کمی دیکھ لے تو کہے گی: میں نے تو تم سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

نافرمان بیوی پر اللہ کی، رحمت اور غضب والے فرشتوں کی لعنت

(۲۴)......عن ابن عمر قال : أتت امرأةٌ نبی الله صلی الله علیه وسلم فقالت : یا رسول الله ! ما حقّ الزوج علی زوجته ؟ قال : لا تمنعه نفسها ولو کانت علی ظهر قَتَبٍ ، قالت : یا رسول الله ! ما حقّ الزوج علی زوجته ؟ قال : لا تَصَدَّقُ بشیء من بیته الا باذنه ' فان فعلَتْ کان له الاجر وعلیها الوِزر ، قالت : یا نبی الله ! ما حقّ الزّوج علی امرأته ؟ قال : لا تخرج من بیتها الا باذنه ' فان فعلت لعنَتْها ملا ئکة الله وملا ئکة الرحمة و ملا ئکة الغضب حتی تتوب أو تراجع ، قالت یانبی الله ! فان کان لها ظالما ؟ قال : وان کان لها ظالما ، قالت : والّذی بعثک بالحق لا یَملک

علیَّ أمری احدٌ بعد هذا أبداً ما بَقِیتُ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۲۲ ج۹، ما حق الزوج علی امرأته ؟ ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث: ۱۷۴۰۹)

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بیوی پر شوہر کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: شوہر کا حق یہ ہے کہ بیوی اسے اپنے نفس سے منع نہ کرے، خواہ وہ چکی پر بیٹھی ہو، اس عورت نے پھر سوال کیا: اے اللہ کے نبی! بیوی پر شوہر کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: شوہر کے گھر سے کوئی چیز اس کی اجازت کے بغیر صدقہ نہ کرے، اگر اس نے ایسا کیا تو شوہر کو اجر ملے گا اور بیوی کو گناہ ہوگا، اس عورت نے پھر سوال کیا: اے اللہ کے نبی! بیوی کا شوہر پر کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عورت شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلے، اگر اس نے ایسا کیا تو اس پر اللہ تعالی کے فرشتے، رحمت کے فرشتے اور غضب کے فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ گھر واپس نہ آجائے، اس عورت نے عرض کیا: اگر اس کا شوہر ظالم ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چاہے اس کا شوہر ظالم ہی ہو۔ اس پر اس عورت نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے: آج کے بعد میں اپنے معاملے کا کسی کو مالک نہیں بناؤں گی، (یعنی شادی نہیں کروں گی)۔

شوہر کی رضا جنت ہے اور ناراضگی جہنم

(۲۵)......عن حصین بن مِحصن : أنّ عمةً له أتتِ النبی صلی الله علیه وسلم فی حاجةٍ ، ففرغَتْ مِن حاجتها ، فقال لها النبی صلی الله علیه وسلم : أذاتُ زوج أنتِ ؟

قالت : نعم ، قال : كيف انتِ له ؟ قالت : ما آلوه خيرا الا ما عجزت عنه ، قال : فانظُري أين انتِ منه ، فانّما هو جنّتُكِ و نارکِ۔

(مسند احمد ص۳۴۱ ج۳۱، حديث حصين بن محصين ' عن عمة له ، رقم الحديث:۱۹۰۰۳)

ترجمہ:......حضرت حصین بن محصن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میری پھوپھی کسی کام کے سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، جب کام پورا ہو گیا تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تم شوہر والی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، تو آپ ﷺ نے سوال فرمایا: تم ان کے ساتھ کیسا سلوک کرتی ہو؟ انہوں نے کہا: ہمیشہ ان کی بھلائی کا ہی سوچتی ہوں، سوائے اس کے کہ میں عاجز آجاؤں، آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے معاملہ میں دھیان رکھنا، وہی تمہاری جنت ہے اور جہنم بھی۔

کفر کے بعد بدزبان عورت سے بڑی کوئی مصیبت نہیں

(۲۶)......قال عمر : ما استفاد رجل – أو قال : عبد – بعد ايمانٍ بالله خيرا من امرأة حسنة الخُلُق ' ودودٍ ولود ' وما استفاد رجل بعد الكفر بالله شرا من امرأة سيئة الخُلُق ' حديدة اللسان ، ثم قال : ان منهنّ غُنُما لا يُحذَى منه ' وانّ منهنّ غُلا لا يُفدى منه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۲۹ ج۹، المرأة الصالحة والسيئة الخلق ، كتاب النكاح ، رقم الحديث :۱۷۴۲۷)

ترجمہ:......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد آدمی کو اچھے اخلاق والی، زیادہ محبت کرنے والی اور بچوں کو جنم دینے والی عورت سے بڑھ کر کوئی خیر عطا نہیں ہوئی۔ اور کفر کے بعد آدمی کو برے اخلاق والی، تیز (اور بد) زبان بیوی سے

بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں ملی۔ بعض عورتیں ایسی نعمت ہیں جن سے بے رغبتی نہیں رکھی جاتی اور بعض عورتیں ایسی مصیبت ہیں کہ ان سے بچا نہیں جا سکتا۔

نیک اور بری عورت کی مثال

(۲۷)......عن عبد الرحمن بن أبزى قال : مثل المرأة الصالحة عند الرّجل ' كمثل التاج بالذهب على رأس الملك ، ومثل المرأة السَّوء عند الرجل الصالح ' مثل الحِمل الثقيل على الشيخ الكبير۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۲۹ ج۹، المرأة الصالحة والسيئة الخلق ، كتاب النكاح ، رقم الحديث :۱۷۴۲۸)

ترجمہ:......حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: نیک بیوی کی مثال سونے سے مزین اس تاج کی سی ہے جو کسی بادشاہ کے سر پر ہو، اور نیک مرد کی بری بیوی کی مثال اس بھاری بوجھ کی سی ہے جو کسی بوڑھے کی کمر پر ہو۔

غصہ دلانے والی اور خیانت کرنے والی بیوی مصیبت ہے

(۲۸)......عن عبد الله بن عمرو قال : ألا اُخبركم بالثلاث الفواقر ؟ قال : وما هنّ ؟ قال : امام جائر ، ان أحسنتَ لم يشكُرُ ، وان اسأت لم يغفِرُ ، وجارُ سوءٍ ان رأى حسنة غطّاها ، وان رأى سيِّئةً أفشاها ، وامرأة السّوء ان شَهِدُتَها غاظَتُک ، وان غِبُتَ عنها خانتک۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۳۰ ج۹، المرأة الصالحة والسيئة الخلق ، كتاب النكاح ، رقم الحديث :۱۷۴۳۰)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: کیا میں تمہیں تین مصیبتوں

کے بارے میں نہ بتاؤں؟ راوی نے عرض کیا: وہ کیا ہیں؟ فرمایا: ایک وہ ظالم بادشاہ کہ اگر تم اچھا کام کرو تو وہ تمہارا شکریہ ادا نہ کرے اور اگر تم غلطی کرو تو تمہیں معاف نہ کرے، دوسرا برا پڑوسی اگر وہ تمہاری اچھائی دیکھے تو چھپا دے اور اگر برائی دیکھے تو افشاء کرے، تیسرے ایسی بری عورت کہ اگر تم موجود ہو تو وہ تمہیں غصہ دلائے، اور اگر تم غائب ہو تو تمہارے ساتھ خیانت کرے۔

تین طرح کے مرد اور تین طرح کی عورتیں

(۲۹)......عمر بن الخطاب يقول : النساء ثلاثة : امرأة هيِّنَة ليِّنة عفيفة مسلمة وَدود وَلود ' تعين أهلها على الدهر ، ولا تعين الدهر على أهلها ' و قَلَّ ما تجدها ، ثانية :امرأة عفيفة مسلمة ' انما هي وعاء للولد ، ليس عندها غير ذلك ، ثالثة : غُلٌّ قَمِلٌ يجعلها الله في عُنُق من يشاء ' لا ينزعها غيره ، الرجال ثلاثة : رجل عفيف مسلم عاقل يأتَمِر في الامور اذا أقبلت و تشبَّهت ، فاذا وقعت خرج منها برأيه ، و رجل عفيف ملسم ليس له رأى فاذا وقع الأمر أتى ذا الرأى والمشورة فشاوره واستأمره ، ثم نزل عند أمره ، ورجل حائر بائر : لا يأتمر رشدا ' ولا يطيع مرشدا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۳۱ ج۹، المرأة الصالحة والسيئة الخلق ، كتاب النكاح ، رقم الحديث :۱۷۴۳۲)

ترجمہ:......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: عورتیں تین قسم کی ہیں: ایک وہ جو اچھے مزاج والی، نرم طبیعت والی، پاکدامن، مسلمان، محبت کرنے والی، اولاد کو جنم دینے والی بیوی جو اپنے شوہر کی ہر حال میں معاونت کرے، اور مصیبتوں پر شکوے نہ کرے، لیکن ایسی عورت بہت کم ملتی ہے۔ دوسری: وہ پاکدامن عورت جو بچوں کی تربیت کرے، اور اسے

بچوں کے علاوہ کوئی کام نہ ہو۔ تیسری: وہ عورت جو بدمزاج اور بدفطرت ہو، اللہ تعالی ایسی عورت جس کے گلے میں چاہے ڈال دیتے ہیں اور اسے اللہ تعالی کے سوا کوئی ٹال نہیں سکتا۔ مردوں کی بھی تین قسمیں ہیں: ایک وہ پاکدامن، مسلمان، سمجھدار مرد جو ہر طرح کے معاملات کی فہم رکھتا ہو، اگر کسی مشکل میں مبتلا ہو تو اپنی دانائی کی وجہ سے اس سے نکل جائے۔ دوسرا: وہ پاکدامن مرد جو خود تو صاحب رائے نہ ہو، لیکن جب کوئی معاملہ پیش آئے تو سمجھدار اور صاحب رائے سے مشورہ کرے اور اس کے مشورے پر عمل کرے۔ اور تیسرا: وہ نادان اور بے وقوف شخص جو نہ خود صاحب رائے ہو نہ کسی سمجھدار سے مشورہ کرے اور نہ کسی خیرخواہ کی اطاعت کرے۔

شوہر کی شکایت کرنی والی عورت سے آپ ﷺ کو بغض

(۳۰)......عن ام سلمة قالت : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اِنِّی لابغِضُ المرأة تخرج من بيتها تجرُّ ذَيْلَها تشُكو زوجها۔

(معجم طبرانی اوسط ص۱۳۲ ج۶، باب الميم : من اسمه محمد ، رقم الحديث:۶۰۰۷۔

معجم طبرانی کبیر ص۳۲۳ ج۲۳، ابو عبد الله الجدلى عن ام سلمة ، رقم الحديث:۷۳۸)

ترجمہ:...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس عورت سے بغض رکھتا ہوں جو اپنے گھر سے کپڑا لٹکا کر نکلے، اور شوہر کی شکایت کرے۔

نامۂ اعمال میں تین کبیرہ گناہوں کے لکھوانے والی عورت

(۳۱)......عن ابی هريرة قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : أيُّما امرأة صامت بغير اذن زوجها ، فأرادها على شىء ، فامتنعَتْ عليه كتب الله عليها ثلا ثا من

الکبائر ۔(معجم طبرانی اوسط ص۱۲ ج۱، باب الألف من اسمه احمد ، رقم الحدیث:۲۳)

ترجمہ:...... جو عورت شوہر کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھ لے، پھر شوہر نے اپنی خواہش پوری کرنے کا ارادہ ظاہر کیا بیوی نے انکار کردیا تو اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں تین کبیرہ گناہ لکھ دیتے ہیں۔

بلا کسی وجہ طلاق کا مطالبہ کرنے والی پر جنت کی خوشبو حرام ہے

(۳۲)......عن ثوبان ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : أيُّما امرأة سألت زوجها طلاقا من غير بأس فحرام عليها رائحة الجنة۔

(ترمذی، باب ما جاء فی المختلعات ، ابواب الطلاق واللعان ، رقم الحدیث:۱۱۸۷)

ترجمہ:......حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت اپنے شوہر سے بلا کسی وجہ طلاق کا مطالبہ کرے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

خلع کا مطالبہ کرنے والی عورت منافقہ ہے

(۳۳)......عن عقبة بن عامر قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : ان المختلعات والمنتزعات هن المنافقات۔

(مجمع الزوائد ص۴۵۱ ج۴، باب الخلع ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۷۸۲۵)

ترجمہ:......حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خلع کا مطالبہ کرنے والی اور (شوہر سے) نزاع کرنے والی عورتیں منافق ہیں۔

عورت، مسجد جانا چاہے تو شوہر سے اجازت لے کر جائے

(۳۴)......عن سالم ، عن ابيه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : اذا استأذنت

امرأةُ احدِکم الی المسجد فلا یمنعُھا۔

(بخاری، باب استئذان المرأۃ زوجَھا فی الخروج الی المسجد و غیرہ ، رقم الحدیث:۵۲۳۸)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہاری بیوی مسجد جانے کی اجازت مانگے تو انہیں مت روکو۔

تشریح:......امام بخاری رحمہ اللہ نے باب کا جو عنوان قائم فرمایا ہے کہ: ''مسجد میں جانے کے لئے عورت اپنے شوہر سے اجازت لے گی'' اس میں سبق ہے کہ عورت بغیر اجازت کے مسجد نہ جائے بلکہ شوہر سے اجازت لے کر جائے۔

شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی نماز نہ پڑھے

(۳۵)......عن ابن عباس ' عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : لا تأذن مرأۃ فی بیت زوجِھا الا باذنہ ، ولا تقوم من فراشہ ' فتُصلی تطوُّعا الا باذنہ۔

(مجمع الزوائد ص۴۴۹ ج ۲، باب صلوۃ المرأۃ بغیر اذن زوجھا ، کتاب الصلوۃ ، رقم الحدیث: ۳۵۹۲۔ معجم طبرانی کبیر ص۴۰۴ ج۲۱، مقسم عن ابن عباس ، رقم الحدیث:۱۲۱۴۴)

ترجمہ:......عورت اپنے شوہر کے حکم کے بغیر کسی کو گھر میں آنے کی اجازت نہ دے، اور شوہر کے بستر سے اٹھ کر شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی نماز نہ پڑھے۔

عورت شوہر کی اجازت کے بغیر (نفل) روزہ نہ رکھے

(۳۶)......عن ابی سعید قال : جاء ت امرأۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و نحن عندہ فقالت : یا رسول اللہ ! اِنّ زوجی صفوان بن المُعطّل یَضربُنِی اذَا صلَّیتُ و یُفَطِّرُنی اذا صمت ' ولا یُصلِّی صلوۃَ الفجر حتّی تطلُع الشّمسُ ، قال : وصفوان عندہ ، قال : فسألہ عمّا قالت ؟ فقال یا رسول اللہ ! امّا قولھا یَضْرِبُنی اذا صلیتُ

فانّها تقرأ بسورتين وقد نهيتُها ، قال : فقال : لو كانت سورة واحدة لكفت الناس ، وامّا قولُها يفطِّرني فانها تنطَلِق فتصومُ وانا رجل شابٌّ فلا أصبِر ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ : لا تصوم امرأة الا باذن زوجها ، واما قولها : انى لا اُصلى حتى تطلُع الشمس فانّا اهل بيتٍ قد عُرِف لنا ذاك ، لانكاد نستيقظ حتّى تطلُعَ الشّمس قال : فاذا استيُقَظْتَ فصلِّ۔

(ابوداؤد، باب المرأة تصوم بغير اذن زوجها ، كتاب الصيام ، رقم الحديث:۲۴۵۹)

ترجمہ:......حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہم لوگ آپ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک (صحابیہ) عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے شوہر (حضرت) صفوان بن معطل (رضی اللہ عنہ) مجھے مارتے ہیں جب میں نماز پڑھتی ہوں، اور میرے روزہ کو تڑواتے ہیں جب میں روزہ رکھتی ہوں، اور وہ فجر کی نماز سورج نکلنے کے بعد پڑھتے ہیں (یعنی فجر کی نماز میں تاخیر کرتے ہیں) اور حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ: تمہاری بیوی کیا کہتی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ: وہ جو بات کہتی ہیں کہ نماز پڑھنے پر مجھے مارتے ہیں تو اس کے بارے میں یہ عرض ہے کہ: وہ نماز میں دو سورتیں پڑھتی ہیں، میں نے اس کو منع کیا، وہ نہیں مانتی، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر ایک سورت پڑھی جائے تو وہ کافی ہے۔ اور یہ جو کہتی ہے کہ: میرا شوہر روزہ تڑواتے ہیں تو (اس کے بارے میں عرض ہے کہ) وہ روزہ لگاتار مسلسل رکھتی ہے، اور میں جوان آدمی ہوں، مجھ سے صبر نہیں ہوسکتا، آپ ﷺ نے اس دن فرمایا کہ: عورت شوہر کی اجازت کے بغیر (نفل) روزہ نہ رکھے، اور وہ جو کہتی ہے کہ: میں نماز فجر سورج طلوع ہونے تک نہیں پڑھتا، تو میں

محنت کرنے والا آدمی ہوں، یہ بات سب لوگ جانتے ہیں (رات کو کھیت کو پانی دیتا ہوں) ہماری آنکھ نہیں کھلتی یہاں تک کہ سورج نکل آتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: جب تمہاری آنکھ کھلے تو تم نماز پڑھ لیا کرو۔

شوہر کی اجازت کے بغیر حج کے لئے نہ جائے

(۳۷)......لیس للمرأة ان تنطلق للحج الا باذن زوجها ، الخ۔

(کنز العمال ص۳۸۲ ج۱۶، الفصل الاول فی الترهیبات ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث: ۴۵۰۶۰)

ترجمہ:......عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ شوہر کی اجازت کے بغیر حج ادا کرنے کے لئے جائے۔

شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنے والی عورت پر لعنت

(۳۸)......ایّما امرأة خرجت من بیت زوجها بغیر اذنه لعنها کل شیء طلعت علیه الشمس والقمر الا ان یرضی عنها زوجها۔

(کنز العمال ص۳۹۹ ج۱۶، الفصل الاول فی الترهیبات ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث: ۴۵۰۹۶)

ترجمہ:......جو عورت بھی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلتی ہے اس پر ہر وہ چیز لعنت کرتی ہے جس پر سورج اور چاند طلوع ہوتے ہوں، الا یہ کہ اس سے اس کا شوہر راضی ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے کپڑے دھوتیں

(۳۹)......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں آپ ﷺ کے کپڑے دھویا

کرتی تھی، پھر آپ ﷺ (ان کو پہن کر) نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔

(شمائل کبریٰ ص ۲۴۸ ج ۱۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے لئے برتنوں کا انتظام کرتیں

(۴۰)......عن عائشة قالت : كنت أصْنَعُ لرسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة آنية من الليل مُخَمَّرَةٍ : اِناءً لطَهوره ' واِناءً لسِواكه ' واِناء لِشرابه۔

(ابن ماجہ، باب تغطية الاناء ، كتاب الطهارة ، رقم الحديث:۳۶۱)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں رات میں آپ ﷺ کے لئے ۳/ برتنوں کا انتظام کرتی تھی: پانی کا برتن، مسواک، پینے کے پانی کا ایک برتن۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا آپ ﷺ کی خدمت کرنا

(۴۲)......عن يَعيش بن طِخفة بن قيس الغفارى قال : كان أبى من اصحاب الصُّفة ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : انطلقوا بنا الى بيت عائشة ، فانطلقنا ، فقال: يا عائشة ! أطعِمِينا ، فجاء ت بجشيشة فأكلنا ، ثم قال : يا عائشة ! أطعمينا ، فجاء ت بحَيْسَةٍ مثلَ القَطَاة فأكلنا ، ثم قال : يا عائشة أسقينا ، فجاء ت بِعُسٍّ من اللّبن فشربنا ، ثم قال : يا عائشة ! أسقينا فجاء ت بقَدَح صغير فشربنا ، الخ۔

(ابوداؤد، باب فى الرجل ينبطح على بطنه ، كتاب الادب ، رقم الحديث:۵۰۴۰۔ابن ماجہ، باب النوام فى المسجد ، كتاب المساجد والجماعات ، رقم الحديث:۷۵۲)

ترجمہ:......حضرت یعیش بن طخفہ غفاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میرے والد حضرت طخفہ بن قیس غفاری رضی اللہ عنہ اصحاب صفہ میں سے تھے، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ہمارے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر چلو، تو ہم حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں کھانا کھلاؤ، وہ ساگ کی قسم کا کھانا لے کر آئیں، وہ ہم نے کھایا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اے عائشہ! ہمیں کھانا کھلاؤ، وہ چڑیا کے برابر حیس (عرب کا خاص کھانا) لے کر آئیں، ہم نے کھایا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں پلاؤ، تو وہ دودھ کا بڑا پیالہ لے کر آئیں، ہم نے پیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ہم کو (اور) پلاؤ، وہ ایک چھوٹا پیالہ لے کر آئیں، ہم نے پیا۔

(۴۲)......عن عائشة : أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بِكَبْشٍ أقْرَن ' يَطَأُ فى سَوادٍ ، ويَبرُكُ فى سواد ، وينظر فى سواد ، فأُتِى به لِيُضَحِّىَ به ، فقال لعائشة : هلُمِّى المُدْيَةَ ، ثم قال : اشْحَذيها بحجر ، الخ۔

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسا سینگ والا دنبہ لانے کا حکم فرمایا جو سیاہی میں چلتا ہو اور سیاہی میں بیٹھتا ہو اور سیاہی میں دیکھتا ہو، چنانچہ ایسا ہی دنبہ آپ ﷺ کے لئے لایا گیا تا کہ آپ اس کی قربانی کریں، آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے عائشہ! چھری لاؤ، پھر فرمایا: اسے پتھر پر تیز کرلو (مسلم، باب استحباب استحسان الضحية ، الخ ، كتاب الأضاحى ، رقم الحديث:۱۹۶۷)

تشریح:......ان روایتوں میں صراحت ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خدمت لی ہے۔

عورت گھر کا کام کرے اور مرد باہر کا

(۴۳)......انه عليه الصلوة والسلام قسم الأعمال بين على و فاطمة ' فجعل أعمال الخارج على على والداخل على فاطمة رضى الله عنهما۔

(فتح الباری ص ۵۰۷ ج ۹۔ موسوعہ فقہیہ ص ۴۰ ج ۱۹، (اردو ص ۲۷ ج ۱۹) عنوان: خدمت)

ترجمہ:......ضمرہ بن حبیب سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے گھر کا کام متعین فرمایا، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے باہر کا کام۔ (مطالب عالیہ ص ۳۹ ج ۴۔ شمائل کبریٰ ص ۳۰۸ ج ۱۱)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اپنے گھر میں کام کرنا

(۴۴)......عن علیٍّ انّ فاطمة شَكَتْ ما تَلقى فى يدها من الرَّحى فأتت النبى صلى الله عليه وسلم تسأله خادما فلم تجده ، الخ۔

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے شکایت کی کہ ان کے ہاتھوں میں چکی پیسنے سے تکلیف ہوگئی ہے، سو وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں اور آپ ﷺ سے کسی خادم کا سوال کیا تو انہوں نے آپ ﷺ کو نہ پایا۔

(بخاری، باب التكبير والتسبيح عند المنام ، كتاب الدعوات ، رقم الحديث:۶۳۱۸)

شوہر کی ناراضگی میں رات گذارنے والی عورت پر لعنت

(۴۵)......عن انس رضى الله عنه قال : لعن رسولُ الله صلى الله عليه وسلم ثلا ثةً: رجل امَّ قوماً وهم له كارهون ، وامرأة باتتْ و زوجُها عليها ساخط، ورجل سمع حى على الفلاح ثُمَّ لَم يُجِبْ۔

(ترمذی، باب ما جاء من امَّ قوما وهم له كارهون ، كتاب الصلاة ، رقم الحديث:۳۵۸)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ نے تین (طرح کے برے اعمال کرنے والوں پر) لعنت فرمائی: (پہلا) وہ آدمی جو لوگوں کی امامت کرے اور لوگ اس سے (شرعی اور معقول عذر کی وجہ سے) ناراض ہوں، (دوسری) وہ عورت جو اس حال میں رات گذارے کہ اس کا شوہر اس سے (عورت کے قصور کی وجہ سے) ناراض ہو،

(تیسرا) وہ آدمی جو ''حی علی الفلاح'' (کی آواز) سنے اور جواب نہ دے (یعنی نماز کے لئے نہ جائے)۔

نوٹ:......''کنز العمال'' میں یہ روایت تھوڑے سے الفاظ کے فرق سے آئی ہے، دیکھئے! رقم الحدیث: ۴۴۳۳۷۔

شوہر کے بلانے پر انکار کرنے والی عورت پر لعنت

(۴۶)......عن ابی هريرة عن النبی صلى الله عليه وسلم قال : اذا دعا الرجل امرأته الى فِراشِه فأبت ان تجیء ، لعنَتْها الملائكة حتى تُصبِح۔

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کردے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

(بخاری، باب اذا باتتِ المرأة مُهاجِرةً فِراشَ زوجها ، كتاب الرضاع ، رقم الحديث:۵۱۹۳)

(۴۷)......عن ابی هريرة قال : قال النبی صلى الله عليه وسلم : اذا باتتِ المرأة مُهاجِرة فِراشَ زوجها ، لعنَتْها الملائكة حتى ترجع۔

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب بیوی اپنے خاوند کے بستر کو چھوڑ کر رات گزارے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ (خاوند کے پاس) لوٹ آئے۔

(بخاری، باب اذا باتتِ المرأة مُهاجِرة فِراشَ زوجها ، كتاب الرضاع ، رقم الحديث:۵۱۹۴)

(۴۸)......عن ابی هريرة قال : لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم المُسوِّفَة و المفسلة ، فاما المسوفة ' فالّتی اذا أرادها زوجُها ، قالت : سوف ، الآن ، واما

المفسلة ' التی اذا أرادھا زوجھا ' قالت : انی حائض ' ولیست بحائض۔

(مجمع الزوائد ص ۳۸۸ ج ۴، باب فی من یدعوھا زوجھا فتعتلّ ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث: ۷۵۷۰)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے مسوفہ اور مفسلہ پر لعنت فرمائی۔ مسوفہ وہ عورت ہے جس سے شوہر ہمبستری کا ارادہ کرے، اور وہ سوف (عنقریب آتی ہوں) کہہ کر ٹال دے، اور مفسلہ وہ عورت ہے جس سے شوہر ہمبستری کا ارادہ کرے اور وہ کہہ دے کہ میں حائضہ ہوں حالانکہ وہ حائضہ نہیں ہوتی۔

(۴۹)......عن ابن عمر : ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : لعن اللہ المُسوِّفات ، قیل : وما المسوفات یا نبی اللہ ؟ قال : الَّتی یدعوھا زوجُھا الی فراشھا فتقول : سوف ' حتّی تَغْلِبَهُ عیناہ۔

(مجمع الزوائد ص ۳۸۸ ج ۴، باب فی من یدعوھا زوجھا فتعتلّ ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث: ۷۵۷۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسوفات پر لعنت فرمائی۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے نبی! مسوفات کون ہیں؟ فرمایا: وہ عورت جسے شوہر اپنے بستر پر بلائے، تو وہ کہے کہ: عنقریب آتی ہوں (اور نہ آئے) یہاں تک کہ اس پر نیند غالب آجائے۔

شوہر بیوی کو بلائے تو فوراً آئے اگرچہ وہ تنور پر ہو

(۵۰)......قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : اذا دعا الرجل زوجتہ لحاجتہ فلْتأتِه ، وان کانت علی التَّنُّور۔

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنی بیوی کو اپنی (جنسی) ضرورت کی وجہ سے بلائے تو (اسے چاہئے کہ فورا) آئے اگر چہ وہ تنور پر (روٹی کیوں نہ پکا رہی ہو)۔

(ترمذی، باب ما جاء فی حق الزوج علی المرأة ، کتاب الرضاع ، رقم الحدیث:۱۱۶۰)

بیوی پالان پر ہو تب بھی شوہر کو انکار نہ کرے

(۵۱)......قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ...والذى نفس محمد بيده لا تؤدى المرأة حقّ ربها حتى تؤدى حقّ زوجها ، ولو سألها نفسها وهى على قَتب لم تمنعه۔

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! عورت اپنے رب تعالی کا حق اس وقت تک ادا نہیں کرسکتی جب تک کہ اپنے خاوند کا حق ادا نہیں کرتی، اور اگر شوہر اس سے مطالبہ کرے کہ اپنے آپ کو (صحبت کے لئے) میرے سپرد کردو اور بیوی اس وقت پالان پر ہو (جہاں صحبت مشکل ہے) تب بھی عورت کو انکار نہیں کرنا چاہئے۔

(ابن ماجہ، باب حق الزوج علی المرأة ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۸۵۳)

آپ ﷺ نے عورتوں سے شوہر کو دھوکے میں نہ ڈالنے پر بیعت لی

(۵۲)......حضرت سلمی بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: آپ ﷺ نے ہم سے اس بات پر عہد و پیمان اور بیعت لی کہ ہم اپنے شوہروں کو دھوکے میں نہ ڈالیں۔ ہم لوگوں نے پوچھا کہ: دھوکے میں ڈالنے سے کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: شوہر کا مال دوسرے کو ہدیۃً بخشش کے طور پر دینا۔ (طبقات ابن سعد ص۹ ج۸۔ شمائل کبری ص۲۶۸ ج۱۱)

عورت کا گھر میں کام کرنا جہاد کے برابر ہے

(۵۴)......عن انس قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :.....مهنة احداكنّ في بيتها تدرك جهاد المجاهدين في سبيل الله۔

(مجمع الزوائد ص۴۰۰ ج۴، باب ثواب المرأة على طاعتها لزوجها و قيامها على ماله و حملها و وضعها ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۷۶۲۸)

ترجمہ:......عورت کا گھر کے کام کاج میں مصروف رہنا مجاہدین کے اللہ تعالی کے راستہ میں جہاد کے برابر ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا شکر نہ کرنے والی بیوی کو طلاق دینے کا حکم

عورت کا کمال یہ بھی ہے کہ شوہر کے گھریلو کے حالات پر شکر ادا کرے، اور ناشکری سے بچے، اسی طرح شوہر کی عدم موجودگی میں اس کے گھریلو حالات کی شکایت نہ کرے ''بخاری شریف'' میں ایک واقعہ مذکور ہے، جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اس بہو جس نے شکر ادا نہ کیا اور اپنے گھر کے حالات برے بتائے کو طلاق دینے کا حکم فرمایا:

(۵۵)......فجاء ابراهيم بعد ما تزوَّج اسماعيل يُطالِع تَرِكَتَه فلم يجِدْ اسماعيل ، فسأل امرأته عنه فقالت : خرج يبتغي لنا ، ثم سألها عن عَيْشِهم و هَيْئَتِهم ، فقالت : نحن بِشَرٍّ ، نحن في ضيق و شِدَّة ، فشكت اليه ، قال : فاذا جاء زوجكِ فاقرئي عليه السلام و قولي له يُغيِّر عَتَبة بابه ، فلمّا جاء اسماعيل كأنّه آنس شيئا فقال : هل جاء كم من أحد ؟ قالت : نعم ، جاء نا شيخ كذا و كذا فسألَنا عنك فأخبرتُه ، و سألني كيف عَيْشُنا ، فأخبرته انّا في جُهْدٍ و شِدّةٍ ، قال : فهل أوصاكِ بشيء ؟ قالت نعم ، أمرني ان أقرأ عليك السلام ويقول : غَيِّرْ عَتَبة بابِك ، قال : ذاك أبي ، وقد

أمرني أن أفارقَكِ ، اِلْحَقِيْ باهلكِ فطلّقها ، وتزوّج منهم امرأةً أخرى ، فلبث عنهم ابراهيم ما شاء الله ثم أتاهم بعدُ فلم يجده ، فدخل على امرأته فسألها عنه فقالت : خرج يبتغي لنا ، قال : كيف انتم ؟ و سألها عن عَيْشِهم و هَيْئتهم ، فقالت : نحن بخيرٍ و سَعَةٍ ، وأثْنَتْ على الله عزّ وجلّ ، فقال : ما طعامكم ؟ قالت : اللحم ، قال : فما شرابكم ؟ قالت : الماء ، قال : اللّهم بارك لهم في اللّحم والماء ، قال النبي صلى الله عليه وسلم : ولم يكن لهم يومئذ حَبٌّ ، ولو كان لهم دعا لهم فيه ، قال : فهُما لا يخلو عليهما أحد بغير مكة الا لم يُوَافِقاه ، قال : فاذا جاء زوجكِ فاقْرئي عليه السلام و مُرِيه يُثْبِت عتبة بابه ، فلما جاء اسماعيل قال : هل أتاكم من احد ؟ قالت : نعم ، أتانا شيخ حسن الهيئة– وأثنَتْ عليه– فسألني عنك فاخبرته فسالني كيف عَيشُنا ؟ فأخبرته انا بخيرٍ ، قال : فأوصاكِ بشيء ؟ قالت : نعم ، هو يقرأ عليك السلام و يأمرك ان تُثْبِتَ عتبة بابك ، قال : ذاك أبي وأنتِ العتبةُ ، أمرني أن اُمْسِكَكِ ، الخ۔

(بخاری، باب قول الله تعالى ﴿واتخذ الله ابراهيم خليلا ﴾، الخ ، كتاب احاديث الانبياء ، رقم الحديث:۳۳۶۴)

ترجمہ:......حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شادی کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے چھوڑے ہوئے لوگوں کو دیکھنے کے لئے آئے تو آپ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو نہ پایا،تو آپ نے ان کی بیوی سے ان کے متعلق سوال کیا تو اس نے بتایا: وہ ہماری روزی کی تلاش میں گئے ہوئے ہیں، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس سے ان کی معاشی حالت اورگزارے کے متعلق سوال کیا تو اس نے کہا: ہم بری حالت میں ہیں،اور کہا: ہم بہت تنگی

اور سختی میں ہیں اور ان سے شکایت کی ،حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہارے شوہر آجائیں تو ان کو میرا سلام کہنا اور ان سے کہنا کہ وہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ کو تبدیل کر لیں، جب حضرت اسماعیل علیہ السلام آئے تو گویا انہوں نے کوئی مانوس خوشبو محسوس کی تو پوچھا: کیا تمہارے پاس کوئی صاحب آئے تھے؟ان کی بیوی نے کہا: ہمارے پاس اس طرح اس طرح کے ایک بوڑھے بزرگ آئے تھے، انہوں نے ہم سے آپ کے متعلق سوال کیا: تو میں نے ان کو بتایا اور انہوں نے مجھ سے پوچھا: تمہارے معاشی حالات کیسے ہیں؟ تو میں نے ان کو بتایا کہ ہم بہت تنگی اور سختی میں ہیں،حضرت اسماعیل علیہ السلام نے پوچھا: کیا انہوں نے تمہیں کوئی اور وصیت کی؟اس نے کہا: انہوں نے آپ کو سلام کہنے کے لئے کہا اور یہ فرمایا کہ: اپنے دروازہ کی چوکھٹ بدل لیں،حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا: وہ میرے والد ماجد تھے اور انہوں نے مجھے یہ حکم دیا کہ: میں تم کو الگ کردوں ،تم اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ، پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اس کو طلاق دے دی اور بنوجرہم کی ایک دوسری لڑکی سے شادی کر لی، پھر جب تک اللہ تعالی کو منظور ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام رکے رہے، پھر ان کے پاس تشریف لائے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کو نہ پایا تو وہ ان کی بیوی کے پاس گئے اور ان کی بیوی سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے متعلق دریافت فرمایا تو اس نے بتایا: وہ ہماری روزی کی تلاش میں گئے ہوئے ہیں،حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا: تمہارا کا کیا حال ہے؟ اور ان کی معاشی حالت اور گزارے کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا: ہم بہت اچھے حال اور کشادگی میں ہیں،اور اس نے اللہ تعالی کی بہت حمد و ثناء کی، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کے کھانے کے متعلق دریافت فرمایا: تو اس نے بتایا: ہم گوشت کھاتے ہیں، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان

کے مشروب کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا: ہم پانی پیتے ہیں، پس حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی: اے اللہ ان کے گوشت اور پانی میں برکت عطا فرما۔

- نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان دنوں ان کے ہاں اناج اور غلہ نہیں ہوتا تھا، اور اگر ان کے ہاں اناج اور غلہ ہوتا تو آپ اس کے لئے بھی دعا فرماتے، آپ ﷺ نے فرمایا: صرف گوشت اور پانی پر زندگی گزارنا مکہ مکرمہ کے علاوہ اور کسی جگہ کے موافق نہیں تھا--۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس سے فرمایا: جب تمہارے شوہر آئیں تو ان کو میرا سلام کہنا اور ان سے کہنا کہ وہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ قائم رکھیں، جب حضرت اسماعیل علیہ السلام آئے تو انہوں نے پوچھا: کیا تمہارے پاس کوئی صاحب آئے تھے؟ ان کی بیوی نے کہا: ہمارے پاس اس طرح کے ایک خوب صورت بزرگ آئے تھے، اور اس نے ان کی تعریف کی، انہوں نے آپ کے متعلق سوال کیا: تو میں نے ان کو بتایا اور انہوں نے پوچھا: تمہاری زندگی کیسی گزر رہی ہے؟ تو میں نے ان کو بتایا کہ ہم بہت اچھے حال میں ہیں، حضرت اسماعیل علیہ السلام نے پوچھا: کیا انہوں نے تمہیں کوئی وصیت کی؟ اس نے کہا: ہاں، انہوں نے آپ کو سلام کہا تھا اور آپ کو یہ حکم دیا تھا کہ: آپ اپنے دروازہ کی چوکھٹ کو قائم رکھیں، حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا: وہ میرے والد ماجد تھے اور تم دروازہ کی چوکھٹ ہو، انہوں نے مجھے یہ حکم دیا کہ: میں تم کو اپنے نکاح میں برقرار رکھوں۔

ایک سے زائد

بیویوں میں عدل

اس رسالہ میں: ایک سے زائد بیویوں میں عدل اور انصاف کرنے کی ترغیب اور اس کے خلاف کرنے پر وعید، زیادہ بیویوں میں تقسیم اور عدل کے ضروری مسائل، خاتمہ میں دوسری شادی کو معیوب سمجھنا غلط ہے، اور متعدد شادیوں کی حکمتیں وغیرہ امور بہترین ترتیب سے مع حوالہ جمع کئے گئے ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: زمزم پبلشرز، کراچی

مقدمہ

بسم الله الرحمن الرحيم

اسلام کی تعلیمات تمام شعبوں میں کامل ومکمل ہیں، کسی شعبے کو اسلام نے تشنہ نہیں رکھا۔ نکاح کے بارے میں قرآن وحدیث نے واضح ہدایات دیں، اور فقہاء امت رحمہم اللہ نے اس باب میں سینکڑوں نہیں ہزاروں مسائل اور جزئیات تحریر فرمائے ہیں۔

کبھی انسان کو ضرورۃً ایک سے زائد شادی کرنی پڑتی ہے۔ اول تو اس زمانے میں حتی الامکان ایک ہی شادی پر اکتفا کرنا چاہئے، اس سلسلہ میں فقہاء کے مذاہب کی تفصیل یہ ہیں:

ایک سے زیادہ نکاح کرنے میں مذاہب فقہاء

شافعیہ اور حنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ: مستحب یہ ہے کہ اگر ایک عورت سے پاک دامنی حاصل ہوجائے تو کسی ظاہری حاجت کے بغیر ایک سے زیادہ نکاح نہ کرے، اس لئے کہ ایک سے زیادہ نکاح کرنے کی صورت میں حرام میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔

امام اوزاعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اگر اس کو ایک ہی سے پاک دامنی حاصل ہوجائے، لیکن وہ بانجھ ہو تو اس کے لئے زیادہ بچے جننے والی عورت سے نکاح کرنا مستحب ہے۔

حنفیہ کی رائے یہ ہے کہ: چار عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے، بشرطیکہ اسے اطمینان ہو کہ وہ ان کے درمیان ظلم نہیں کرے گا، اور اگر اطمینان نہ ہو تو اتنے ہی پر اکتفا کرے جن کے درمیان عدل کرنا اس کے لئے ممکن ہو، اور اگر اطمینان نہ ہو تو ایک پر اکتفا کرے۔

لیکن اگر واقعی کوئی مجبوری ہو اور دوسری شادی کا ارادہ ہو تو خیال کرے کہ میں عدل و انصاف کرسکوں گا یا نہیں؟ اگر غالب گمان ہے کہ اپنی استطاعت کے مطابق ہر ایک بیوی

کے ساتھ انصاف کر سکے گا تب ہی دوسری کی ہمت کرے، اور اگر اس کا گمان ہے کہ عدل نہ کر سکے گا تو احتیاط برتے اور صبر سے کام لے، آخرت کا مسئلہ کوئی معمولی نہیں، وہاں حقوق العباد کا حساب بہت سخت ہے۔صرف مہر کی ادائیگی میں کوتاہی کے بارے میں روایت ہے کہ اس کا سخت حساب لیا جائے گا:

مہر کی ادائیگی کی کوتاہی پر سخت حساب وکتاب کی وعید

(۱)......عن عائشة و ام سلمة قالتا : ليس شيء أشدّ من مهرِ امرأة أو اجرِ اجير۔

ترجمہ:......حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ: (قیامت کے دن) حساب وکتاب کے اعتبار سے عورت کے مہر اور مزدور کی اجرت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۰۶ ج ۹، باب في الرجل يتزوّج المرأة فيظلمها مهرها ، كتاب النكاح ، رقم الحديث: ۱۷۷۰۰)

جب مہر کے بارے میں اس قدر سخت حساب کی وعید ہے تو بیوی کے اور حقوق ادا نہ کرنے پر اور اس پر ظلم وزیادتی پر کس قدر وعید ہوگی اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے۔

دوسری شادی کرنے والوں کے احوال

اس وقت بعض حضرات کو تو شوق ہے کہ زیادہ شادیاں کریں، اور بلاضرورت ایک نہیں دو دو تین تین چار چار تک، اگر واقعی ان کے حقوق کی رعایت رکھ سکتے ہیں تو جائز ہے (واجب یا مستحب یا سنت نہیں) پھر ایک بیوی کے ساتھ ہی رہ رہے ہیں، دوسری کی طرف توجہ یا تو بالکل نہیں یا برائے نام ہے، یہ گناہ عظیم ہے، اس پر قیامت کے دن سخت پکڑ ہوگی۔

کچھ تو مال کا گھمنڈ ہے، اللہ تعالی نے مال دیا تو اس کا غلط استعمال ہو رہا ہے، اس کی ایک شکل یہ بھی ہے، دوسری شادی کر کے پہلی بیوی کا حق ضائع کیا جائے۔

ایک طبقہ اس سلسلہ میں لوگوں کی غربت کا بھی ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے، غریب گھرانے کی بچی ہے، بیچاری بلا شادی بیٹھی ہوئی ہے، اس سے شادی کر لیتے ہیں، اور اس میں عامۃً عمر کا بھی لحاظ نہیں کیا جاتا، کم عمر لڑکی سے شادی کر کے پہلی بیوی کو یا تو بالکل بھول جاتے ہیں یا اس کے حق میں کوتاہی ضرور کرتے ہیں۔ یہ بھی گناہ کبیرہ ہے۔

اگر غریب کی اتنی ہمدردی ہے تو اس کا مالی تعاون کر کے کوئی مناسب عمر کا لڑکا تلاش کریں، اس کی شادی کرائیں، اور اس کے لئے کوئی ذریعہ معاش کا انتظام کریں، کیا یہ کسی غریب کی مدد کا بہتر ذریعہ نہیں ہے؟

بعض حضرات اپنے عمل کی دلیل میں فوراً صحابہ کا عمل پیش کر دیتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے کئی شادیاں کیں، مگر وہ اللہ تعالی کی چنی ہوئی مخلوق تھی، ان کے بارے میں قرآن کریم نے اللہ تعالی کی رضا کا اعلان فرمادیا، ان کے لئے جنت کی بشارت سنائی۔ ان میں تقوی تھا، ان کا عدل مثالی تھا، ان کے قلوب پاکیزہ تھے۔ کیا ہم ان کی مثال پیش کر سکتے ہیں؟ کیا ہم دو بیوی میں عدل کی قوی امید بھی رکھ سکتے ہیں جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

یا اللہ! میرے دل میں جو محبت ہے اس کا میں مالک نہیں ہوں، اور اس کے سوا باقی امور میں مجھے امید ہے کہ میں عدل کروں گا۔

(جامع البیان ص۴۲۴ ج ۴، مطبوعہ: دارالفکر بیروت۔ تبیان القرآن ص۸۲۰ ج ۲)

پھر حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور میں جہاد کا ایک لامتناہی سلسلہ تھا، مجاہدین شہید ہو رہے تھے، ضرورت تھی ایک سے زائد شادیاں کی جائیں، اور ان شہداء کی بیواؤں کا خیال رکھا جائے۔ اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان امور کو بہت عمدہ طریقہ سے پورا

فرمایا،فجزاهم الله تعالى احسن الجزاء۔

ایسے واقعات نہ صرف سنے بلکہ آنکھوں سے دیکھے گئے کہ: دوسری شادی کے بعد پہلی بیوی کا نہ کوئی خیال رکھا، بلکہ اس پر ظلم کیا ،زیادتی کی، خرچہ سے محروم رکھا، گھر سے نکالا ،بعض سخت دل حضرات نے تو پہلی بیوی کی اپنی ہی اولاد سے بھی بعد اختیار کرلیا، ان کی محبت میں نہ صرف کمی کی ، بلکہ ان سے دشمنی تک کی نوبت آئی، ان کے حقوق بھی ضائع کیئے، ان پر بھی خرچ میں تنگی کی ، بلکہ محروم تک کردیا۔ اور اپنے مال اور اپنی جائدادیں دوسری بیوی کی اولاد کے نام کردیں، یا ان کو ہدیہ دے دیا تاکہ پہلی بیوی اور ان کی اولاد محروم ہوجائے، یہ بھی ایک کبیرہ گناہ اور صریح ظلم ہے۔ کیا ایسے حالات میں دوسری شادی کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے، ہرگز نہیں۔

نوٹ:...... اس تحریر کا مطلب یہ نہیں کہ کسی حال میں دوسری شادی نہ کی جائے، یا دوسرا نکاح کرنا ناجائز وحرام ہے، بلکہ شریعت مطہرہ کے تقاضوں کو سامنے رکھ کر فیصلہ کرنا چاہیئے، چند دنوں کی عیاشی اور مزہ کے خاطر آخرت کے عذاب وسخت حساب کا سامنا کرنا عقلمندی نہیں ہے۔

ان اوراق میں اسی موضوع پر چند آیات واحادیث اور آثار لکھے گئے ہیں۔ اللہ تعالی ان صفحات کو شرف قبولیت عطا فرمائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

۷ /رجب المرجب: ۱۴۴۲ھ مطابق: ۱۹/فروری ۲۰۲۱ء

جمعہ

اگر عدل نہ کرسکو تو ایک بیوی پر اکتفا کرو

(۱)......وَ اِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ج فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَامَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ط ذٰلِکَ اَدْنٰۤی اَلَّا تَعُوْلُوْا۔(پ:۴؍سورۂ نساء،آیت نمبر:۳)

ترجمہ:......اور اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف سے کام نہیں لے سکو گے تو (ان سے نکاح کرنے کے بجائے) دوسری عورتوں میں سے کسی سے نکاح کرلو جو تمہیں پسند آئیں، دو دو سے، تین تین سے، اور چار چار سے۔ہاں اگر تمہیں یہ خطرہ ہو کہ تم (ان بیویوں) کے درمیان انصاف نہ کرسکو گے تو پھر ایک ہی بیوی پر اکتفا کرو، یا ان کنیزوں پر جو تمہاری ملکیت میں ہیں۔اس طریقے میں اس بات کا زیادہ امکان ہے کہ تم بے انصافی میں مبتلا نہیں ہوگے۔

تفسیر:......اس سے معلوم ہوا کہ ایک سے زیادہ نکاح کرنا اسی صورت میں جائز اور مناسب ہے جبکہ شریعت کے مطابق سب بیویوں میں برابری کر سکے اور سب کے حقوق کا لحاظ رکھ سکے، اگر اس پر قدرت نہ ہو تو ایک ہی بیوی رکھی جائے۔زمانۂ جاہلیت میں یہ ظلم عام تھا کہ ایک ایک شخص کئی کئی بیویاں رکھ لیتا تھا جس کا ذکر چند احادیث کے حوالہ سے اس آیت کے ضمن میں پہلے گزرا ہے، اور بیویوں کے حقوق میں مساوات اور عدل کا مطلق خیال نہ تھا، جس کی طرف زیادہ میلان ہوگیا اس کو ہر حیثیت سے نوازنے اور خوش رکھنے کی فکر میں لگ گئے، اور دوسری بیویوں کے حقوق نظر انداز کر ڈالتے، قرآن کریم نے صاف صاف فرمادیا کہ اگر عدل نہ کرسکو تو ایک ہی بیوی رکھو۔.....

حاصل یہ ہے کہ اگرچہ قرآن کریم نے چار عورتوں تک نکاح میں رکھنے کی اجازت

دے دی، اوراس حد کے اندر جو نکاح کئے جائیں گے وہ صحیح اور جائز ہوں گے، لیکن متعدد بیویاں ہونے کی صورت میں ان میں عدل و مساوات قائم رکھنا واجب ہے، اوراس کے خلاف کرنا گناہ عظیم ہے، اس لئے جب ایک سے زائد نکاح کا ارادہ کروتو پہلے اپنے حالات کا جائزہ لو کہ سب کے حقوق عدل ومساوات کے ساتھ پورا کرنے کی قدرت بھی ہے یا نہیں، اگر یہ احتمال غالب ہو کہ عدل و مساوات قائم نہ رکھ سکو گے تو ایک سے زائد نکاح پراقدام کرنا اپنے آپ کوایک عظیم گناہ میں مبتلا کرنے پر اقدام ہے، اس سے باز رہنا چاہئے، اوراس حالت میں صرف ایک ہی بیوی پر اکتفا کرنا چاہئے۔.....

اس آیت میں ایک شبہ یہ ہے کہ جب ایک بیوی ہوگی تو ظلم کا بالکل کوئی موقع نہ ہوگا، پھر لفظ'' اَدْنٰی '' بڑھا کر یہ کیوں فرمایا کہ: اس پر عمل پیرا ہونا اس بات کے قریب ہے کہ تم ظلم نہ کرو، بلکہ یہ فرمانا چاہئے کہ تم بالکل اس ظلم سے بچ جاؤ گے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ: یہ لفظ''اَدْنٰی '' بڑھا کر اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ چونکہ بہت سے لوگ ایک بیوی کو بھی ظلم وستم کا تختہ بنائے رکھتے ہیں، اس لئے ظلم کا راستہ بند کرنے کے لئے صرف یہ کافی نہیں کہ ایک سے زائد نکاح نہ کرو، ہاں یہ ضرور ہے کہ اس صورت میں ظلم کا خطرہ کم ہو جائے گا اورتم عدل کے قریب پہنچ جاؤ گے، اور ظلم و جور سے مکمل رہائی اس وقت ہوگی جبکہ ایک بیوی کے حقوق پورے ادا کئے جائیں، اس کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ رہے، اس کی خامیوں سے درگذر اوراس کی کجی پر صبر کیا جائے۔

(معارف القرآن ص۲۹۳/۲۹۴/۲۹۶ج ۲)

(۲)......وَ لَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ۔ (پ:۵/سورۂ نساء، آیت نمبر:۱۲۹)

ترجمہ:......اورعورتوں کے درمیان مکمل برابری رکھنا تو تمہارے بس میں نہیں ہیں، چاہے تم ایسا چاہتے بھی ہو، البتہ کسی ایک طرف پورے پورے نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو ایسا بنا کر چھوڑ دو جیسے کوئی بیچ میں لٹکی ہوئی چیز۔

تفسیر:......یعنی تمہیں معلوم ہے کہ تم سب بیویوں میں اگر کوشش بھی کرو تو قلبی میلان کے بارہ میں مساوات نہیں کر سکتے، کیونکہ وہ تمہارے اختیار میں نہیں تو پھر ایسا نہ کرو کہ پورے ہی ایک طرف ڈھل جاؤ، یعنی قلبی میلان تو اس طرف تھا ہی، اور اختیاری معاملات میں بھی اسی کو ترجیح دینے لگو، جس کا نتیجہ یہ ہو جائے کہ دوسری عورت لٹکی ہی رہ جائے، یعنی شوہر اس کے حقوق بھی ادا نہ کرے، اور اس کو آزاد بھی نہ کرے۔(معارف القرآن ص ۵۶۷ ج ۲)

جوایک بیوی کی طرف مائل ہووہ قیامت کے دن اپاہج ہوگا

(۱)......عن ابی هريرة ' عن النبی صلى الله عليه وسلم قال : من كانت له امرأتان فمال الى اِحداهما جاء يومَ القيامة و شِقُّه مائل۔

(ابوداؤد، باب فی القسم بين النّساء ، كتاب النكاح ، رقم الحديث :۲۱۳۳۔ترمذی، باب ما جاء فی التسوية بين الضرائر ،ابواب النكاح ، رقم الحديث :۱۱۴۱۔ابن ماجہ، باب القسمة بين النّساء ، كتاب النكاح ، رقم الحديث :۱۹۶۹)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان دونوں بیویوں میں سے ایک بیوی کی طرف مائل ہو (یعنی ایک بیوی کے حقوق ادا کرے اور دوسری کے حق کا خیال نہ کرے) تو قیامت کے روز وہ شخص اس حالت میں آئے گا کہ اس کے جسم کا حصہ گرا ہوا یعنی اپاہج ہوگا۔

آپ ﷺ کا عدل کے باوجود اللہ تعالی سے معافی کی دعا کرنا

(۲)......عن عائشة قالت : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يَقْسِم فيعدِل ' و يقول : اللهم هذا قَسْمِی فيما املِک ' فلا تَلُمْنِی فيما تملِک و لا أملِک۔

(ابوداؤد، باب فی القسم بين النّساء ، كتاب النكاح ، رقم الحديث :۲۱۳۴۔ترمذی، باب ما جاء فی التسوية بين الضرائر ، ابواب النكاح ، رقم الحديث :۱۱۴۰۔ابن ماجہ، باب القسمة بين النّساء، كتاب النكاح ، رقم الحديث :۱۹۷۱)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جب ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے درمیان باریاں تقسیم فرماتے تو بیویوں کے درمیان انصاف کرتے اور فرماتے: اے اللہ! یہ میری تقسیم اس چیز میں ہے جس کا میں مالک ہوں، اور

جس کے آپ مالک ہیں اور میں مالک نہیں ہوں اس میں مجھ پر ملامت نہ فرمانا۔

تشریح:......یعنی کوشش کے باوجود اگر کسی بیوی کی طرف زیادہ رغبت یا کمی واقع ہو جائے تو اس کو معاف فرما دینا، اور اس سے مراد دل ہے، یعنی قلبی میلان۔

آپ ﷺ تقسیم میں ایک بیوی کو دوسری پر فضیلت نہیں دیتے تھے

(۳)......عن هشام بن عروة ' عن أبيه قال : قالت عائشة : يا ابن اختى ! كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يُفَضِّل بعضَنا على بعض فى القسم من مَكْثِه عندنا، وكان قلَّ يومٌ الا وهو يطوف علينا جميعا ' فيدنو من كلِّ امرأة من غير مَسِيْسٍ حتى يبلغ الى التى هو يومها ، فيبيت عندها ولقد قالت سودة بنت زمعة حين أسَنَّتْ و فَرِقَتْ أن يُفَارِقَها رسول الله صلى الله عليه وسلم : اى رسول الله ! يومى لعائشة ' فقبل ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم منها ، قالت : نقول فى ذلك : انزل الله عز وجل وفى أشباهها أراه قال : ﴿ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ م بَعْلِهَا نُشُوْزًا ﴾۔

ترجمہ:......ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بھانجے! رسول اللہ ﷺ باریوں میں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو ایک دوسرے پر ترجیح نہیں دیتے تھے، یعنی ہمارے پاس وقت گزارنے میں، اور ایسا بہت کم ہوتا کہ آپ ہمارے پاس تشریف نہ لائیں، پس آپ ﷺ ہر زوجہ مطہرہ کے نزدیک ہوتے، لیکن اسے ہاتھ نہ لگاتے، یہاں تک کہ آپ ﷺ جب بیوی کے پاس تشریف لاتے کہ جس کی اس دن باری ہوتی تو آپ اس کے پاس رات گذارتے، جب حضرت سودہ بن زمعہ رضی اللہ عنہا ضعیفہ ہو گئیں اور ان کو اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ ﷺ ان کو چھوڑ نہ دیں تو انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو عطا فرما دی، آپ

ﷺ نے اس کو منظور فرمالیا، اوران کا بیان ہے کہ: ان جیسے معاملات یا اس سلسلہ میں آیت کریمہ نازل ہوئی: اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے زیادتی (یا بیزاری) کا اندیشہ ہو۔(ابوداؤد، باب فی القسم بین النّساء ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث :۲۱۳۵)

آپ ﷺ کسی زوجہ کی باری کے متعلق اجازت طلب کرتے تھے

(۴)......عن عائشة ' أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يستأذِنُ في يوم المرأة منّا ، بعد أن اُنزِلت هذه الآية ﴿ تُرۡجِیُ مَنۡ تَشَآءُ مِنۡهُنَّ وَتُئۡوِیٓ اِلَیۡکَ مَنۡ تَشَآءُ ط وَمَنِ ابۡتَغَیۡتَ مِمَّنۡ عَزَلۡتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡکَ ﴾ فقلتُ لها : ما كنتِ تقولِين ؟ قالت : كنتُ اقول له : اِن كان ذاك اِلَيَّ فاِنِي لا أريد ' يا رسول الله ! ان اُوثِر عليك احدا،

(بخاری، باب قوله ﴿ ترجی من تشاء منهن ﴾ ، الخ ، کتاب التفسير ، رقم الحديث :۴۷۸۹)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد ہم میں سے کسی زوجہ کی باری کے متعلق اجازت طلب کرتے تھے، وہ آیت یہ ہے: ’’ان بیویوں میں سے تم جس کی باری چاہو، ملتوی کردو، اور جس کو چاہو، اپنے پاس رکھو، اور جن کو تم نے الگ کردیا ہو، ان میں سے اگر کسی کو واپس بلانا چاہو تو اس میں بھی تمہارے لئے کوئی گناہ نہیں‘‘۔(راویہ حضرت معاذہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ:) میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: آپ کیا فرماتی ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں آپ ﷺ سے کہتی تھی کہ: یارسول اللہ! اگر یہ معاملہ میرے سپرد ہو تو میں آپ کے اوپر کسی کو ترجیح دینے کا ارادہ نہیں کروں گی۔

آپ ﷺ سفر کے وقت بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے تھے

(۵)......عن عائشة قالت : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا أراد سفرًا

أقرع بين نسائه ، فَاَيَّتُهُنَّ خرج سَهُمُها خرج بها معه ، و كان يَقُسِم لكُلِّ امرأةٍ منهنّ يومها و ليلتها ، غير أنّ سودة بنت زمعة وهبت يومها و ليلتها لعائشة زوج النبى صلى الله عليه وسلم تبتغى بذلک رضا رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

(بخاری، باب هبة المرأة لغير زوجها ، الخ ، كتاب الهبة ، رقم الحديث :۲۵۹۳)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے درمیان قرعہ اندازی کرتے، جس کے نام کا قرعہ نکل آتا اسے اپنے ساتھ لے جاتے، اورآپ ﷺ ان میں سے ہر زوجہ کے لئے ایک دن اورایک رات کی تقسیم فرماتے تھے، سوائے حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے، انہوں نے اپنے دن اوررات کی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کردی تھی، وہ اس سے رسول اللہ ﷺ کی رضا طلب کرتی تھیں۔

آپ ﷺ کا مرض الوفات میں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے اجازت طلب فرمانا

(۶)......عن عائشة : انّ رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث الى النِّساء –تعنى فى مرضه –فاجتمَعُنَ ، فقال : اِنِّى لا أستطيعُ أن أدُورَ بينكُنَّ ' فاِن رأيُتُنَّ أنُ تأذَنَّ لى ، فأكون عند عائشة فَعَلُتُنَّ ، فأذِنَّ له۔

(ابوداؤد، باب فى القسم بين النّساء ، كتاب النكاح ، رقم الحديث :۲۱۳۷)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے مرض الوفات میں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو طلب فرمایا، تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن تشریف لائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: مجھ میں (اب) اتنی قوت نہیں کہ میں تم

سب کے پاس چکر لگاؤں، اگر تم سب اجازت دو تو میں (حضرت) عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس قیام کروں؟ انہوں نے اجازت عطا فرمائی۔

معاذ رضی اللہ عنہ کا ایک کی باری میں دوسری کے ہاں وضو کرنے کو ناپسند کرنا

(۷)......انّ مُعاذا كانت له امرأتان ، وكان يكره أن يتوضَّأ في يوم هذه عند هذه ، أو يكون في يومِ هذه عند هذه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۴۶ ج۹، ما قالوا في العدل بين النساء اذا اجتمعن ومن كان يفعله ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۷۸۳۲)

ترجمہ:......حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی دو بیویاں تھیں، وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ ایک کی باری والے دن دوسری کے یہاں سے وضو بھی کرلیں یا دوسری کے پاس رہیں۔

دو بیویوں کے درمیان توجہ کرنے میں بھی عدل

(۸)......أنه كان يسوى بين نسائه حتى في القُبَل۔

(المغنی ص۳۵ ج۷۔ موسوعہ فقہیہ (اردو) ص۲۱۰ ج۳۳۔ بعنوان: قسم بين الزوجات، فقرہ:٦)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ بیویوں میں مساوات کرتے تھے حتی کہ توجہ کرنے میں بھی عدل سے کام لیتے تھے۔

(۹)......عن جابر بن زيد قال : كانت لي امرأتان ، فكنت أعدل بينهما حتى في القُبَل۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۴۷ ج۹، ما قالوا في العدل بين النساء اذا اجتمعن ومن كان يفعله ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۷۸۳۴)

ترجمہ:......حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میری دو بیویاں تھیں، میں ان

دونوں کے درمیان توجہ کرنے میں بھی عدل سے کام لیتا تھا۔

نوٹ:......موسوعہ فقہیہ میں" أنه كان يسوى بين نسائه حتى فى القُبَل "کا ترجمہ کیا گیا ہے:"رسول اللہ ﷺ بیویوں میں مساوات کرتے تھے حتی کہ بوسہ لینے میں بھی"۔ بظاہر اس ترجمہ میں تسامح نظر آتا ہے، اس لئے کہ بوسہ کے لئے" القُبَل "نہیں" القُبلة " مستعمل ہے۔ اور بوسہ میں برابری ممکن بھی نہیں، واللہ اعلم۔

اسلاف خوشبو لگانے میں بھی برابری کرتے

(۱۰)......عن مجاهد قال : كانوا يستَحِبُّون أن يعدِلوا بين النِّساء حتّى فى الطِّيب ، يتطيَّبُ لهذه كما يتطَيَّبُ لهذه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۴۷ ج ۹، ما قالوا فى العدل بين النساء اذا اجتمعن ومن كان يفعله ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۷۸۳۵)

ترجمہ:......حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اسلاف اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ: خوشبو لگانے میں بھی بیویوں کے درمیان برابری سے کام لیں، ایک کے لئے وہی خوشبو لگائیں جو دوسری کے لئے لگائیں۔

اسلاف غلے سے بچے ہوئی چیز ہتھیلی سے تقسیم کرنے میں برابری کرتے

(۱۱)......عن ابراهيم فى الرّجل يجمع بين الضَّرائر ' فقال : اِنْ كانوا لَيُسَوُّون بينهن حتّى تبقى الفُضلة ممّا لا يُكال مِن السَّويق والطّعام ' فيَقْسِمونه كَفًّا كَفًّا ' اذا كان يَبقى الشَّيُءُ مما لايستطيع كَيْلَه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۴۷ ج ۹، ما قالوا فى العدل بين النساء اذا اجتمعن ومن كان يفعله ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۷۸۳۶)

ترجمہ:...... حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ایک سے زائد شادیاں کرنے والے شخص سے فرمایا کرتے تھے کہ: اسلاف (صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ) بیویوں کے درمیان برابری کرنے میں اس قدر احتیاط سے کام لیتے تھے کہ ستو اور غلے وغیرہ میں سے وہ چیزیں جو بچ جاتیں اور کیل میں نہ آتیں تو ان کو ہتھیلیوں سے تقسیم کرتے تھے۔

دوسری بیوی کے سامنے جماع کرنا مکروہ ہے

(۱۲)......عن غالب قال : سألت الحسن : أو سُئل عن رجلٍ تكون له اِمرأتان فی بیتٍ قال : كانوا یكرهون الوَجُس وهو ان یطا اِحداهما والاخری تری ، أوتسمع۔

ترجمہ:...... حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اگر ایک آدمی کی دو بیویاں ہوں تو ایک کے سامنے یا اس کے سنتے ہوئے دوسری سے جماع کرنا مکروہ ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۴۸ ج ۹، ما قالوا فی الرّجل یكون له المرأتان ، أو الجاریتان فیطأ اِحداهما والأخری تنظر ، كتاب النكاح ، رقم الحدیث:۱۷۸۳۹)

شوہر کو بیویوں کے حقوق کی ادائیگی پر قدرت نہ ہو تو متعدد نکاح جائز نہیں

مسئلہ:...... شوہر پر سب بیویوں کے درمیان عدل وانصاف اور یکسانیت برتنا لازم اور واجب ہے اور ساری بیویوں کے حقوق ادا کرنے پر قدرت رکھنا بھی لازم ہے کہ سب بیویوں کے جسمانی جنسی حقوق ادا کرنا اور ان کے مالی حقوق ادا کرنا یکسانیت کے ساتھ شوہر پر لازم ہے۔ اگر حقوق زوجیت کی ادائیگی پر قدرت نہیں ہے تو متعدد نکاح کرنا جائز نہیں۔ (مستفاد: فتاوی قاسمیہ ص ۲۷۷ ج ۱۲)

نوٹ:......آگے''موسوعہ فقہیہ'' سے چند مفید مسائل مزید لکھے جاتے ہیں:

باری مقرر کرنے میں انصاف واجب ہے

مسئلہ:......اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ مرد پر (اگر اس کے پاس ایک سے زائد بیویاں ہوں) واجب ہے کہ بیویوں کے درمیان باری مقرر کرنے میں انصاف کرے اور ان کے لئے برابر باری مقرر کرے۔

حقوق: تقسیم، نفقہ، کپڑا اور رہائش میں عدل واجب ہے

مسئلہ:......دو یا زائد بیویوں کے درمیان ان کے حقوق یعنی: تقسیم، نفقہ، کپڑا اور رہائش میں عدل کرنا شوہر پر واجب ہے، اور عدل یہ ہے کہ ان میں مساوات قائم رکھے۔

رات گذارنے میں عدل واجب ہے، وطی میں نہیں

مسئلہ:......باری مقرر کرنے میں جو عدل و انصاف کرنا واجب ہے وہ رات گزارنے اور مانوس کرنے وغیرہ کے بارے میں ہوگا جس کا شوہر مالک ہے، اور اس پر قادر ہے، لیکن جس کا شوہر مالک نہیں اور جس پر قادر نہیں، مثلا: وطی اور اس کے دواعی اور جیسے قلبی میلان اور محبت تو شوہر پر ان چیزوں میں عدل کرنا واجب نہیں ہوگا، اس لئے کہ یہ جماع اور اس کے دواعی کے لئے نشاط اور خواہش پر مبنی ہے جو شوہر کے بس سے باہر ہے اور اس کی قدرت میں نہیں ہے، یہی حکم قلبی میلان اور دلوں میں محبت کا ہے کہ شوہر اس کا رخ موڑنے پر قادر نہیں ہے۔

وطی اور بوسہ وغیرہ میں مساوات مستحب ہے

مسئلہ:......حنفیہ، شافعیہ اور حنابلہ نے صراحت کی ہے کہ: ہر طرح کے استمتاع مثلا: وطی اور

بوسہ دینا وغیرہ میں بیویوں میں مساوات قائم رکھنا شوہر کے لئے مستحب ہے، اس لئے کہ یہ ان میں عدل و مساوات کرنے کا مکمل ترین درجہ ہے۔ نیز تا کہ ان کو زنا کی خواہش اور بدکاری کی طرف میلان سے محفوظ رکھے اور بیویوں میں عدل و مساوات قائم رکھنے میں رسول اللہ ﷺ کی اقتداء و پیروی کرسکے۔

سوکن سے وطی میں مضبوطی کے لئے پہلی سے ترک وطی جائز نہیں

مسئلہ:……ابن عابدین رحمہ اللہ نے بعض اہل علم سے نقل کیا ہے کہ: شوہر اگر داعیہ (خواہش) اور انتشار (ایستادگی) نہ ہونے کی وجہ سے وطی ترک کرے تو عذر ہے، اور اگر داعیہ موجود ہو لیکن سوکن سے جماع کا داعیہ زیادہ قوی ہو تو یہ اس کی قدرت کے تحت آنے والی چیز ہے۔

کس شوہر پر باری مقرر کرنا واجب ہے

مسئلہ:……فقہاء کی رائے ہے کہ بیویوں کے لئے باری مقرر کرنا (فی الجملہ) ہر شوہر پر واجب ہے، آزاد و غلام، صحت مند و مریض، فحل (جماع پر مکمل قادر) وخصی، مجبوب (چھوٹے عضو والا) بالغ و مراہق، ممیّز جس کے لئے وطی کرنا ممکن ہو، عاقل و مجنون جس کے ضرر کا اندیشہ نہ ہو ان سب میں کوئی فرق نہیں ہے، اس لئے کہ باری مقرر کرنا ساتھ رہنے اور موانست کے لئے اور تنہائی دور کرنے کے لئے ہے اور یہ چیزیں ان تمام قسم کے لوگوں سے پوری ہوتی ہیں۔

البتہ فقہاء نے خاص طور سے بعض شوہروں کے باری مقرر کرنے کو تفصیل سے بیان کیا ہے، مثلاً:……

مریض شوہر کا باری مقرر کرنا

مسئلہ:......فقہاء کی رائے ہے کہ مریض شوہر تندرست شوہر کی طرح اپنی بیویوں کے درمیان باری مقرر کرے گا، اس لئے کہ باری ساتھ رہنے اور موانست کے لئے ہے اور یہ چیز مریض سے بھی پوری ہوتی ہے جیسا کہ صحت مند سے حاصل ہوتی ہے۔

اگر مریض شوہر کو بذات خود تمام بیویوں کے پاس ان کی باری پر جانے میں مشقت ہو تو اس کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے:

ابن عابدین رحمہ اللہ نے صاحب البحر کا یہ قول نقل کیا ہے: مرض کے دوران دوسری بیوی کے مکان میں منتقل ہونے پر شوہر قادر نہ ہو تو باری مقرر کرنے کا طریقہ کیا ہوگا میری نظر سے نہیں گذرا، بظاہر مراد یہ ہے کہ مریض ہونے کی حالت میں جتنا وقت پہلی بیوی کے پاس گزارا ہے صحت کے بعد اسی قدر دوسری بیوی کے پاس گزارے گا، اور انہوں نے صاحب النہر کا یہ قول نقل کیا ہے: مخفی نہیں کہ جب حالت صحت میں باری کی مقدار کے بارے میں اختیار شوہر کو ہے تو مرض کی حالت میں بدرجہ اولی ہوگا، لہذا اگر ایک بیوی کے پاس ایک مدت تک قیام کرے گا تو اسی قدر دوسری بیوی کے پاس بھی قیام کرے گا، ابن عابدین رحمہ اللہ نے کہا: یہ اس صورت میں ہے جبکہ اپنی مدت اقامت کو باری بنانا چاہے تاکہ یہ اس حکم کے منافی نہ ہو کہ اگر وہ ایک بیوی کے پاس ایک ماہ ٹھہرا رہا تو گذرا ہوا وقت کالعدم ہوگا۔

مجنون شوہر کا باری مقرر کرنا

مسئلہ:......فقہاء کی رائے ہے کہ جنون مطبق (مستقل) والے شوہر پر باری مقرر کرنا واجب نہیں ہے، اس لئے کہ وہ غیر مکلّف ہے۔

باری کی مستحق بیوی

مسئلہ:...... باری کا حق ان کا تمام بیویوں کو حاصل ہے جن میں جماع کی طاقت ہو، خواہ وہ مسلمان بیویاں ہوں یا اہل کتاب یا دونوں ہوں، آزاد ہوں یا باندیاں یا دونوں ہوں اگر چہ وطی کرنا شرعا حرام ہو مثلا: احرام والی بیوی، حیض ونفاس والی بیوی، جس بیوی سے ظہار یا ایلاء کیا گیا ہو یا عادۃً جماع کرنا محال ہو مثلا: رتقاء (جس کی شرم گاہ بند ہو) یا طبعاً محال ہو مثلا ایسی مجنونہ بیوی جس سے کوئی خطرہ نہ ہو، مریض اور صحت مند بیوی میں کوئی فرق نہیں ہے، چھوٹی (جس سے جماع کرنا ممکن نہ ہو) اور بڑی میں کوئی فرق نہیں ہے، اور عذر والی بیویوں کے لئے بھی شوہر باری مقرر کرے گا جیسا کہ غیر عذر والی بیویوں کے لئے مقرر کرے گا، اس لئے کہ باری کا مقصد ساتھ رہنا، انس حاصل کرنا، سکون ملنا، پناہ دینا اور وحشت ناک تنہائی سے بچنا ہے اور عورتوں کی ضرورت اس کی متقاضی ہے، باری نکاح کے حقوق میں سے ہے جن میں بیویوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

طلاق رجعی والی بیوی کے لئے باری

مسئلہ:......حنفیہ کی رائے ہے کہ دوسری بیویوں کے ساتھ اپنی مطلقہ رجعیہ بیوی کے لئے بھی شوہر باری مقرر کرے گا، اگر اس سے رجعت کرنے کا قصد ہو، ورنہ نہیں مقرر کرے گا۔

نئی بیوی کے لئے باری

مسئلہ:......جس کے پاس پہلے سے ایک یا کئی بیویاں ہوں اس کی نئی بیوی کے لئے باری مقرر کرنے کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے کہ کیا اس کے لئے کوئی خصوصی باری مقرر ہوگی یا وہ بھی دوسری بیویوں کی طرح باری کے سلسلہ میں داخل ہو جائے گی؟

حنفیہ کی رائے ہے کہ نئی بیوی کے لئے کوئی خصوصی زائد باری کا حق نہیں ہے، انہوں نے کہا: باری میں کنواری، ثیبہ، پرانی اور نئی سب برابر ہیں، اس لئے کہ فرمان باری ہے: ﴿ وَ عاشروھن بالمعروف ﴾ (اور بیویوں کے ساتھ خوش اسلوبی سے گذر بسر کیا کرو) اور اس کا آخری درجہ باری ہے، نیز اس لئے کہ باری میں ظلم سے ممانعت کی احادیث مطلق ہیں، نیز اس لئے کہ باری نکاح کے حقوق میں سے ہے جس میں بیویوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے، نیز اس لئے کہ پرانی بیوی کو وحشت ہونا یقینی ہے کیونکہ اس نے اس کے ہوتے ہوئے ایسی عورت کو لا رکھا جو اس کے لئے باعث غضب ہے، اور یہ وحشت نئی بیوی میں وہمی ہے، نیز اس لئے کہ پرانی بیوی کا خدمت کرنے کے سبب زائد احترام ہے، اور نئی بیوی میں پائی جانے والی وحشت ونفرت کا ازالہ اس طرح ممکن ہے کہ اس کے پاس ایک ہفتہ قیام کرے، پھر بقیہ بیویوں کے پاس ایک ہفتہ قیام کرے، خصوصیت کے ساتھ نئی بیوی کے لئے زیادہ باری مقرر کرنے میں یہ منحصر نہیں ہے۔

تقسیم کا آغاز اور طریقہ آغاز

مسئلہ:......شوہر اپنی بیویوں میں تقسیم کا آغاز کس وقت کرے گا اور آغاز کس چیز سے ہوگا، اس میں فقہاء کا اختلاف ہے۔

حنفیہ اور مالکیہ کی رائے یہ ہے کہ: تقسم میں آغاز کے بارے میں شوہر کی رائے کا اعتبار ہوگا۔

تقسیم اصل رات یا دن؟

مسئلہ:...... تقسم میں اصل اور اس کا مدار رات ہے، اس پر فقہاء کا اتفاق ہے۔

مسئلہ:......جس کا کام رات میں ہوتا ہے، اس کے لئے تقسیم کا اعتبار دن ہے، اس لئے کہ

یہی اس کے سکون اور آرام کا وقت ہے۔

مسئلہ:......دن تقسیم میں رات کے تابع ہے، یعنی جس کی باری رات کی ہوگی، دن بھی اسی کا ہوگا۔

مسئلہ:......اگر شوہر بیوی کی باری میں دن کو اگلی رات سے متعلق کرنا چاہے تو ایسا کرنا جائز ہے، اس لئے کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

مدت تقسیم

مسئلہ:......فقہاء نے صراحت کی ہے کہ جو دن میں کام کرتا ہے اس کے لئے تقسیم کی کم از کم مدت ایک رات ہے، رات کے کچھ حصہ کی باری مقرر کرنا جائز نہیں، اس لئے کہ کچھ حصہ مقرر کرنے میں الجھن پیدا کرنا ہے اور زندگی کو مکدر کرنا ہے، البتہ اگر بیویاں اس پر راضی ہوں تو جائز ہے۔

مسئلہ:...... باری کی مقدار مقرر کرنے کا حق شوہر کو ہے، اگر چاہے تو ایک دن کی یا دو دن کی یا زیادہ کی مقرر کرے۔

مسئلہ:......مناسب ہے کہ زیادتی میں مدت ایلاء کا خیال رکھا جائے جو چار ماہ ہے۔

مسئلہ:...... ہر ایک بیوی کے پاس ایک دن ایک رات قیام کرے، اور اگر چاہے تو تین دن تین رات، کسی ایک بیوی کے پاس دوسری کی اجازت کے بغیر اس سے زیادہ قیام نہ کرے۔

مسئلہ:......اس پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ جس کے پاس ایک سے زائد بیویاں ہوں اس پر واجب ہے کہ ان میں سے ہر ایک کی باری کو مکمل طور پر پوری کرے، کوئی کمی یا تاخیر نہ ہو۔

مسئلہ:......حنفیہ نے کہا: شوہر پر لازم ہے کہ رات کے بارے میں اپنی بیویوں میں

مساوات رکھے حتی کہ اگر پہلی بیوی کے پاس غروب کے بعد آیا اور دوسری کے پاس عشاء کے بعد آیا تو اس نے باری کی پابندی ترک کردی۔

مسئلہ:...... کسی بیوی سے اس کی باری کے علاوہ دنوں میں جماع نہیں کرے گا۔ اور عیادت کے علاوہ کسی اور غرض سے اس کے پاس نہیں جائے گا، اور اگر دوسری بیوی کا مرض سخت ہو تو ''الجوہرۃ'' میں ہے کہ اس کے پاس قیام کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں یہاں تک کہ اس کو شفا مل جائے یا وہ انتقال کرجائے، جبکہ اس کے پاس کوئی اور نہ ہو جس سے اس کو انس ملے۔

مسئلہ:...... باری کا ہونا دوسری بیوی کی ضروریات کی دیکھ ریکھ اور اس کے کاموں کے نظم و ضبط کے لئے اس کے پاس جانے سے مانع نہیں ہے'' صحیح مسلم'' میں ہے: ''انھن کنّ یجتمعن کل لیلة فی بیت التی یأتیھا '' بیویوں کا معمول تھا کہ وہ ہر رات آپ ﷺ جس گھر میں تشریف فرما ہوتے تھے وہ اس کے گھر میں جمع ہوجاتی تھیں۔

بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ باری والی بیوی کی رضامندی سے جائز ہے، کیونکہ اس کو اس سے تنگ دلی محسوس ہوسکتی ہے۔

شوہر کا بیویوں کے پاس جانا اور ان کو اپنے پاس بلانا

مسئلہ:......اس پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ: متعدد بیویاں ہونے کی صورت میں اولی یہ ہے کہ ہر بیوی کے لئے مکان ہو جہاں شوہر اس کے پاس آئے۔ اس میں آپ ﷺ کے عمل کی اتباع ہے، اس لئے کہ آپ ﷺ اپنی ازواج کے پاس ان کے گھروں میں ان کی باری پر تشریف لے جاتے تھے۔

نیز اس لئے کہ اس میں حفاظت اور پردہ زیادہ ہے تاکہ عورتیں گھروں سے نہ نکلیں۔ اور اگر شوہر تنہا کسی گھر میں رہتا ہو تو جائز ہے کہ ہر بیوی کو اس کی رات میں اپنے پاس بلائے

تا کہ اس کی باری کا حق اس کو دے سکے۔

مسئلہ:……اگر شوہر بیمار ہو جائے تو ہر بیوی کو اس کی باری پر بلائے گا، اس لئے کہ اگر صحت کی حالت میں ہوتا اور ایسا کرنا چاہتا تو اس کی بات قبول کی جاتی۔

سفر کے لئے قرعہ

مسئلہ:……حالت سفر میں بیویوں کے لئے باری کا حق نہیں ہے، شوہر ان میں سے جس بیوی کو چاہے سفر میں لے جائے، اولی یہ ہے کہ ان میں قرعہ اندازی کر لے، جس کا نام قرعہ میں نکلے اس کو ساتھ لے جائے تا کہ ان کی دل بستگی ہو، نیز اس لئے کہ وہ سفر میں کسی بیوی پر اور حضر اور منزل پر ٹھہرنے میں سامانوں کی حفاظت کے لئے یا فتنہ کے اندیشہ سے کسی دوسری بیوی پر بھروسہ کر سکتا ہے، اور مثلاً کسی بیوی کا زیادہ موٹا ہونا، اس کے لئے سفر سے مانع بھی بن سکتا ہے، لہذا سفر میں جس بیوی کے ساتھ رکھنے میں اندیشہ ہو تو قرعہ میں اس کا نام نکلنے کی وجہ سے سفر کے لئے اس کو متعین کرنے میں سخت ضرر کا پابند کرنا ہے اور ایسا ضرر ان دلائل کی وجہ سے دور کیا جاتا ہے جو حرج و تنگی کی نفی کرتے ہیں۔

چھوٹی ہوئی باری کی قضا

مسئلہ:……شب باشی جو کسی ایک بیوی کا حق بن چکی تھی اور شوہر نے اسے اس بیوی کو نہیں دیا وہ اس کی قضاء نہیں کرے گا، اس لئے کہ شب باشی کا مقصد ضرر دور کرنا، عورت کی آبرو محفوظ رکھنا اور وحشت کا ازالہ ہے، اور یہ اس کا زمانہ گزرنے سے فوت ہو جاتا ہے، لہذا جس بیوی کی رات گزر گئی اس کے عوض اس کے لئے کوئی رات مقرر نہیں کرے گا، اس لئے کہ اس صورت میں اس رات والی بیوی پر ظلم کرے گا جو اس کو عوض میں دے گا۔

بیوی کا اپنی باری سے دست بردار ہونا

مسئلہ:......اس پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ مرد کی کسی بیوی کے لئے جائز ہے کہ اپنی باری سے دست بردار ہو جائے یا باری کا اپنا حق اپنے شوہر کو یا کسی ایک سوکن کو یا ساری سوکنوں کو ہبہ کردے، یہ شوہر کی رضامندی سے ہوگا، اس لئے کہ اس بیوی سے استمتاع کے سلسلہ میں شوہر کا حق اس کی رضامندی کے بغیر ساقط نہ ہوگا، اس لئے کہ وہ اپنے سے استمتاع کے بارے میں شوہر کے حق کو ساقط کرنے کی مالک نہیں ہے، اور جب خود یہ بیوی اور شوہر دونوں راضی ہو جائیں تو جائز ہے، اس لئے کہ یہ ان دونوں کا حق ہے، ان کے علاوہ کسی اور کا نہیں ہے۔ اور جس بیوی کو باری ہبہ کی گئی اگر وہ ہبہ کو قبول کرنے سے انکار کرے تو اس کو یہ اختیار نہیں ہے، اس لئے کہ اس سے استمتاع کے بارے میں شوہر کا حق ہمہ وقت ثابت ہے، دوسری بیوی کے حق کے آڑے آنے کے سبب ممنوع ہو گیا تھا، اور جب یہ رکاوٹ دور ہوگئی تو اس بیوی سے استمتاع کا شوہر کو حق ثابت ہو گیا، اگرچہ وہ ناپسند کرے جیسا کہ اگر وہ بیوی اکیلی ہو۔

باری سے دست بردار ہونے کے لئے عوض لینا

مسئلہ:......جمہور فقہاء کی رائے ہے کہ اپنی باری سے دست بردار ہونے والی بیوی کے لئے اس کا عوض لینا جائز نہیں ہے، نہ شوہر سے اور نہ سوکنوں سے، اور اگر عوض لے لے تو اس کو لوٹانا اس پر لازم ہے۔ اپنی باری کا عوض لینا اس لئے ناجائز ہے کہ وہ نہ سامان ہے نہ منفعت، نیز اس لئے کہ شوہر کا اس کے پاس قیام کرنا ایسی منفعت نہیں ہے جس کی وہ مالک ہو۔

باری کے ساقط ہونے کے اسباب

مسئلہ:...... باری میں بیوی کا حق اس کے ساقط کرنے سے ساقط ہوجاتا ہے، اور نشوز (بیوی کی بدخوئی) سے ساقط ہوجاتا ہے جیسا کہ اس کی وجہ سے نفقہ ساقط ہوجاتا ہے، اس پر فقہاء کا اتفاق ہے۔ نشوز کی ایک صورت یہ ہے کہ بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر باہر نکل جائے یا اس کو اپنے سے لطف اندوز ہونے سے روک دے۔

آپ ﷺ کے لئے باری کی تقسیم واجب نہیں تھی

(۱)......﴿ تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُئْوِیْٓ اِلَیْکَ مَنْ تَشَآءُ ط وَمَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکَ ﴾۔(پ:۲۲/سورۂ احزاب، آیت نمبر:۵۱)

ترجمہ:......ان بیویوں میں سے تم جس کی باری چاہو، ملتوی کردو، اور جس کو چاہو، اپنے پاس رکھو، اور جن کو تم نے الگ کر دیا ہو، ان میں سے اگر کسی کو واپس بلانا چاہو تو اس میں بھی تمہارے لئے کوئی گناہ نہیں ہے۔

تشریح:......''تُرْجِیْ'' ارجاء سے مشتق ہے، جس کے معنی مؤخر کرنے کے ہیں، اور ''تُئْوِی'' ایواء سے مشتق ہے جس کے معنی قریب کرنے کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کو اختیار ہے کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے جس کو چاہیں مؤخر کردیں جس کو چاہیں اپنے قریب کریں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کا مخصوص حکم ہے۔

عام امت کے لوگوں کے لئے جب متعدد بیویاں ہوں تو سب میں برابری کرنا ضروری ہے، اس کے خلاف کرنا حرام ہے، برابری سے مراد نفقہ کی برابری اور شب باشی میں برابری ہے کہ جتنی راتیں ایک بیوی کے ساتھ گذاریں اتنی دوسری اور تیسری کے ساتھ گذارنا چاہئے، کمی بیشی ناجائز ہے، مگر نبی کریم ﷺ کو اس معاملے میں مکمل اختیار دے دیا گیا، سب ازواج میں برابری کے حکم سے مستثنیٰ کر دیا گیا، اور آخر آیت میں یہ بھی اختیار دے دیا کہ جس بی بی سے ایک مرتبہ اجتناب کا ارادہ کر لیا پھر اگر چاہیں تو اس کو پھر قریب کر سکتے ہیں، ﴿ وَمَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکَ ﴾ کا یہی مطلب ہے۔

حق تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو یہ اعزاز بخشا کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں برابری کرنے کے حکم سے مستثنیٰ فرما دیا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس استثناء واجازت

کے باوجود اپنے عمل میں ہمیشہ برابری کرنے کا التزام ہی فرمایا۔امام ابوبکر جصاص رازی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: حدیث کی روایت یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ اس آیت کے نزول کے بعد بھی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں برابری کی رعایت ہمیشہ رکھتے تھے۔

(معارف القرآن ص ۱۹۱ ج ۷)

خاتمہ......دوسری شادی کومعیوب سمجھنا غلط ہے

خاتمہ میں ایک اہم پہلو پر بھی تنبیہ ضروری ہے، وہ یہ ہے کہ ہمارے معاشرہ میں دوسری شادی کو انتہائی معیوب سمجھا جاتا ہے، یہ نظریہ بالکل غلط اور اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔ اسلام نے چار شادیوں کی اجازت دی ہے، اگر اللہ تعالی نے کسی کو مالی وسعت عطا فرمائی ہو اور جسمانی قوت بھی رکھتا ہو تو چار تک شادی کر سکتا ہے۔

بعض ایسے واقعات رونما ہوئے کہ حیرت کی انتہاء نہ رہی، مثلا: ایک مسلمان عورت نے اپنے شوہر سے کہا: آپ چاہیں تو زنا کر لیں، مگر دوسری شادی کی اجازت نہیں۔ کس قدر افسوس کی بات ہے، اور کتنا سخت اور خطرناک جملہ ہے کہ ایک حرام کام کی اجازت دے اور جائز کام سے منع کرے۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ عورت بیمار ہوتی ہے، کبھی حالت نفاس میں ہوتی ہے اور تیس چالیس دن تک پاک نہیں ہوتی، ہر ماہ میں تقریبا دس دن حالت حیض میں ہوتی ہے، ان اعذار میں بھی بعض مردوں کے لئے بیوی کے بغیر گذارہ مشکل ہوتا ہے، ان حالات میں مرد کو دوسری شادی کی اجازت دینی چاہئے، تا کہ معاشرہ زنا سے پاک رہے۔

زیادہ شادیوں کی حکمتیں

اسلام کی تعلیمات میں بیشمار حکمتیں ہوتی ہیں، اسلام نے خواہ مخواہ زیادہ شادی کو جائز نہیں رکھا، اس میں کئی اسرار پوشیدہ ہیں: مثلا:

(۱)...... یہ ایک نا قابل انکار حقیقت ہے کہ عورتوں کی اوسط پیدائش مردوں کی اوسط پیدائش سے زیادہ ہے۔ ہم فرض کر لیتے ہیں کہ مردوں اور عورتوں کی شرح پیدائش میں ایک اور دو کی نسبت ہے، اب اگر ہر مرد صرف ایک عورت سے شادی کرے تو سوال یہ ہے کہ جو عورتیں

بچ جائیں گی ان کے لئے کیا طریقہ تجویز کیا جائے گا، اس مسئلہ کے حل کی تین صورتیں ہیں:

(الف)...... باقی ماندہ عورتیں تمام عمر شادی کے بغیر گزار دیں، اور اپنی جنسی خواہش کبھی کسی مرد سے پوری نہ کریں۔

(ب)...... باقی عورتیں بغیر شادی کے ناجائز طریقہ سے اپنی خواہش پوری کریں۔

(ج)...... باقی عورتوں سے وہ مرد شادی کرلیں جو مالی اور جسمانی طور سے اس کے اہل ہوں۔

پہلی صورت فطرت کے خلاف ہے، اور عام بشری طاقت سے باہر ہے۔ دوسری صورت دین اور (اسلامی) قانون دونوں اعتبار سے ناجائز اور گناہ ہے، اس لئے قابل عمل معروف' فطری اور پسندیدہ صورت صرف تیسری صورت ہے جس کو اسلام نے پیش کیا ہے۔

(۲)...... بالعموم مرد ساٹھ سال کی عمر تک جنسی عمل کا اہل اور تر و تازہ رہتا ہے، جبکہ عورت بالعموم زیادہ بچے جن کر چالیس سال کی عمر تک پہنچنے کے بعد جنسی عمل کے لئے پر کشش یا اہل نہیں رہتی، اب اگر صرف ایک بیوی سے نکاح کی اجازت ہو تو مرد اپنی زندگی کے بیس سال کیسے گذارے گا؟ اس کی بھی تین صورتیں ہیں:

(الف)......ان بیس سالوں میں مرد اپنی خواہش کو بالکل پورا نہ کرے۔

(ب)......اس عرصہ میں مرد ناجائز طریقہ سے اپنی خواہش پوری کرے۔

(ج)......اس عرصہ کے لئے مرد' دوسری عورت سے نکاح کرلے۔

پہلی صورت غیر فطری ہے، اور دوسری صورت غیر قانونی اور غیر شرعی ہے، اس لئے قابل عمل صرف تیسری صورت ہے۔

نوٹ:...... یہ ضروری نہیں کہ ہر جگہ مرد اور عورت کی جسمانی اہلیت میں عمر کا یہی معیار ہو، اس میں کمی بیشی بھی ہوسکتی ہے، لیکن بعض صورتوں میں یہ مشکل بہرحال پیش آتی ہے، اور تعدد ازدواج کے سوا اس کا اور کوئی معقول حل نہیں ہے۔

(۳)......بعض اوقات کسی شخص کی بیوی بانجھ ہوتی ہے جس سے اولاد نہیں ہوسکتی، اور انسان اپنی نسل بڑھانے اور اپنا سلسلہ نسب آگے منتقل کرنے کے لئے طبعی طور پر اولاد کا خواہش مند ہوتا ہے، اس مشکل کے حل کی بھی صرف دو صورتیں ہیں:

(الف)......پہلی بیوی کو طلاق دے کر دوسری شادی کر لے۔

(ب)......پہلی بیوی کے ہوتے ہوئے دوسرا نکاح کر لے۔

عدل وانصاف کے مطابق اور انسانی ہمدردی کے نزدیک تر صرف دوسری صورت ہے جو اسلام کے تعدد ازدواج کے اصول پر مبنی ہے۔

(۴)......فرض کیجئے کہ کسی شخص کی بیوی ایک متعدی مرض میں مبتلا ہو، یا اس کو کوئی ایسی بیماری ہو جس میں شفاء کی امید بالکل نہ ہو یا بہت کم ہو اور اس کا شوہر جوان اور صحت مند ہو اب اس شخص کے سامنے صرف چار راستے ہیں:

(الف)......اس عورت کو طلاق دے دے۔

(ب)......تمام عمر جنسی خواہش پوری نہ کرے۔

(ج)......ناجائز طریقہ سے اپنی جنسی خواہش پوری کرے۔

(د)......وہ شخص دوسری شادی کر لے۔ عدل وانصاف اور انسانی ہمدردی کے اعتبار سے یہی صورت قابل عمل ہے۔ (مستفاد: تبیان القرآن ص ۵۵۶/۵۵۵ ج ۲)

نوٹ:......ایک وقت ایسا آنے والا ہے کہ اس میں تو مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت

خود احادیث سے ثابت ہے، امام بخاری رحمہ اللہ نے ''کتاب الرضاع''میں مستقل ایک باب قائم فرمایاہے: باب یقل الرجال و کثر النساء۔

(۵)......مؤمن کے نزدک سب سے زیادہ اہمیت تقوی اور پرہیزگاری کی ہے، اور اللہ تعالی نے بعض مردوں کوقوی الشہوت بنایا ہے، ایسے لوگوں کے لئے ایک بیوی کافی نہیں۔ عورتوں کو بہت اعذار پیش آتے ہیں، وہ ہر وقت اس قابل نہیں ہوتیں کہ شوہر ان سے ہم بستر ہوسکے، ان کو ماہواری آتی ہے، اور حمل کے زمانہ میں جنین کی حفاظت کے لئے ان کو مردوں سے اختلاط کم کرنا پڑتا ہے، اس لئے اگر ایک سے زیادہ بیویوں کی اجازت نہیں دی جائے گی تو تقوی کا دامن مرد کے ہاتھ سے چھوٹ جائے گا۔

(۶)......نکاح کا سب سے اہم مقصد افزائش نسل ہے، اور مرد بیک وقت متعدد بیویوں سے اولاد حاصل کرسکتا ہے، پس تعدد ازدواج سے مقصد نکاح کی تکمیل ہوتی ہے۔

(رحمۃ اللہ الواسعہ شرح حجۃ اللہ البالغہ ص ۹۸/۹۹ ج ۵)

(۷)......بعض اوقات ایسی صورت پیش آتی ہے کہ مرد کا عورت سے دل نہیں ملتا، لیکن صاحب اولاد ہونے کی وجہ سے طلاق کا بھی موقع نہیں رہتا، ایسی صورت میں نکاح ثانی کے علاوہ چارۂ کار نہیں ہے۔

(۸)......بعض حالات میں بالخصوص حکام اور امراء کے لئے تعدد نکاح کی ضرورت ایک سیاسی مصلحت بن جاتی ہے، اس طرح کے واقعات تاریخ میں بھرے پڑے ہیں۔

(تلخیص: المصالح العقلیہ للاحکام النقلیہ ص ۱۹۴/۲۰۳۔ کتاب المسائل ص ۲۶۹ ج ۴)

آج کے دور میں بھی بعض مما لک میں فسادات نے اور بعض مما لک میں دہشت گروں کے حملوں کی وجہ سے اور بعض مما لک کے درمیان جنگ کی وجہ سے بے شمار انسان موت کی

گھاٹ اتر گئے، اگر چہ ان میں مرد اور عورتیں دونوں کی موت واقع ہوئی، مگر زیادہ تر ان حادثات میں مرد کام آئے، کثیر تعداد میں عورتیں بیوہ ہوگئیں، اور بے سہارا ہوئیں، ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے جن کو قوت اور مالی وسعت عطا فرمائی ہو، ان کے لئے بہتر ہے کہ دوسری شادی کر کے ان بیواؤں کا سہارا بنیں۔

بعض حضرات اس پر کہتے ہیں کہ: ان بیواؤں کا سہارا بننے کے لئے شادی ہی کیا ضروری ہے، مالی تعاون کر کے ان کی مدد کی جاسکتی ہے، مگر یہ بات درست نہیں، مالی تعاون بھی ضروری ہے، بڑی عمر کی عورتوں اور یتیموں کی مدد مال سے ہوسکتی ہے، مگر وہ نو جوان عورتیں جو بیوہ ہوگئی ہیں، ان کی فطری مرد کی ضرورت کیا مال سے پوری ہو جائے گی؟ ہرگز نہیں، اس لئے بعض اوقات اور بعض حالات میں شادی بھی ضروری ہے۔

دوسری شادی کے لئے پہلی بیوی سے اجازت ضروری نہیں

مسئلہ:......دوسری شادی کے لئے پہلی بیوی سے اجازت ضروری نہیں، اس لئے شریعت نے اسے چار تک نکاح کی اجازت دی ہے۔ ’’وللحر ان یتزوج اربعا من الحرائر‘‘۔

(عالمگیری ص ۲۷۷ ج ۱، الباب الثالث فی المحرمات ، القسم الرابع المحرمات بالجمع)

البتہ پہلی بیوی کی اجازت اور اس کو راضی کرے تو بہتر ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیو بند ص ۲۲۵ ج ۷۔ فتاوی قاسمیہ ص ۳۴۳ ج ۱۲)

عورت اپنی بہن کی طلاق کا سوال نہ کرے

(۱)......عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم قال :لا یحلُّ لامرأۃٍ تسأل طلاق اُختِھا لِتَسْتَفْرِغ صَحْفَتھا ، فانّما لھا ما قُدِّرَ لھا۔

(بخاری، باب الشروط التی لا تحل فی النکاح ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث :۵۱۵۲)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کے لئے اپنی بہن کی طلاق کا سوال کرنا جائز نہیں ہے تا کہ وہ اس کے برتن کو فارغ کرلے اور اس کے لئے وہی ہے جو اس کے لئے مقدر کیا گیا ہے۔

خاتمہ......کثرت نکاح کی چند روایات

خاتمہ میں اس بات کی وضاحت بھی مناسب ہے کہ بعض حضرات نے کثرت سے شادیاں کیں، اور ایک حدیث میں کثرت سے نکاح کرنے والے کو بہتر آدمی کہا گیا ہے:

(۱)......عن سعید بن جبیر قال : قال لی ابن عباس رضی الله عنهما : هل تزوّجتَ ؟ قلت : لا ، قال : فتزوّجْ فانّ خیر هذه الامة أکثرُها نساء۔

(بخاری، باب کثرة النساء ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۵۰۶۹)

ترجمہ:......حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مجھ سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا: کیا تم نے نکاح کرلیا ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں، تو آپ نے فرمایا: نکاح کرو، کیونکہ اس امت کے بہترین آدمی وہ ہے جس کی زیادہ بیویاں ہوں۔

حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کی ننانوے بیویاں تھیں

(۲)......داؤد علیه السلام : کانت له تسع و تسعون امرأة۔

(عمدۃ القاری ص۹۹ ج۲۰، باب کثرة النساء ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۵۰۶۹)

ترجمہ:......حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کی ننانوے بیویاں تھیں۔

حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کی ایک ہزار بیویاں تھیں

حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے کثرت نکاح کے متعلق مختلف روایات ہیں، ’’بخاری شریف‘‘ کی ایک روایت میں سو(۱۰۰) یا ننانوے(۹۹) کی تعداد آئی ہے:

(۳)......رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : قال سلیمان بن داود علیهما السلام : لأطوفنّ اللیلة علی مائة امرأة أوتسع و تسعین ، الخ۔

ترجمہ:...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت سلیمان بن داوٗد علیہما الصلوۃ والسلام نے فرمایا: آج رات میں سو (۱۰۰) یا ننانوے (۹۹) عورتوں کے پاس جاؤں گا (یعنی ان سے جماع کروں گا)۔ (بخاری، باب من طلب الولد للجهاد ، كتاب الجهاد ، رقم الحديث:۲۸۱۹)

(۴)...... سليمان عليه السلام أكثر زوجات من رسول الله صلى الله عليه وسلم، قيل : كانت ألف امرأة : ثلاث مائة حرائر و سبع مائة اِماء۔

ترجمہ:...... حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کی ایک روایت کے مطابق ایک ہزار بیویاں تھیں، جن میں تین سو آزاد عورتیں تھیں اور سات سو باندیاں تھیں۔

(عمدۃ القاری ص۹۹ ج۲۰، باب كثرة النساء ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۵۰۶۹)

آپ ﷺ کی بیویوں مجموعی تعداد ۳۵/ سے زیادہ ہیں

(۵)...... ہمارے نبی پاک ﷺ کی مجموعی طور پر: ۳۵/ یا اس سے بھی زیادہ بیویاں تھیں، گیارہ (۱۱) ازواج مطہرات تو مشہور ہیں، رضی اللہ عنہن۔

دیگر ایک جماعت بھی عورتوں کی ہے، ان سے بعض کے ساتھ نکاح تو فرمایا، لیکن زفاف نہ فرمایا، اور کچھ وہ ہیں جن سے زفاف تو آپ ﷺ نے فرمایا، لیکن اس آیت کی رو سے اختیار ملنے پر وہ آنحضرت ﷺ کے حبالہ نکاح سے نکل گئی تھیں: ﴿ يايها النبى قل لازواجک ان کنتن ترون الحيوة الدنيا و زينتها ﴾۔ (اے نبی اپنی بیوی سے کہہ دو کہ اگر تم کو دنیا میں عیش وعشرت مطلوب ہے تو...) یہ تعداد میں چوبیس یا اس سے زیادہ تھیں۔

(مدارج النبوت اردو ص۶۲۳ ج۲، باب دوم: امہات المؤمنین ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی: ۳۰۰/ یا ۱۰۰۰/ بیویاں تھیں

علامہ احمد ابن اسماعیل کورانی رحمہ اللہ (متوفی: ۸۹۳ھ) فرماتے ہیں:

(۶)......حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اسلام میں تین سو عورتوں سے نکاح کئے۔ اور ایک راویت کے مطابق ان کی ایک ہزار بیویاں تھیں۔

(الکوثر الجاری ص۴۲۵ ج۸، باب کثرۃ النساء، کتاب النکاح، رقم الحدیث:۵۰۶۹)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی بکثرت بیویاں تھیں

(۷)......حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی بھی بکثرت بیویاں تھیں۔

حضرت مولانا معین الدین احمد ندوی رحمہ اللہ "سیر الصحابہ" میں لکھتے ہیں:

روایتوں میں ہے کہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے نہایت کثرت کے ساتھ شادیاں کیں، اور اسی کثرت کے ساتھ طلاقیں دیں۔ طلاقوں کی کثرت کی وجہ سے لوگ آپ کو "مطلاق" کہنے لگے تھے۔ بعض روایتوں سے آپ کی ازواج کی تعداد نوے (۹۰) تک پہنچ جاتی ہے، لیکن یہ روایتیں مبالغہ آمیز ہیں، اس کی تردید اس سے بھی ہوتی ہے کہ آپ کے کل دس اولاد تھیں، اور یہ تعداد شادیوں کے مقابلہ میں بہت کم ہے، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ شادیوں کی کثرت کی روایات مبالغہ سے خالی نہیں ہیں، تاہم اس قدر مسلم ہے کہ عام رواج سے زیادہ شادیاں کیں۔

اس کثرت ازدواج وطلاق کو دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں اعلان کر دیا تھا کہ: انہیں کوئی اپنی لڑکی نہ دے، لیکن عام مسلمانوں میں خانوادۂ نبوی ﷺ سے رشتہ پیدا کرنے کا شوق اتنا غالب تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس مخالفت کا کوئی اثر نہ ہوا، اور ایک ہمدانی نے برملا کہا کہ: ہم ضرور لڑکی دیں گے، زیادہ سے زیادہ یہی نہ ہوگا کہ جو عورت انہیں پسند ہوگی اسے رکھیں گے ورنہ طلاق دیدیں گے۔

(تاریخ الخلفاء سیوطی۔ ابن سعد۔ سیر الصحابہ رضی اللہ عنہم ص ۲۷۔ حصہ ۶ / ج ۴)

حضرت حسن اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہم کے کثرت نکاح کی وجہ

شیخ عبداللہ بن باز حنبلی رحمہ اللہ (متوفی: ۱۴۱۰ھ) لکھتے ہیں:

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی بہت ازواج تھیں تاکہ وہ اپنے نفسوں کو پاک رکھیں اور کثرت اولاد کو حاصل کریں، ان کا مقصد عیاشی اور محض شہوت نہیں تھا۔

(شرح بخاری (شیخ عثیمن) ص۴۲۱ ج۴، باب كثرة النساء ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۵۰۶۹۔
نعم الباری ص۳۶۴ ج۹۔ ۵۳۷ ج۱۴)

امام نسائی رحمہ اللہ کی چار بیویاں اور کئی باندیاں تھیں

امام نسائی رحمہ اللہ کی چار بیویاں اور دو باندیاں تھیں، سب کی باری مقرر کر دی تھی۔ کثیر الجماع تھے۔

(بستان، البدایہ والنہایہ، طبقات الشافعیہ ص۸۲ ج۲، تذکرہ الامام النسائی مع الامام ابن ماجہ ص۹)

نسائی شریف کی شرح کے مقدمہ میں ہے: چار بیویاں اور کئی لونڈیاں تھیں۔

(شرح النسائی ص۲۶، مطبوعہ: زمزم پبلشرز، کراچی)

حرمت مصاہرت

اس رسالہ میں: حرمت مصاہرت کے معنی، اس کی تعریف، حرمت مصاہرت کے دلائل میں قرآن کریم کی آیات، آپ ﷺ کی احادیث، حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین رحمہم اللہ کے آثار، حرمت مصاہرت کی علت، اس کے ثبوت کی شرائط، مصاہرت کی بنا پر کون سی عورتیں حرام ہوتی ہیں؟ اور حرمت مصاہرت کے چند ضروری مسائل وغیرہ امور بہترین ترتیب پر مع حوالہ جمع کئے گئے ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: زمزم پبلشرز، کراچی

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصاہرت کے معنی اور تعریف

مصاہرت کے معنی ''سسرالی رشتہ داری'' کے آتے ہیں، خواہ شوہر کی طرف سے ہو یا بیوی کی طرف سے۔

مصاہرت: لغت میں ''صاہر'' کا مصدر ہے، کہا جاتا ہے: صاہرت القوم، میں نے قوم میں شادی کر لی۔

اصطلاح میں مصاہرت کا معنی: ختونت (شادی والے رشتوں) کا حرام ہونا ہے۔

''مصاہرۃ'' باب مفاعلہ کا مصدر ہے، اس کا مجرد ''صہر'' باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ ''صہر الشیء'' کے معنی قریب کرنا، اور باب مفاعلہ سے ''صاہر القوم'' اور ''فی القوم'' کے معنی داماد بننا۔ ''الصہر'' کے معنی داماد، خسر اور بہنوئی کے ہیں۔ اس کی جمع ''اصہار'' آتی ہے۔ دو آدمیوں میں جو قرابت پائی جاتی ہے اس کے لئے عربی زبان میں ''صہر'' اور ''نسب'' کے الفاظ مستعمل ہیں، پھر وہ قرابت جس سے خاندانی رشتہ قائم ہوتا ہے اور نسل کا سلسلہ چلتا ہے ''نسب'' کہلاتی ہے، اور ''صہر'' وہ قرابت ہے جو عورتوں کے ذریعہ چلتی ہے اور جس سے خسر اور دامادی کا رشتہ قائم ہوتا ہے، اول کو ''ذوی نسب'' اور ثانی کو ''ذوات صہر'' کہتے ہیں۔ (حرمت مصاہرت ص ۷)

مصاہرت کے متعلق احکام

مصاہرت سے چند احکام متعلق ہیں:

مصاہرت کی وجہ سے حرمت

فقہاء کا اتفاق ہے کہ چار قسم کے لوگوں میں مصاہرت کی وجہ سے دائمی حرمت ہو جاتی ہے:

الف:......اصل کی بیوی، یعنی باپ اور اس کے اوپر کی بیوی۔

ب:...... بیوی کی اصل، یعنی بیوی کی ماں اور اس کی ماں اور اس کے باپ کی ماں اور اس سے اوپر کی عورتیں۔

ج:...... بیوی کے فروع، یعنی بیوی کی بیٹیاں اور اس کی بیٹیوں کی بیٹیاں اور اس کے بیٹوں اور ان سے نیچے کی لڑکیاں، بشرطیکہ بیوی کے ساتھ جنسی تعلق ہو چکا ہو۔

د:......فرع کی بیوی، یعنی اپنے بیٹے کی بیوی یا اپنے پوتے کی بیوی یا اپنی بیٹی کے بیٹے (نواسے) کی بیوی، خواہ جتنا دور یہ سلسلہ چلا جائے۔ (موسوعہ فقہیہ اردو ص ۴۰۸، ۴۰۹ ج ۳۷)

اس دور پر فتن میں خسر کو بہو سے اور داماد کو ساس سے کسی طرح کی جسمانی خدمت ہرگز نہیں لینی چاہئے، اسی طرح باپ کو بڑی بیٹیوں سے بھی جسمانی خدمت لینے سے احتیاط کرنا چاہئے۔ حرمت مصاہرت کے مسائل بڑے پیچیدہ ہیں، نہ معلوم کن افعال سے حرمت ثابت ہو جائے، اور خوش گوار خاندان میں بجبوری جدائی کرنی پڑے۔

ان اوراق میں حرمت مصاہرت پر احادیث اور آثار کے ساتھ چند ضروری مسائل لکھے گئے ہیں۔ اللہ تعالی ان صفحات کو شرف قبولیت عطا فرمائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

۲۱/ جمادی الاخری ۱۴۴۲ھ مطابق: ۴/ فروری ۲۰۲۱ء

جمعرات

حرمت مصاہرت کے دلائل قرآن کریم سے

(۱)......وَ لَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ط اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ مَقْتًا ط وَسَآءَ سَبِيْلًا۔ (پ:۴/سورۂ نساء،آیت نمبر:۲۲)

ترجمہ:......اور جن عورتوں سے تمہارے باپ دادا (کسی وقت) نکاح کر چکے ہوں، تم انہیں نکاح میں نہ لاؤ۔ البتہ پہلے جو کچھ ہو چکا وہ ہو چکا۔ یہ بڑی بے حیائی ہے، گھناؤنا عمل ہے، اور بے راہ روی کی بات ہے۔

(۲)......وَ اُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَ رَبَائِبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ز فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ز وَ حَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ۔ (پ:۴/سورۂ نساء،آیت نمبر:۲۳)

ترجمہ:......اور تمہاری بیویوں کی مائیں، اور تمہارے زیر پرورش تمہاری سوتیلی بیٹیاں جو تمہاری ان بیویوں (کے پیٹ) سے ہوں جن کے ساتھ تم نے خلوت کی ہو۔ ہاں اگر تم نے ان کے ساتھ خلوت نہ کی ہو (اور انہیں طلاق دے دی ہو یا ان کا انتقال ہو گیا ہو) تو تم پر (ان کی لڑکیوں سے نکاح کرنے میں) کوئی گناہ نہیں ہے، نیز تمہارے صلبی بیٹوں کی بیویاں بھی تم پر حرام ہیں۔

حرمت مصاہرت کے دلائل احادیث نبویہ سے

(۱)......ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : أیُّما رجل نکح امرأۃ فدخل بھا ، فلا یحِلّ لہ نکاح ابنتھا ، فان لم یکن دخل بھا فلینکِحُ ابنتھا ، وأیُّما رجل نکح امرأۃ فدخل بھا أو لم یدخُلُ بھا فلا یحِل لہ نکاح أمِّھا۔

ترجمہ:...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جوشخص کسی عورت سے نکاح کرے پھراس سے صحبت کرے پھراس کے لئے (منکوحہ) کی بیٹی سے نکاح کرنا حلال نہیں، اوراگر بیوی سے صحبت نہیں کی (بلکہ صحبت کے بغیر ہی طلاق دیدی) تواس کے لئے (اس منکوحہ) کی بیٹی سے نکاح کرنا جائز ہے، اور جوبھی شخص کسی عورت سے نکاح کرے، پھرخواہ اس سے صحبت کرے یانہ کرے (اورطلاق دیدے یامرجائے) تومنکوحہ کی ماں اس کے لئے حرام ہے۔

(ترمذی، باب ما جاء فی من یتزوّج المرأۃ ثمّ یطلّقھا قبل ان یدخل بھا ؟ ھل یتزوّج ابنتھا أم لا ؟ کتاب النکاح ، رقم الحدیث :۱۰۹۸)

(۲)......عن أبی ھانئ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : من نظر الی فرج امرأۃ : لم تحلّ لہ امھا ولا ابنتھا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۹۹ ج۹، الرّجل یقع علی أمّ امراتہ ' أو ابنۃ امرأتہ ما حال امرأتہ ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۶۴۹۰)

ترجمہ:......حضرت ابوہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی شخص نے کسی عورت کی شرمگاہ کو دیکھا تو اس کے لئے اس کی ماں اور بیٹی حلال نہیں رہیں۔

(۳)......قال رجل : یا رسول اللہ ! انی زنیت بامرأۃ فی الجاھلیۃ ' افأنکح ابنتھا ؟

فقال النبی صلی الله علیه وسلم : لا أری ذلک ، ولا یصلح ذلک ان تنکح امرأة من ابنتها علی ما اطلعت علیه منها۔

ترجمہ:......ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ: میں نے زمانۂ جاہلیت میں ایک عورت سے زنا کیا تھا، کیا اب میں اس کی بیٹی سے نکاح کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس میں جواز نہیں دیکھتا ہوں، اور یہ بھی جائز نہیں کہ تو ایسی عورت سے نکاح کرے جس کی بیٹی کے جسم کے ان حصوں کو تو جان چکا ہے جو حصے تو بیوی کے جانے گا۔

(مصنف عبدالرزاق ص۲۰۲ ج۷، باب الرجل یزنی بأخت امرأته ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث: ۱۲۷۸۴)

(۴)......عن عائشة ' قالت : سُئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الرجل یَتْبَع المرأة حراما ، أینکِحُ أمّها ؟ أو یتبع الأمّ حراما ، أینکح ابنتها ؟ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم : لا یُحرِّم الحرامُ الحلال ، انّما یُحرِّم ما کان بنکاحٍ حلالٍ۔

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ: ایک آدمی کسی عورت سے زنا کرتا ہے، پھر اس کی ماں سے نکاح کرسکتا ہے؟ یا اس کی ماں سے زنا کرتا ہے تو کیا اس کی لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حرام کام حرام کو حلال نہیں کرتا ہے، زنا سے وہی حرام ہوتا ہے جو نکاح سے ہوتا ہے۔

(معجم طبرانی اوسط ص۱۸۳ ج۷، من اسمه محمد ، رقم الحدیث: ۷۲۲۴)

حرمت مصاہرت کے دلائل آثار صحابہ سے

(۱)......انّ عمر جرّد جاريتَه ‘ فسأله ايّاها بعضُ بنيه فقال : انّها لا تحلُّ لک۔

ترجمہ:......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک باندی کے کپڑے اتارے، اس کے بعد آپ کے ایک بیٹے نے آپ سے وہ باندی مانگی تو آپ نے فرمایا: وہ تمہارے لئے حلال نہیں ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۹۵ ج۹، فی الرجل يُجرِّد المرأة أو يلمسُها من قال لا تحلّ لابنه وان فعل الأب ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۶۴۷۲)

(۲)......عن أبى عمرو الشيبانى ‘ أن رجلا سأل ابن مسعود عن رجل طلق امرأته قبل ان يدخل بها ، أيتزوج ابنتها ؟ قال : نعم ، فتزوجها ‘ فولدت له ، فقدم على عمر فسأله ، فقال : فرِّقْ بينهما ، فقال : انّها ولدت له ، فقال : وان ولدت له عشرة ، فرّق بينهما۔

(مجمع الزوائد ص۳۵۳ ج۴، باب فيمن تزوج امرأة ففارقها ثم تزوج امّها ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۷۴۲۲۔ معجم طبرانی کبیر ص۳۷۸ ج۹، خطبة ابن مسعود ومن كلامه ، رقم الحديث: ۹۶۲۴)

ترجمہ:......حضرت ابوعمرو شیبانی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ: ایک آدمی نے اپنی بیوی کو دخول سے پہلے طلاق دی کیا وہ اس کی بیٹی سے شادی کرسکتا ہے؟ فرمایا: ہاں کرسکتا ہے۔ تو اس نے اس سے شادی کر لی، اور ولادت بھی ہوئی۔ پھر (کچھ عرصہ بعد) وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے بھی یہی سوال کیا، آپ نے فرمایا: ان دونوں کے درمیان جدائی کردو، کہا: مگر ان

کی ولادت بھی ہوگئی ہے، آپ نے فرمایا: اگر دس بچے کیوں نہ ہوجائیں تب بھی ان دونوں کے درمیان تفریق کردو۔

(۳)......عن عمرو بن شعیب ، عن أبیه ، عن جدّه : انّه جرَّد جاریةً له ، ثمّ سأله ایّاها بعضُ ولده ، فقال : انّها لا تحلّ لک۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۹۵ ج۹، فی الرجل یُجرِّد المرأة أو یلمسُها من قال لا تحلّ لابنه وان فعل الأب ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۶۴۷۴)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک باندی کے کپڑے اتارے، اس کے بعد آپ کے ایک بیٹے نے آپ سے وہ باندی مانگی تو آپ نے فرمایا: وہ تمہارے لئے حلال نہیں ہے۔

(۴)......عن ابن عمر قال : ایُّما رجلٍ جرَّد جاریةً ، فنظر مِنها الی ذلک الأمر ، فانّها لا تحلّ لابنه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۹۷ ج۹، فی الرجل یُجرِّد المرأة أو یلمسُها من قال لا تحلّ لابنه وان فعل الاب ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۶۴۸۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: اگر کسی آدمی نے اپنی باندی کے کپڑے اتار کر اسے دیکھا تو یہ اس کے بیٹے کے لئے حلال نہیں ہے۔

(۵)......عن عمران بن الحصین : فی الرّجل یقع علی امّ امرأته قال : تحرُم علیه امرأته۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۹۸ ج۹، الرّجل یقع علی أمّ امراته ، أو ابنة امرأته ما حال امرأته ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۶۴۸۷)

ترجمہ:......حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: اگر کسی شخص نے اپنی ساس سے صحبت کی تو اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی۔

(۶)......عن ابن عباس قا ل : حُرمنان ان تخطّاهما ' ولا يحرّمها ذلک علیه۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: بیٹی سے مجامعت کی وجہ سے ماں، اور ماں سے مجامعت کی وجہ سے بیٹی حرام ہو جاتی ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۹۸ ج۹، الرّجل يقع على أمّ امراته ' أو ابنة امرأته ما حال امرأته ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۶۴۸۸)

(۷)......عن ابن عباس قال : لا تُزاحِم من زاحم أبوک ' زوج امِّک۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۶۹ ج۹، ما قالوا فی الرّجل یتزوّج امرأة زوجِ امّه ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۷۵۵۰)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: اس سے بندھن نہ باندھو جس سے تمہارے ماں باپ میں سے کسی نے بندھن باندھا جیسے تمہاری ماں کا خاوند۔

حرمت مصاہرت کے دلائل تابعین کے آثار سے

(۱)......عن ابن طاوس ، عن أبیه قال : اذا تزوَّج الابن لم تحِلّ للاب : دخل بها أو لم یدْخُلُ بها ، واذا تزوّج الاب لم تحِل للابن : دخل بها أو لم یدخُلُ بها۔

ترجمہ:......حضرت طاوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اگر کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا تو وہ عورت اس کے باپ کے لئے حلال نہیں خواہ اس نے ازدواجی ملاقات کی ہو یا نہ کی ہو، اوراسی طرح اس کے بیٹے کے لئے بھی حلال نہیں خواہ اس نے ازدواجی ملاقات کی ہو یا نہ کی ہو۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۹۴ ج۹، فی الرجل یملِک عُقُدة المرأة ، أتحِلُّ لأبیه اذا لم یدخُل بهَا ؟ ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۶۴۶۶)

(۲)......عن الزهری کره أن یطأ الرّجل امرأةً قبّلها أبوه ، أو نظر الی مَحاسِرِها۔

ترجمہ:......حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اگر کسی شخص نے کسی عورت کا بوسہ لیا یا اس کی شرم گاہ کو دیکھا تو وہ عورت اس کے بیٹے کے لئے حرام ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۹۷ ج۹، فی الرجل یُجرِّد المرأة أو یلمسُها من قال لا تحلّ لابنه وان فعل الاب ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۶۴۸۳)

(۳)......عن الزهری قال : من ملک عُقُدة امرأة فقد حُرِّمت علی ابنه وعلی أبیه ، وأیُّهما جرَّد فنظر الی العورة : کذلک۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۹۴ ج۹، فی الرجل یملِک عُقُدة المرأة أتحِلُّ لأبیه اذا لم یدخُل بهَا ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۶۴۶۷)

ترجمہ:......حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اگر کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا

تو وہ عورت اس کے بیٹے اور باپ پر حرام ہو جائے گی۔ اسی طرح ان دونوں میں سے کسی نے کسی عورت کی شرم گاہ دیکھی تو وہ بھی دوسرے کے لئے حرام ہو جائے گی۔

(۴)......عن الحسن فی رجل تزوّج امرأة فطلّقها قبل أن یدخُلَ بها ، أیتزوَّجها أبوه ؟ فکرهه ، وقال الله تعالی : ﴿ وحلا ئل ابنائکم ﴾۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۹۵ ج۹، فی الرجل یملِک عُقُدة المرأة أتحِلُّ لأبیه اذا لم یدخُل بهَا ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۶۴۶۹)

ترجمہ:......حضرت حسن رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ: اگر کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس سے ازدواجی ملاقات سے پہلے اسے طلاق دے دی تو کیا اس کا باپ اسی عورت سے نکاح کر سکتا ہے؟ انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا، اور قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی: ﴿ وحلا ئل ابنائکم ﴾۔

(۵)......عن الحسن : انّه سئل عن رجلٍ جرّد جاریتَه هل تحلّ لابنه أو لابیه ؟ انّه کان یکره ذلک ، اذا قبّلها أو جرّدها لشهوة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۹۶ ج۹، فی الرجل یُجرِّد المرأة أو یلمسُها من قال لا تحلّ لابنه وان فعل الاب ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۶۴۸۰)

ترجمہ:......حضرت حسن رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ: اگر کوئی شخص اپنی باندی کو برہنہ دیکھ لے تو کیا وہ باندی اس کے باپ یا بیٹوں کے لئے حلال ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ: اگر اس نے اپنی باندی کا بوسہ لیا یا شہوت سے اس کے کپڑے اتارے تو اس کا باپ اور اس کے بیٹے اس باندی کو استعمال نہیں کر سکتے۔

(۶)......عن ابراهیم قال : اذا تزوّج الرجل المرأة فلم یدخُلُ بها لم تحلّ لأبیه۔

ترجمہ:......حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اگر کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس سے ازدواجی ملاقات نہ کی تو پھر بھی وہ اس کے باپ کے لئے حلال نہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۹۵ ج۹، فی الرجل یملِک عُقْدة المرأة أتحِلُّ لأبیه اذا لم یدخُل بهَا ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۶۴۷۱)

(۷)......عن ابراهیم قال : اذا غمز الرّجل الجاریة لشهوةٍ ، لم یتزوّج امها ولا ابنتها۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۰۰ ج۹، الرّجل یقع علی أمّ امراته ، أو ابنة امرأته ما حال امرأته ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۶۴۹۵)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اگر کسی شخص نے اپنی باندی کو شہوت سے چھویا تو وہ اس کی ماں اور بہن سے شادی نہیں کرسکتا۔

(۸)......عن ابراهیم ، أنه سأل عنه الشعبی ، فقال : قد زعموا أنّ رجلا اشتری جاریةً ، فخشِیت امرأته أن یتّخذها ، فأمرت ابنا لها غلاما أن یضطجع علیها لیُحرّمها علی زوجها۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۹۷ ج۹، فی الرجل یُجرِّد المرأة أو یلمسُها من قال لا تحلّ لابنه وان فعل الاب ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۶۴۸۲)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ایک مسئلہ کے متعلق جس کے بارے حضرت شعبی رحمہ اللہ نے دریافت کیا تھا فرمایا کہ: اہل علم کی رائے تھی کہ اگر کوئی آدمی باندی خریدے اور اس کی بیوی کو خوف ہو کہ یہ اس باندی سے جماع کرے گا، وہ عورت اپنے بیٹے سے کہے کہ وہ اس باندی کے ساتھ لیٹ جائے، تو یہ باندی اس کے خاوند پر حرام ہو جائے گی۔

(۹)......عن ابراهيم وعامر : فى رجلٍ وقع على ابنة امرأته ' قالا : حرمتا عليه كلاهما ' و قال ابراهيم : وكانوا يقولون : اذا اطّلع الرّجل من المرأة على ما لا يحلّ له ' أو لمسها لشهوةٍ ' فقد حُرِمتا عليه جميعا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۹۹ ج۹، الرّجل يقع على أمّ امراته ' أو ابنة امرأته ما حال امرأته ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۶۴۹۱)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم اور حضرت عامر رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ: اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کی بیٹی سے جماع کیا تو وہ دونوں اس پر حرام ہو جائیں گی۔ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: علماء فرمایا کرتے تھے کہ: جب آدمی نے کسی عورت کے ایسے حصے کو دیکھا جسے دیکھنا حلال نہیں تھا، یا اسے شہوت کے ساتھ چھویا تو اس عورت کی ماں اور بیٹی اس پر حرام ہو جائیں گی۔

(۱۰)......قال مسروق حين حضرتُه الوفاة : انّى لم أصِب مِن جاريتى هذه الا ما يُحرِّمها على ولدى : اللمسّ والنّظر۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۹۶ ج۹، فى الرجل يُجرِّد المرأة أو يلمسُها من قال لا تحلّ لابنه وان فعل الاب ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۶۴۷۸)

ترجمہ:......حضرت مسروق رحمہ اللہ کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے فرمایا کہ: میں نے اپنی اس باندی سے صرف اتنا تعلق رکھا ہے جس سے یہ میرے بیٹوں پر حرام ہوگئی ہے، یعنی چھونا اور دیکھنا۔

(۱۱)......قال مجاهد : اذا مسّ الرّجُل فرج الأمة ' أو مسّ فرجُه فرجها ' أو باشرها ' فانّ ذلک يُحرِّمُها على أبيه و على ابنه۔

ترجمہ:...... حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اگر کسی آدمی نے اپنی باندی کی شرم گاہ کو چھویا، یا اپنی شرم گاہ سے لگایا، یا اس سے جماع کیا تو یہ باندی اس کے باپ اور بیٹوں پر حرام ہو جائے گی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۹۶ ج۹، فی الرجل یُجرِّد المرأة أو یلمسُها من قال لا تحلّ لابنه وان فعل الاب ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۶۴۷۹)

(۱۲)......عن مکحول قال : أیّما رجلٍ جرّد جاریة حُرِّمت علی ابنه وعلی أبیه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۹۵ ج۹، فی الرجل یُجرِّد المرأة أو یلمسُها من قال لا تحلّ لابنه وان فعل الاب ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۶۴۷۳)

ترجمہ:...... حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اگر کوئی شخص اپنی باندی کو برہنہ دیکھ لے تو وہ باندی اس کے باپ یا بیٹوں کے لئے حلال نہ ہوگی۔

(۱۳)......سُئل جابر بن زید ' عن جاریةٍ کانت لرجل فمسّ قُبُلها بیده ' أو أبصر عورتها ' ثم وهبها لابن له : أیُصلِح له ان یتَّطِئَها ؟ قال : لا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۹۷ ج۹، فی الرجل یُجرِّد المرأة أو یلمسُها من قال لا تحلّ لابنه وان فعل الاب ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۶۴۸۵)

ترجمہ:...... حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ: ایک آدمی کی باندی ہے، اس نے اس کی شرم گاہ کو اپنے ہاتھ سے چھویا، یا اس کی شرم گاہ کو دیکھا پھر اپنے بیٹے کو تحفہ میں دے دی تو کیا بیٹا اس سے وطی کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔

(۱۴)......عن الزهری قال : من ملک عُقْدة امرأة فقد حُرِّمت علی ابنه وعلی أبیه وأیُّهما جرَّد فنظر الی العورة کذلک۔

ترجمہ:......حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اگر کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا وہ عورت اس کے بیٹے اور باپ پر حرام ہوجائے گی، اسی طرح ان دونوں میں سے کسی نے کسی عورت کی شرمگاہ دیکھی تو وہ بھی دوسرے کے لئے حرام ہوجائے گی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۹۴ ج۹، فی الرجل یُجرِّد المرأة أو یلمسُها من قال لا تحلّ لابنه وان فعل الاب ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۶۴۶۷)

(۱۵)......عن عبد الله بن مسیحٍ قال : سألتُ ابراهیم عن رجل فجر بأمةٍ ثم أراد أن یتزوّج أمّها ؟ قال : لا یتزوَّجها۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۰۰ ج۹، الرّجل یقع علی أمّ امراته ' أو ابنة امرأته ما حال امرأته ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۶۴۹۳)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس مرد کے بارے میں سوال کیا جس نے کسی عورت سے زنا کیا تو کیا وہ اس کی ماں سے شادی کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔

(۱۶)......عن شعبة قال : سألتُ الحکم و حمّادا : عن رجلٍ زنی بامّ امرأته ؟ قالا : احبُّ الینا ان یفارقها۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۰۰ ج۹، الرّجل یقع علی أمّ امراته ' أو ابنة امرأته ما حال امرأته ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۶۴۹۴)

ترجمہ:......حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد رحمہما اللہ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے اپنی بیوی کی ماں سے زنا کیا تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ: ہمارے نزدیک ان کا جدا ہوجانا بہتر ہے۔

(۱۷)......كان جابر بن زيد والحسن يَكرهان أن يمسّ الرّجل امرأته ، يعني : في الرّجل يقع على امّ امرأته۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۰۰ ج۹، الرّجل يقع على أمّ امراته ' أو ابنة امرأته ما حال امرأته ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۶۴۹۷)

ترجمہ:......حضرت جابر بن زید اور حضرت حسن رحمہما اللہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی اس عورت کو چھوئے جس کی ماں سے اس نے صحبت کی ہو۔

(۱۸)......عن ابراهيم قال : اذا قبّل الامّ لم تحِلّ له ابنتها ' واذا قبّل ابنتها لم تحِلّ له امّها۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۷۰ ج۹، ما قالوا في الرّجل يُقبِّل المرأة ' تحلّ له ابنتها أو يُقبِّل ابنتها تحلّ له أمّها ؟ كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۷۵۵۴)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اگر آدمی ماں کا بوسہ لے تو اس کی بیٹی حرام ہوجائے گی ، اور اگر بیٹی کا بوسہ لے تو ماں حرام ہوجائے گی۔

(۱۹)......عن قتادة وأبي هاشم قالا : في الرّجل يقبّل امّ امرأته أو ابنتها قالا : حَرُمَتْ عليه امرأته۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۷۱ ج۹، ما قالوا في الرّجل يُقبِّل المرأة ' تحلّ له ابنتها أو يُقبِّل ابنتها تحلّ له أمّها ؟ كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۷۵۵٦)

ترجمہ:......حضرت قتادہ اور حضرت ابو ہاشم رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ: اگر آدمی نے اپنی ساس یا اپنی بیٹی کا بوسہ لیا تو بیوی اس پر حرام ہوجائے گی۔

(۲۰)......عن سعيد بن المسيب والحسن قالا : اذا زنى الرّجل بالمرأة ' فليس له ان

يتزوّج ابنتها ولا أمّها۔

ترجمہ:......حضرت سعید بن مسیّب اور حضرت حسن رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی نے کسی عورت سے زنا کیا تو اس کی بیٹی اور اس کی ماں سے شادی نہیں کرسکتا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۰۳ ج۹، ما قالوا فی الرّجل يفجُر بالمرأة ' أيتزوّج ابنتها ؟ كتاب النكاح رقم الحديث:۱۸۰۱۳)

(۲۱)......عن عطاءٍ قال : اذا أتى الرّجل المرأة حراما ' حرُمت عليه ابنتها ' وان أتى ابنتها حُرّمت عليه امّها۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۹۹ ج۹، الرّجل يقع على أمّ امراته ' أو ابنة امرأته ما حال امرأته ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۶۴۹۲)

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اگر کسی شخص نے کسی عورت سے زنا کیا تو اس کی بیٹی اور بیٹی سے زنا کیا تو اس کی ماں اس پر حرام ہوجائیں گی۔

(۲۲)......عن مجاهد وعطاء قالا : اذا فجر الرّجل بالمرأة ' فانّها تحلُّ له ' ولا يحلّ له شيء من بناتِها۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۰۰ ج۹، الرّجل يقع على أمّ امراته ' أو ابنة امرأته ما حال امرأته ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۶۴۹۶)

ترجمہ:......حضرت مجاہد اور حضرت عطاء رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ: اگر کسی شخص نے کسی عورت سے زنا کیا تو اس عورت سے شادی کرنا تو اس کے لئے جائز ہے، لیکن وہ اس کی کسی بیٹی سے نکاح نہیں کرسکتا۔

(۲۳)......عن مجاهد و عطاء : فی الرّجل يفجُر بالمرأة قالا : لا يحلّ له شيء من

بناتها۔

ترجمہ:......حضرت مجاہد اور حضرت عطاء رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی نے کسی عورت سے زنا کیا تو اس کی بیٹیاں اس کے لئے حلال نہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۰۳ ج۹، ما قالوا فی الرّجل یفجُر بالمرأة ' أیتزوّج ابنتها ؟ کتاب النکاح رقم الحدیث:۱۸۰۱۵)

(۲۴)......عن مجاهد قال : اذا قبّلها ' أو لمسها أو نظر الی فرجها حُرِّمت علیه ابنتها۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۷۰ ج۹، ما قالوا فی الرّجل یُقبِّل المرأة ' تحلّ له ابنتها أو یُقبِّل ابنتها تحلّ له أمّها ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۷۵۵۳)

ترجمہ:......حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: آدمی کسی عورت کا بوسہ لے، اسے شہوت کے ساتھ چھوئے یا اس کی شرمگاہ کو دیکھے تو اس کی بیٹی اس مرد پر حرام ہو جائے گی۔

حرمت مصاہرت کی علت

فقہاء احناف کے نزدیک حرمت مصاہرت کی اصل علت جزئیت وبعضیت ہے، پس جس طرح مدت رضاعت میں کوئی عورت بچہ کو دودھ پلاتی ہے، اور دودھ بچہ کا جزو بن کر اس کی نشو ونما کا ذریعہ بنتا ہے، اوراس جزئیت کی بنیاد پر مرضعہ کے اصول وفروع دودھ پینے والے بچہ پر حرام ہوجاتے ہیں، اسی طرح جب کسی مرد وعورت میں جنسی اختلاط ہوتا ہے تو استقرار حمل کی شکل میں جنین کے اندر دونوں کی جزئیت ثابت ہوجاتی ہے، البتہ یہ جزئیت بظاہر ہر حال میں ثابت کرنا دشوار ہے۔

اسی بناء پر جو ذریعہ جزئیت ہے یعنی جماع یا دواعیٔ جماع ان کو ہی اصل علت کے قائم مقام رکھ دیا گیا ہے، خواہ یہ جماع حلال طریقہ پر ہو یا حرام طریقہ پر، یہی فقہاء احناف کے نظریہ کا خلاصہ ہے۔ (کتاب المسائل ص ۱۶۳ ج ۴)

لمس ونظر میں حرمت مصاہرت کے ثبوت کی شرائط

لمس ونظر کے ذریعہ حرمت مصاہرت اسی وقت ثابت ہوگی جب کہ درج ذیل شرائط پائی جائیں:

(۱)......چھونے اور دیکھنے والے مرد وعورت اتنی عمر کے ہوں کہ ان میں شہوت پائے جانے کا امکان ہو، پس چھوٹی بچی یا چھوٹے بچے کے چھونے اور دیکھنے سے حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی۔

’’و یشترط أن تکون المرأة مشتھاة ، الخ ، و کذا تشترط الشھوة فی الذکر‘‘۔

(عالمگیری ص ۲۷۵ ج ۱، الباب الثالث ، ومما یتصل بذلک مسائل لو اقر بحرمة المصاھرة ، کتاب النکاح)

(۲)......لمس ونظر کے دوران انزال نہ ہوا ہو، اگر اس دوران انزال ہوگیا تو حرمت کا ثبوت نہ ہوگا۔

نوٹ:......اس کی وجہ یہ ہے کہ: یہ امور قائم مقام خاص استراحت کے صرف اسی سبب سے کئے گئے ہیں کہ ان امور کے بعد خاص استراحت کے واقع ہوجانے کا گمان غالب ہوتا ہے کہ یہ امور خاص استراحت کے لئے موجب ہوجاتے ہیں، پس سبب قائم مقام مسبب کے کردیا گیا، مگر انزال ہوجانے سے یہ بات ظاہر ہوجاتی ہے کہ اب خاص استراحت نہ ہوگی، کیونکہ جوش فرد ہوگیا، لہٰذا انزال ہوجانے کی صورت میں یہ امور خاص استراحت کے قائم مقام نہیں کئے گئے۔ (علم الفقہ ص ۶۷۶ / حصہ ششم)

چھونے اور شہوت سے دیکھنے کے بعد انزال ہوجائے تو حرمت ثابت نہیں ہوگی، اس لئے کہ چھونا اور بوسہ وغیرہ سبب حرمت نہیں ہیں، سبب حرمت جماع اور پھر ولادت ہے، اور جب انزال ہوگیا تو اب چھونا، بوسہ وغیرہ مفضی الی الجماع نہ رہیں۔

''ھذا اذا لم ینزل، فلو أنزل مع مسّ أو نظر فلا حرمة، به یفتی، لانه بالانزال تبین أنه غیر مفض الی الوطء''۔

(شامی ص ۱۰۹ ج ۴، فصل فی المحرمات، کتاب النکاح، ط: دار الباز، مکة المکرمة)

(۳)......چھونا اس طرح ہو کہ بدن کی حرارت ایک دوسرے کو محسوس ہو، لہٰذا اگر ایسا موٹا کپڑا وغیرہ درمیان میں حائل رہا کہ حرارت محسوس نہ ہوئی تو حرمت ثابت نہ ہوگی۔

''بحائل لا یمنع الحرارة ... فلو کان مانعا لا تثبت الحرمة''۔

(شامی ص ۱۰۸ ج ۴، فصل فی المحرمات، کتاب النکاح، ط: دار الباز، مکة المکرمة)

(۴)......نظر کی صورت میں دیکھنے والے میں شہوت ہو اور لمس (چھونے) کی صورت میں

کسی ایک جانب شہوت پائی جائے۔

’’وتکتفی الشهوة من احداهما ، هذا انما يظهر فی المس ، أما فی النظر فتعتبر الشهوة من الناظر ، سواء وجدت من الآخر أم لا ‘‘۔

(شامی ص۱۱۳ج۴، فصل فی المحرمات ،کتاب النکاح ، ط : دار الباز ، مکة المکرمة)

(تنبیہ)۱:......چونکہ عام حالات میں اجانب کے ساتھ لپٹنا چمٹنا‘ رخسار پر بوسہ لینا یا پستان یا اعضاء مخصوصہ کو چھونا بلاشہوت نہیں ہوتا ،اس لئے اس صورت میں مطلقا حرمت کا حکم ہوگا۔

’’فی التقبيل يفتی بثبوت الحرمة ما لم يتبين انه قبل بغير شهوة ، الخ ، ولو أخذ ثديها وقال ما كان عن شهوة لا يصدق ، لان الغالب خلافه‘‘۔

(عالمگیری ص۲۷۶ج۱، الباب الثالث ، ومما يتصل بذلک مسائل لو اقر بحرمة المصاهرة ، کتاب النکاح)

(تنبیہ)۲:......اگر ماں فرط محبت میں جوان بیٹے کا چہرہ چوم لے، یا باپ بیٹی کو پیار کرے اور شہوت کا کوئی قرینہ نہ ہو،تو اس سے حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی ، پھر بھی یہ عمل احتیاط کے خلاف ہے۔

’’فقد ذكر صدر الشهيد : أن فی القبلة يفتی بثبوت الحرمة ما لم يتبين انه قبل بغير شهوة‘‘۔

(تاتارخانیہ ص۵۵ج۴، الباب الثالث ، ومما يتصل بذلک مسائل لو اقر بحرمة المصاهرة ، کتاب النکاح، رقم :۵۵۱۱)

(تنبیہ)۳:......جن صورتوں میں حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے، ان میں قصدا ہو یا

بھول کر، خوشی سے ہو یا جبر سے۔ الغرض بالارادہ یا بلا ارادہ بہر صورت حرمت ثابت ہوجائے گی۔

’’ثم لا فرق فی ثبوت الحرمة بالمس بین کونه عامدا أو ناسیا أو مکرها أو مخطئا‘‘۔

(عالمگیری ص۲۷۴ ج۱، الباب الثالث ، ومما یتصل بذلک مسائل لو اقر بحرمة المصاهرة ، کتاب النکاح)

مصاہرت کی بنیاد پر حرام عورتیں

مصاہرت کی بنیاد پر درج ذیل عورتوں سے نکاح حرام ہوتا ہے:

(۱)......منکوحہ عورت کی ماں، دادی، نانی (اوپر تک) خواہ اس منکوحہ سے وطی کی نوبت آئی ہو یا نہ آئی ہو۔

’’وامهات الزوجات وجداتهن بعقد صحیح وان علون وان لم یدخل بالزوجات‘‘۔

(شامی ص۹۹ ج۴، فصل فی المحرمات ،کتاب النکاح ، ط : دار الباز ، مکة المکرمة)

(۲)......منکوحہ عورتوں کی بیٹیاں، پوتیاں، نواسیاں (نیچے تک) بشرطیکہ ان منکوحہ عورتوں سے تنہائی ہوچکی ہو۔’’و فروع نسائه المدخول بهن وان نزلن‘‘۔

(شامی ص۹۹ ج۴، فصل فی المحرمات ،کتاب النکاح ، ط : دار الباز ، مکة المکرمة)

(۳)......اپنے باپ، دادا یا نانی کی منکوحہ عورتیں اوپر تک۔

’’وتحرم موطوء ات آبائه و أجداده وان عَلَو‘‘۔

(شامی ص۹۹ ج۴، فصل فی المحرمات ،کتاب النکاح ، ط : دار الباز ، مکة المکرمة)

(۴)......اپنے بیٹے، پوتے یا نواسے کی منکوحہ عورتیں نیچے تک۔

’’وموطوءات أبنائه وأبناء أولاده وان سفلوا‘‘۔

(شامی ص۱۰۰ ج۴، فصل فی المحرمات، کتاب النکاح، ط: دار الباز، مکۃ المکرمۃ)

(۵)......جو حکم منکوحہ عورتوں کا ہے وہی حکم مزنیہ عورتوں کا بھی ہے، یعنی جس عورت سے زنا کرلیا تو دونوں پر ایک دوسرے کے اصول وفروع حرام ہوجاتے ہیں۔

’’فمن زنی بامرأة حرمت علیه أمها وان علت، وابنتها وان سفلت، وکذا تحرم المزنی بها علی آباء الزانی واجداده وان علوُ، وابنائه وان سفلوا‘‘۔

(عالمگیری ص۲۷۴ ج۱، الباب الثالث، ومما یتصل بذلک مسائل لو اقر بحرمة المصاهرة، کتاب النکاح)

(۶)......اسی طرح جس عورت کو شہوت کے ساتھ چھولیا یا اس کے پوشیدہ اعضاء کو براہ راست دیکھ لیا، تو اس کے اصول وفروع بھی چھونے اور دیکھنے والے پر حرام ہوجاتے ہیں۔

’’وکذا المقبلات أو الملموسات بشهوة لأصوله أو فروعه، أو من قبل أو لمس اصولهن او فروعهن‘‘۔

(شامی ص۱۰۰ ج۴، فصل فی المحرمات، کتاب النکاح، ط: دار الباز، مکۃ المکرمۃ)

حرمت مصاہرت کے چند ضروری مسائل

چھونے اور دیکھنے کے وقت شہوت کا ہونا ضروری ہے

مسئلہ:......چھونے اور دیکھنے سے حرمت مصاہرت اس وقت ثابت ہوگی جب کہ عین چھونے اور دیکھنے کے وقت شہوت پائی جائے، چنانچہ اگر چھونے کے بعد یا نظر اٹھ جانے کے بعد شہوت پیدا ہوئی تو اس چھونے اور دیکھنے سے حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی۔

''وفی المس لا تحرم ما لم تعلم الشهوة ، لان الاصل فی التقبیل الشهوة ، بخلاف المس''۔

(شامی ص ۱۱۳ ج ۴، فصل فی المحرمات ،کتاب النکاح ، ط : دار الباز ، مکة المکرمة)

شہوت کی علامت

شہوت ایک معنوی چیز ہے، جو نظر نہیں آتی ،البتہ اس کے وجود کا اندازہ علامت سے لگایا جا سکتا ہے۔نو جوان مرد میں شہوت کی علامت یہ ہے کہ آلۂ تناسل منتشر ہو جائے ،اور اگر آلہ پہلے سے منتشر ہو، تو انتشار میں زیادتی ہو جائے۔اور بوڑھے شخص اور عورت میں شہوت کی علامت یہ ہے کہ دل میں اضطرابی کیفیت پیدا ہو،اور اگر پہلے سے موجود ہو تو اس میں اضافہ ہو جائے۔

''وحدها فیهما تحرک آلته أو زیادته ، به یفتی ، وفی امرأة و نحو شیخ کبیر تحرّک قلبه أو زیادته''۔

(شامی ص ۱۰۸/۱۰۹ ج ۴، فصل فی المحرمات ،کتاب النکاح ، ط : دار الباز ، مکة المکرمة)

باریک کپڑے کے اوپر سے چھونے سے حرمت کا ثبوت

مسئلہ:......اگر شہوت کے ساتھ ایسے باریک کپڑے کے اوپر سے بدن کو چھویا جس سے بدن کی حرارت محسوس ہوئی تو حرمت مصاہرت ثابت ہوجائے گی۔

''وان كان رقيقا بحيث تصل حرارة الممسوس الى يده تثبت ''۔

(عالمگیری ص۲۷۵ ج۱، الباب الثالث فی المحرمات ، القسم الثانی المحرمات بالصهرية ، كتاب النكاح)

دبر میں وطی کرنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی

مسئلہ:......اگر کسی عورت سے پیچھے کے راستہ میں وطی کی تو اس سے حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی۔'' ولو وطئ فی دبرها لا تثبت به الحرمة ، وهو الاصح وعليه الفتوى ''۔

(عالمگیری ص۲۷۵ ج۱، الباب الثالث فی المحرمات ، القسم الثانی المحرمات بالصهرية ، كتاب النكاح)

مردہ عورت سے حرمت ثابت نہیں ہوگی

مسئلہ:......حرمت مصاہرت کے ثبوت کے لئے عورت کا زندہ اور باحیات ہونا ضروری ہے لہذا اگر کسی مردہ عورت سے وطی کی یا اس کو شہوت کے ساتھ ہاتھ لگایا، یا اس کی فرج داخل کو دیکھا وغیرہ تو اس سے حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی۔

''هـذا اذا كـانـت حية مشتهاة ..... أما غيرها يعنى الميتة وصغيرة لم تشته فلا تثبت الحرمة بها اصلا''۔

(الدر المختار ص۱۰۱ ج۴، فصل فی المحرمات ، كتاب النكاح ،ط: دار الباز ، مكة المكرمة)

مفضاۃ عورت سے وطی موجب حرمت نہیں

مسئلہ:......ایسی عورت جس کے دونوں راستے ایک ہو گئے ہوں، اس کے ساتھ وطی کرنے سے حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی، البتہ جماع کے بعد حمل ٹھہرنے سے یہ متعین ہو جائے کہ وطی فرج ہی میں ہوئی ہے تو ایسی صورت میں حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔

”وکما (أی لا تثبت الحرمة) لو أفضاها لعدم تیقن کونه فی الفرج مالم تحبل منه“۔

(الدر المختار ص۱۱۰/۱۱۱ ج۴، فصل فی المحرمات، کتاب النکاح، ط: دار الباز، مکة)

محض بری نیت اور فعل بد کی خواہش سے حرمت ثابت نہیں ہوتی

مسئلہ:......حرمت مصاہرت کے ثبوت کے لئے لمس یا کم از کم نظر (بشرائط) ضروری ہے، محض دل میں بری نیت اور زنا کی خواہش کرنے سے کسی عورت سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔”والشهوة تعتبر عند المس والنظر“۔

(عالمگیری ص۲۷۵ ج۱، الباب الثالث فی المحرمات، القسم الثانی المحرمات بالصهرية، کتاب النکاح)

نابالغ مراہق بچے کا حکم

مسئلہ:......وہ بچہ جو ابھی بالغ نہ ہوا ہو، لیکن اس عمر کو پہنچ چکا ہو کہ اس سے جماع کا صدور ممکن ہو، تو اس کا حکم بالغوں کے مانند ہے، یعنی اس کے افعال سے اسی طرح حرمت مصاہرت ثابت ہوگی جیسے بالغ کے فعل سے ثابت ہوتی ہے۔

”المراهق کالبالغ، حتی لو جامع امرأته أو لمس بشهوة تثبت حرمة

المصاھرۃ ''۔

(شامی ص۱۱۱ ج۴، فصل فی المحرمات ،کتاب النکاح ، ط : دار الباز ، مکۃ المکرمۃ)

صغیرہ سے جماع کرنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی

مسئلہ:......چھوٹی بچی سے جو جماع کے قابل نہ ہو اس سے جماع کرنے سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔

'' فلو جامع صغیرۃ لا تشتھی لا تثبت الحرمۃ ''۔

(عالمگیری ص۲۷۵ ج۱، الباب الثالث فی المحرمات ، القسم الثانی المحرمات بالصھریۃ ، کتاب النکاح)

بوڑھی عورت کو چھونے سے حرمت کا ثبوت

مسئلہ:......جس طرح جوان عورت کو چھونے سے حسب شرائط حرمت مصاہرت ثابت ہوجاتی ہے،اسی طرح بوڑھی عورت کو چھونے سے بھی حرمت ثابت ہوجائے گی۔

''ولو کبرت المرأۃ حتی خرجت عن حد المشتھاۃ یوجب الحرمۃ ' لانھا دخلت الحرمۃ فلم تخرج بالکبر ''۔

(عالمگیری ص۲۷۵ ج۱، الباب الثالث فی المحرمات ، القسم الثانی المحرمات بالصھریۃ ، کتاب النکاح)

سوتیلی ماں سے زنا کیا تو حرمت مصاہرت ثابت ہوجائے گی

مسئلہ:......اگر کسی نے سوتیلی ماں سے زنا کیا تو حرمت مصاہرت ثابت ہوجائے گی، یعنی سوتیلی ماں اس کے شوہر پر حرام ہوجائے گی۔(فتاوی دارالعلوم زکریا ص۵۹۸ ج۳)

’’قال في البحر : أراد بحرمة المصاهرة الأربع : حرمة المرأة على اصول الزاني و فروعه نسبا و رضاعا ، و حرمة أصولها و فروعها على الزاني نسبا و رضاعا كما في الوطء الحلال ، و يحل لاصول الزاني و فروعه أصول المزني بها و فروعها‘‘۔

(شامی ص۱۰۷ ج۴، فصل في المحرمات ،كتاب النكاح ، ط : دار الباز ، مكة المكرمة)

چچی سے زنا کرنے سے حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی

مسئلہ:...... چچی سے (زنا کرنے یا) شہوت سے چھونے سے حرمت مصاہرت ثابت ہوجائے گی ،یعنی اس کا چچی کی بیٹی سے نکاح جائز نہیں۔(فتاوی دارالعلوم زکریا ص۶۰۰ ج۳)

عورت سے زنا کیا تو اس کی ماں اور اس کی اولاد سے نکاح درست نہیں

مسئلہ:...... کسی مرد نے کسی عورت سے زنا کیا تو اب اس عورت کی ماں اور اس عورت کی اولاد کو اس مرد سے نکاح کرنا درست نہیں۔

’’فلو أيقظ زوجته أو أيقظته هي لجماعها فمست يده بنتها المشتهاة أو يدها ابنه حرمت الام ابدا‘‘۔

(الدر المختار ص۱۱۲ ج۴، فصل في المحرمات ،كتاب النكاح ، ط : دار الباز ، مكة المكرمة)

عورت نے چھویا تو مرد کی ماں اور اس کی اولاد سے نکاح درست نہیں

مسئلہ:...... کسی عورت نے جوانی کی خواہش کے ساتھ بدنیتی سے کسی مرد کو ہاتھ لگایا تو اب اس عورت کی ماں اور اولاد کو اس مرد سے نکاح کرنا جائز نہیں۔اسی طرح اگر کسی مرد نے کسی عورت پر ہاتھ ڈالا تو وہ مرد اس کی ماں اور اولاد پر حرام ہو گیا۔

غلطی سے بیوی کے بجائے لڑکی یا ساس پر ہاتھ لگ گیا تو

مسئلہ:......رات کو اپنی بی بی کے جگانے کے لئے اٹھا، مگر غلطی سے لڑکی پر ہاتھ پڑ گیا یا ساس پر ہاتھ پڑ گیا اور بی بی سمجھ کر جوانی کی خواہش کے ساتھ اس کو ہاتھ لگایا، تو اب وہ مرد اپنی بی بی پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گیا، اب کوئی صورت جائز ہونے کی نہیں ہے، اور لازم ہے کہ یہ مرد اب اس عورت کو طلاق دیدے۔(درسی بہشتی زیور (خواتین کے لئے) ص۳۲۲)

’’فلو أيقظ زوجته ليجماعها فوصلت يده الى بنته منها فقرصها بشهوة وهی تشتهی يظن انها امها حرمت عليه الام حرمة مؤبدة‘‘۔

(عالمگیری ص۲۷۴ ج۱، الباب الثالث فی المحرمات ، القسم الثانی المحرمات بالصهرية ، كتاب النكاح)

’’فلو أيقظ زوجته أو أيقظته هی لجماعها فمست يده بنتها المشتهاة أو يدها ابنه حرمت الام ابدا‘‘۔

(الدر المختار ص۱۱۲ ج۴، فصل فی المحرمات ،كتاب النكاح ، ط : دار الباز ، مكة المكرمة)

نوٹ:......اس عورت کا حرام ہونا کسی قصور کی وجہ سے نہیں، بلکہ جب سبب پایا جاتا ہے تو مسبب بھی پایا جاتا ہے، یعنی جیسا کہ کوئی شخص بھولے سے زہر کھالے، گناہ تو نہیں مگر مر تو جاوے گا، یعنی جیسا کہ خواہ بھول کر کھاوے خواہ جان کر اس کا اثر تو ہوتا ہے، اسی طرح خواہ بھول کر جوانی کے جوش اور شہوت سے لڑکی کو ہاتھ لگاوے خواہ جان کر، بہر حال اس کا اثر تو ضروری ہے۔(امداد الفتاوی ص۳۲۶ ج۲۔جدید ص۳۷ ج۵، باب المحرمات و غيرها)

حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمہ اللہ اس طرح کے ایک اشکال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

اگرکوئی ہرن کے بندوق مارے اور کسی آدمی کے غلطی سے لگ جائے تو اس غلطی سے بالکل تو اس کی معافی نہیں ہو جاتی ہے، بلکہ خون بہا دلایا جاتا ہے، اور وہ بھی مارنے والے کے اعزہ سے دلایا جاتا ہے۔ دیکھئے! یہاں بھی اسی طرح ہے یعنی اگر جان کر مارتا تو قتل کیا جاتا، غلطی کی تو اتنی رعایت ہوئی کہ خون بہا سے جان بچ گئی، نیز گناہ نہیں ہوا۔ صورت مسئولہ میں بھی اگر جان کر کرتا اور قاضی شرعی تک اطلاع پہنچتی تو وہ حسب صوابدید تعزیرا سزا دیتا، نیز گناہ عظیم کا مرتکب قرار پاتا اور غلطی کی وجہ سے سزا اور گناہ دونوں سے بچ گیا۔

بسا اوقات ایک فعل کا اثر دوسرے پر بھی پہنچتا ہے، جیسا کہ مثال مذکور میں اعزاء سے خون بہا دلایا جاتا ہے، اگرکوئی ناسمجھ بچہ کسی کا کوئی نقصان کردے تو اس کی ذمہ داری بھی بڑوں پر آتی ہے۔ غور کرنے سے مثالیں ملیں گی، اور یہ سب دنیوی احکام ہیں، آخرت میں بلا وجہ ایک کے فعل کا گناہ دوسرے کو بھگتنا نہیں پڑے گا۔ جان کر فعل مذکور کرنے سے جس قدر گناہ ہوتا ہے (حرمت تو بہر حال ہے) اس کے مقابلہ میں حرمت کس قدر ہلکی اور نرم سزا ہے، غور کا مقام ہے۔ (مستفاد: فتاوی محمودیہ ص ۳۵۸ ج ۱۱۔ ط: جامعہ فاروقیہ، کراچی)

مسئلہ: ...... ایک شخص نے رات کو اندھیرے میں اپنی ماں یا بہن کو بیوی سمجھ کر شہوت کے ساتھ چھو دیا تو اس سے اس کی بیوی اس پر حرام نہ ہوگی۔

(مستفاد: فتاوی دار العلوم دیوبند ص ۲۴۸ ج ۷)

نوٹ: ...... ہاں اس صورت میں کہ ماں کو شہوت کے ساتھ بیوی سمجھ کر غلطی سے چھو دیا تو ماں اس کے باپ پر حرام ہو جائے گی، جبکہ باپ اس کی تصدیق کرے۔

(مستفاد: فتاوی محمودیہ ص ۴۰۶ ج ۱۱۔ ط: جامعہ فاروقیہ، کراچی)

''رجل تزوج امرأة علی انها عذراء ، فلما أراد وقاعها ' وجدها قد اُفتُضَّتْ ،

فقال لها : من اِفْتَضَّک ؟ فقالت : أبوک ، ان صدقها الزوج ، بانت منه ولا مهر لها، وان کذبها فهی امرأته ، کذا فی الظهیرة''۔

(عالمگیری ص۲۷۶ ج۱، الباب الثالث فی المحرمات ، القسم الثانی المحرمات بالصهریة ، کتاب النکاح)

ساس کوشہوت کے ساتھ دیکھنے کا مسئلہ

مسئلہ:......ساس کوشہوت کے ساتھ دیکھنے سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوگی، ہاں ساس کی فرج داخل کوشہوت کے ساتھ دیکھا تو حرمت مصاہرت ثابت ہوجائے گی۔

'' قید بالفرج لأن ظاهر الذخیرة وغیرها انهم اتفقوا علی ان النظر بشهوة الی سائر اعضائها لا عبرة به ما عدا الفرج ''۔

(شامی ص۱۰۸ ج۴، باب فصل فی المحرمات ، کتاب النکاح ، ط : دار الباز ، مکة المکرمة)

اپنی بیٹی کوشہوت کے ساتھ ہاتھ لگانے کا مسئلہ

مسئلہ:......اگرکسی شخص نے اپنی بیٹی کوشہوت کے ساتھ ہاتھ لگایا اور درمیان میں کوئی ایسی چیز حائل نہ ہو جو بیٹی کے بدن کی حرارت کے احساس سے مانع ہو،اورنہ بیٹی کی عمر نو سال سے کم ہوتو اس صورت میں حرمت مصاہرت ثابت ہوجائے گی ،اورلڑکی کی ماں اس شخص پر حرام ہوجائے گی۔اگر مذکورہ شرائط میں سے ایک بھی موجود نہ ہوتو پھر حرمت ثابت نہیں ہوگی۔(مستفاد: فتاوی حقانیہ ص۴۱۱ ج۴)

نشہ کی حالت میں بیٹی کا بوسہ لیا تو بھی بیوی حرام ہوجائے گی

مسئلہ:......اگرکسی نے شراب کے نشہ میں شہوت کے ساتھ اپنی مشتہاة (قابل شہوت) بیٹی کا

بوسہ لے لیا، تو اس پر اس کی بیوی (بیٹی کی ماں) حرام ہو جائے گی۔

”قبل السکران ابنته و أیقظ زوجته أو أیقظته هی لجماعها فمست یده بنتها المشتهاة أو یدها ابنه حرمت الام ابدا“۔

(الدر المختار ص۱۱۲ج۴، فصل فی المحرمات، کتاب النکاح، ط: دار الباز، مکة المکرمة)

ساس سے چھیڑ چھاڑ کی تو بیوی حرام ہو جائے گی

مسئلہ:......اگر داماد نے شہوت سے ساس کا بوسہ لیا، یا اسے چھویا تو داماد پر اس کی بیوی (ساس کی بیٹی) ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔

”قبل أم امرأته، الخ، حرمت علیه امرأته“۔

(الدر المختار ص۱۱۲ج۴، فصل فی المحرمات، کتاب النکاح، ط: دار الباز، مکة المکرمة)

بہو سے چھیڑ چھاڑ کی تو وہ بہو بیٹے پر حرام ہو جائے گی

مسئلہ:......اگر کسی بدنیت خسر نے اپنی بہو (بیٹے کی بیوی) کے ساتھ غلط حرکت کی، یا بری نیت سے بلا حائل ہاتھ لگا لیا تو وہ بہو اس کے بیٹے کے لئے حرام ہو جائے گی، (بشرطیکہ بیٹا اس واقعہ کی تصدیق کرے، اور جب تک وہ تصدیق نہیں کرے گا یا گواہی سے اس کا ثبوت نہ ہوگا تو حرمت کا حکم نہیں دیا جائے گا)۔

”رجل قبّل امرأة أبیه بشهوة أو قبل الاب امرأة ابنه بشهوة، وهی مکرهة، وأنکر الزوج أن یکون بشهوة، فالقول قول الزوج وان صدقه الزوج وقعت الفرقة“۔

(عالمگیری ص۲۷۶ج۱، الباب الثالث فی المحرمات، القسم الثانی المحرمات بالصهریة، کتاب النکاح)

اقرار سے حرمت مصاہرت کا ثبوت

مسئلہ:......اگر شوہر اسباب حرمت مصاہرت میں سے کسی سبب کے پائے جانے کا اقرار کرے، خواہ وہ سبب نکاح کے بعد پایا گیا ہو یا نکاح سے پہلے (مثلاً وہ اپنی بیوی سے کہے کہ: میں نے تجھ سے نکاح سے قبل تیری ماں سے جسمانی تعلق قائم کیا تھا) تو اس کا اقرار معتبر ہوگا، اور زوجین میں فوراً تفریق لازم ہوگی۔

"لو اقر بحرمة المصاهرة يواخذ به و يفرق بينهما ، وكذلك اذا اضاف ذلك الى ما قبل النكاح بأن قال لامرأته : كنت جامعت أمك قبل نكاحك ، يؤاخذ به ويفرق بينهما"۔

(عالمگیری ص۲۷۵ ج۱، الباب الثالث فی المحرمات ، القسم الثانی المحرمات بالصهرية ، كتاب النكاح)

بال پکڑنے سے حرمت کا ثبوت

مسئلہ:......جو بال عورت کے سر سے متصل ہیں ان کو شہوت کے ساتھ چھونے سے حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی، لیکن وہ بال جو سر سے نیچے لٹکے ہوئے ہیں (چٹیا کے بال) ان کو چھونے سے حرمت ثابت نہ ہوگی۔" ولو مس شعرها بشهوة ان مس ما اتصل برأسها تثبت ، وان مس ما استرسل لا يثبت"۔

(عالمگیری ص۲۷۴ ج۱، الباب الثالث فی المحرمات ، القسم الثانی المحرمات بالصهرية)

نکاح فاسد میں وطی کر لی تو حرمت ثابت ہو جائے گی

مسئلہ:......محض نکاح فاسد سے تو حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی، لیکن اگر نکاح فاسد

کے بعد وطی پائی گئی تو حرمت مصاہرت کا تحقق ہو جائے گا۔

’’فلو تزوجها نكاحا فاسدا لا تحرم عليه امها بمجرد العقد بل بالوطء‘‘۔

(عالمگیری ص۲۷۴ ج۱، الباب الثالث فی المحرمات ، القسم الثانی المحرمات بالصهرية ، كتاب النكاح)

عورت کا مرد کی شرمگاہ کو دیکھنا یا چھونا

مسئلہ:……جس طرح مرد کے عورت کی شرم گاہ کے اندرونی حصہ کو دیکھنے سے حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے، اسی طرح اگر عورت نے مرد کی شرم گاہ کو دیکھا یا چھویا تو بھی حرمت ثابت ہو جائے گی۔’’فان نظرت المرأة الى ذكر رجل او لمسته بشهوة‘‘۔

(عالمگیری ص۲۷۴ ج۱، الباب الثالث فی المحرمات ، القسم الثانی المحرمات بالصهرية ، كتاب النكاح)

رخصتی سے پہلے جدائی ہو جائے تو اس کی بیٹی سے نکاح جائز ہے

مسئلہ:……اگر کسی عورت سے نکاح کیا تھا، لیکن ابھی رخصتی اور تنہائی نہیں ہوئی تھی کہ اس کا انتقال ہو گیا یا اسے طلاق دے دی، تو اس عورت کی سابقہ شوہر سے پیدا شدہ بیٹی سے اس شخص کا نکاح درست ہے۔

’’و احترز بالموطوءة عن غيرها ‘ فلا تحرم بنتها بمجرد العقد ‘‘۔

(شامی ص۱۰۴ ج۴، فصل فی المحرمات ،كتاب النكاح ، ط : دار الباز ، مكة المكرمة)

حرمت کے ثبوت کے بعد کب تک عورت دوسری جگہ نکاح نہیں کر سکتی؟

مسئلہ:……اگر عورت کے ساتھ حرمت مصاہرت کا واقعہ پیش آجائے (مثلا: خسر بہو کے

ساتھ غلط حرکت کرے، یا شوہر بیٹی کو ہاتھ لگادے وغیرہ) تو یہ عورت اگر چہ شوہر پر ابدی طور پر حرام ہوجاتی ہے، اور میاں بیوی میں ازدواجی تعلق قائم کرنا حلال نہیں رہتا، لیکن یہ عورت اس واقعہ کے بعد اس وقت تک دوسری جگہ نکاح نہیں کرسکتی، جب تک کہ درج ذیل دو باتوں میں سے کوئی ایک بات نہ پائی جائے۔

الف:......شوہر اپنی زبان سے کہہ دے کہ: میں نے تجھے چھوڑ دیا، پھر عدت (تین ماہواری) گذر جائے تو اب دوسری جگہ نکاح کی مجاز ہوگی۔

ب:......اگر شوہر نہ چھوڑے، لیکن عورت محکمہ شرعیہ میں مقدمہ دائر کرے اور گواہوں کے ذریعہ واقعہ کے ثبوت پر محکمۂ شرعیہ ان میں تفریق کا فیصلہ کردے تو اس کی عدت بعد وہ عورت دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے، اس کارروائی کے بغیر اس عورت کے لئے دوسرا نکاح کبھی بھی حلال نہ ہوگا۔

’’و بحرمة المصاهرة لا يرتفع النكاح حتى لا يحل لها التزوج بآخر الا بعد المتاركة وانقضاء العدة ، الخ ، (الدر المختار)

و فى الشامية : أى وان مضى عليها سنون كما فى البزازية ، وعبارة الحاوى : الا بعد تفريق القاضى أو بعد المتاركة ‘‘۔

(الدر المختار ص۱۱۴ ج۴، فصل فى المحرمات ،كتاب النكاح ، ط : دار الباز ، مكة المكرمة)

حرمت مصاہرت حلالہ سے بھی ختم نہیں ہوتی

مسئلہ:......حرمت مصاہرت کے بعد بیوی ہمیشہ کے لئے حرام ہوجاتی ہے، طلاق کے بعد حلالہ سے بھی دوبارہ اس سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

(مستفاد: فتاوی محمودیہ ص۳۶۹ ج۱۱۔ط: جامعہ فاروقیہ، کراچی)

نواسہ کی بیوی سے بوس وکنار پر حرمت

مسئلہ:......نانا نے نواسہ کی بیوی سے بوس وکنار کیا، اور نواسہ نے اس کی تصدیق کی تو نواسہ پر اس کی بیوی حرام ہوگئی۔ (مستفاد: فتاوی محمودیہ ص۳۸۱ ج۱۱۔ ط: جامعہ فاروقیہ، کراچی)

مزنیہ کافرہ کی بیٹی سے حرمت مصاہرت کا مسئلہ

مسئلہ:......کسی کافرہ عورت سے ناجائز تعلقات تھے، بعد میں اس کی مسلمان بیٹی سے بھی نکاح جائز نہیں، حرمت مصاہرت ثابت ہوگئی۔ (مستفاد: فتاوی حقانیہ ص۴۱۶ ج۴)

’’واصل ممسوسة بشهوة ... وفروعهن مطلقا‘‘۔

(الدر المختار ص۱۰۷/۱۰۸ ج۴، فصل فی المحرمات، کتاب النکاح، ط: دار الباز، مکة المکرمة)

حرمت مصاہرت کے ثبوت کے لئے گواہوں کی تعداد

مسئلہ:......حرمت مصاہرت کے ثبوت کے لئے بھی دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی ضروری ہے۔ (مستفاد: فتاوی حقانیہ ص۴۱۷ ج۴)

’’و لغیرها من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیره کنکاح و طلاق و وکالة .... رجلان او رجل و امراتان‘‘۔

(الدر المختار ص ج، فصل فی المحرمات، کتاب الشهادة، ط: دار الباز، مکة المکرمة)

زانی کا مزنیہ کی بیٹی سے نکاح کرنا جائز نہیں

مسئلہ:......زنا کرنے والے مرد کا زنا کرنے والی عورت کی لڑکی، پوتی، نواسی وغیرہ سے نکاح کرنا جائز نہیں۔

زانی اور مزنیہ کی اولاد کا آپس میں نکاح کرنا جائز ہے

مسئلہ:......زانی اور زانیہ کی اولاد کا آپس میں نکاح جائز ہے، یعنی زنا کرنے والے مرد کی اولاد اور زنا کرنے والی عورت کی اولاد کا آپس میں ایک دوسرے سے نکاح جائز ہے۔

(مستفاد: فتاوی حقانیہ ص۴۱۸ ج۴)

’’لا بأس بان يتزوّج الرجل امرأة و يتزوّج ابنه ابنتها او امها‘‘۔

(عالمگیری ص۲۷۷ ج۱، الباب الثالث فى المحرمات ، القسم الثانى المحرمات بالصهرية)

خون دینے سے حرمت مصاہرت کا حکم

مسئلہ:......شوہر کا بیوی کو خون دینے سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوگی ، جیسے کوئی شخص کسی عورت کا دودھ پی لے تو باوجود اس فعل کے حرام ہونے کے ان کے درمیان حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی ، حالانکہ دودھ جزو بدن بنے گا۔(مستفاد: فتاوی حقانیہ ص۴۲۲ ج۴)

حرمت مصاہرت کے بعد شافعی قاضی کا فیصلہ

مسئلہ:...... اگر کسی شخص نے اپنی ساس کے ساتھ زنا کیا ، پہلے دینداری نہیں تھی ، اب دینداری آنے کے بعد شوہر نے اس کا اقرار کیا ، بیوی کو پتہ چلا تو تفریق کے لئے قاضی کے پاس گئی ، اتفاق سے وہ قاضی شافعی تھا ، اور اس نے بیوی کو شوہر کے ساتھ رہنے کا حکم دیا تفریق نہیں کی ، اب یہ عورت اپنے شوہر کے ساتھ رہ سکتی ہے۔

’’اذا زنى بأم امرأته فرافعته الى القاضى ، فلم يُفرِّقْ بينهما و أقرّهما على ذلك‘ فليس لقاضٍ آخرَ ان يفرِّق بينهما‘‘۔

(الفتاوى السراجية ص۴۷۶، باب ما يجوز من القضاء وما لا يجوز ، كتاب القضاء)

’’فتاوی عالمگیری‘‘ میں ہے:

’’قال صاحب الاقضية : ولو زنى رجل بأم امرأته ‘ ولم يدخل بها ‘ فجلده القاضي و رأى ان لا يحرمها عليه ، فأقرها معه و قضى بذلك نفذ قضائه‘‘۔

(عالمگیری ص۳۵۸ ج۳، الباب التاسع عشر في القضاء في المجتهدات ، كتاب ادب القاضي)

’’ وذكر مثله صاحب المحيط عن صاحب الاقضية : و زاد بقوله : نفذ قضاء ہ ‘ لانه قضى في فصل مجتهد فيه ، فان بين الصحابة رضي الله عنهم اختلافا في هذه الصورة ، فعليٌّ و ابن مسعود و عمران بن الحصين و ابي بن كعب رضي الله عنهم قالوا : بالحرمة ، وابن عباس رضي الله عنه كان لا يقول : بالحرمة ، وكان يقول : الحرام لا يحرم الحلال ، وربما كان يرويه مرفوعا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم‘‘۔

(المحيط البرهاني ص۲۴۷ ج۱۲، الفصل:۱۹/ في المجتهدات ، كتاب القضاء ، رقم:۱۴۳۲۲)

مسئلہ:......اگر ایک آدمی نے کسی عورت سے زنا کیا پھر اس کی بیٹی سے شادی کی ،اور قاضی نے نکاح کے صحیح ہونے کا فیصلہ کیا تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک نافذ نہ ہوگا،امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک نافذ ہو جائے گا ’’فتاوی ظہیریہ‘‘ سے معلوم ہوتا ہے کہ:امام محمد رحمہ اللہ کے قول پر فتوی ہے۔’’فتح القدیر‘‘میں ہے:

’’وحكى في الفصول فيما اذا زنى بامرأة ثم تزوج بنتها فقضى بجوازه ....عند ابي يوسف لا ينفذ للنص عليه ، وعند محمد يجوز‘‘۔

(فتح القدير ص۳۰۳ ج۷، دار الفكر۔ وكذا في الفتاوى الهندية ص۳۵۸ ج۳، باب ما يجوز من القضاء ، كتاب القضاء۔والمحيط البرهاني ص۲۴۷ ج۱۲۔فتاوی دار العلوم زکریا ص۲۰۵ ج۴)

حرمت کے بعد تفریق ضروری ہے

مسئلہ:......حرمت مصاہرت کے بعد میاں بیوی میں سے ہر ایک پر ضروری ہے کہ وہ اس نکاح کو فسخ کرائیں، اوران دونوں کے درمیان تفریق قاضی کرائے یا شوہر خود ہی متارکت کرلے، اورتفریق کا اعتبار بھی قضاء قاضی یا شوہر کے متارکت کے وقت سے ہوگا، اورنفس فعل سے حرمت تو ثابت ہوتی ہے، مگر تفریق ثابت نہیں ہوتی۔

’’ولكل واحد منهما فسخه ولو بغير محضر عن صاحبه ، ودخل بها أو لا فى الاصح خروجا عن المعصية فلا ينافى وجوبه‘‘۔

(الدر المختار ص۲۷۵ ج۴، باب المهر ، كتاب النكاح ، ط: دار الباز ، مكه المكرمة)

’’وبحرمة المصاهرة لا يرتفع النكاح حتى لا يحل لها التزوج بآخر الا بعد المتاركة وانقضاء العدة‘‘۔

(الدر المختار ص۱۱۴ ج۴، فصل فى المحرمات ، كتاب النكاح ،ط: دار الباز ، مكة المكرمة)

حرمت کے بعد تفریق فسخ نکاح ہے طلاق نہیں

مسئلہ:......قضاء قاضی کے ذریعہ جو تفریق ہوتی ہے یہ تفریق فسخ نکاح ہے طلاق نہیں۔ نیز یہ تفریق علی التابید اور ہمیشہ ہمیش کے لئے ہوگی۔’’أسباب التحريم أنواع : قرابة ‘ مصاهرة ‘ رضاع ، (در) وفى الشامية : وهذه الثلاثة محرمة على التأبيد‘‘۔

(شامی ص۹۹/۱۰۰ ج۴، فصل فى المحرمات ، كتاب النكاح ،ط: دار الباز ، مكة المكرمة)

تفریق کے بعد اگر عورت مدخول بہا ہے تو عدت واجب ہوگی

مسئلہ:......اگر عورت مدخول بہا ہے تو عدت واجب ہوگی ، اور یہ عدت متارکت یا قضاء

قاضی کے وقت سے شروع ہوگی۔

’’وتجب العدة ..... من وقت التفريق ‘ أو متاركة الزوج ‘‘۔

(الدر المختار ص۲۷۶ج۴، باب المهر ، كتاب النكاح ، ط : دار الباز ، مكة المكرمة)

تفریق کے بعد نفقہ اور سکنی کا حکم

مسئلہ:......حرمت مصاہرت کا سبب اگر شوہر بنا ہے، یا میاں بیوی کے علاوہ کوئی تیسرا آدمی بنا ہے یا خود بیوی بنی ہے، مگر بیوی کی طرف سے معصیت نہیں تھی تو ان تمام صورتوں میں متارکت کے بعد عدت میں نفقہ اور سکنی دونوں ملیں گا، اور اگر بیوی ہی حرمت مصاہرت کا سبب بنی ہے اور اس کی طرف سے معصیت کی وجہ سے حرمت مصاہرت کا ثبوت ہوا ہے تو بیوی کو عدت کے دوران صرف سکنی ملے گا، نفقہ نہیں ملے گا۔ اور متارکت یا قضاء قاضی سے پہلے نفقہ اور سکنہ دونوں ہر حالت میں ملیں گے، اس لئے کہ متارکت میں تاخیر شوہر کی وجہ سے ہے۔’’و كذلك الفرقة بغير طلاق اذا كانت من قبله ‘ فلها النفقة والسكنى ‘ سواء كانت بسبب مباح كخيار البلوغ ‘ أو بسبب محظور كالردة ‘ و وطء أمها أو ابنتها أو تقبيلها بشهوة ‘ بعد أن يكون بعد الدخول بها لقيام السبب ‘ وهو حق الحبس للزوج عليها بسبب النكاح ، واذا كانت من قِبل المرأة ‘ فان كانت بسبب مباح كخيار الادراك ‘ و خيار العنين ‘ و خيار عدم الكفاءة ‘ فكذلك لها النفقة والسكنى ‘ وان كانت بسبب محظورة بأن ارتدت أو طاوعت ابن زوجها أو أباه أو لمسته بشهوة فلا نفقة لها استحسانا ‘ ولها السكنى وان كانت مستكرهة [فلا] والقياس ان يكون لها النفقة والسكنى فى ذلك كله ‘‘۔

(بدائع الصنائع ص۱۲۵ج۳، فصل فى سبب الوجوب ، كتاب النفقة)

تفریق کے بعد وراثت کا مسئلہ

مسئلہ:...... قاضی کی تفریق یا شوہر کے متارکت کے بعد میاں بیوی میں سے کسی ایک کا انتقال ہوجائے تو اگر حرمت کا سبب شوہر بنا ہے تو بیوی اس کی وارث بنے گی، اور اگر حرمت کا سبب بیوی خود بنی ہے یا شوہر کے علاوہ کوئی اور شخص بنا ہے تو اس صورت میں بیوی شوہر کی وارث نہیں بنے گی۔ (فتاوی قاسمیہ ص۳۰۴ ج ۱۳)

’’الفرقة لو وقعت بتقبيل ابن الزوج لا ترث مطاوعة كانت أو مكرهة ‘ أما الاول فلرضاها بابطال حقها ، وأما الثانى فلم يوجد من الزوج ابطال حقها المتعلق بالارث لوقوع الفرقة بفعل غيره‘‘۔

(شامی ص۸ ج۵، باب طلاق المريض ، كتاب الطلاق ، ط : دار الباز ، مكة المكرمة)

’’وكذلك اذا وقعت الفرقة بمعنى من قبلها فلا ميراث لها‘‘۔

(الفتاوى التاتارخانية ص۱۲۱ ج۵، الفصل العشرون فى طلاق المريض ، كتاب الطلاق ، رقم المسئلة :۷۴۳۴)

نکاح میں اسراف

اس رسالہ میں نکاح میں سادگی کی اہمیت اور فضول خرچی کی مذمت کے متعلق قرآن کریم کی آیات اور آپ ﷺ کی احادیث جمع کی گئی ہیں۔ اسی طرح آپ ﷺ کی ازواج مطہرات سے شادیاں کس سادگی سے ہوئیں، اس کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ آخر میں مہر کے بارے میں مختصر مفید کلام کیا گیا ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: زمزم پبلشرز، کراچی

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس وقت معاشرہ میں اسراف کی جو وباء پھیلی ہے، اس سے اہل نظر ناواقف نہیں، تعمیرات، کھانا پینا، لباس و پوشاک، غیر ضروری اسفار، حتی کہ دینی شعبوں: مثلاً تعزیتی جلسے، قرائت مسابقوں، مدارس و مساجد کی تعمیر کے نقش و نگار اور میناروں کی بلندی اور محراب و منبر کے حسن و جمال، اور بجلیوں کے نت نئے آلات میں، الغرض مختلف طریقوں سے اسراف وفضول خرچی کا دوردورہ ہے۔ یقیناً یہ حق تعالی کی ناراضگی اور شیطان کی رضا مندی کا سبب ہے۔

اسی طرح نکاح کے باب میں جو غیر شرعی اخراجات ہورہے ہیں وہ بہت قابل غور ہیں، کیا عوام کیا خواص سب ہی اس وباء میں برابر کے شریک ہیں، الا ماشاءاللہ۔

شریعت نے نکاح کو بہت ہی آسان بنایا ہے، جس میں نہ کوئی اسراف ہے اور نہ کوئی پریشانی، مگر ہماری عقل پر پردے پڑے ہوئے ہیں، اور اندھا دھند رسم و رواج کی پیروی میں ہزاروں، لاکھوں کے اخراجات کر کے اپنے اموال کو ضائع کر رہے ہیں۔

یہ کون سی فہم اور سمجھداری ہے کہ شادی میں بڑی دعوت اور کثیر تعداد میں لوگوں کو بلا کر لاکھوں روپے خرچ کریں اور بیچارے گھر والوں کو اس قدر تھکائیں کہ ان کو ہفتہ بھر ہوش نہیں رہتا اور آرام کی ضرورت پڑتی ہے، مگر ایک جنون سوار ہے، سینکڑوں افراد کو دعوت دی جائے، بڑے بڑے شادی ہال کرایہ پر لئے جائیں، کئی دنوں تک پارٹی بازی ہوتی رہے، کپڑوں کی خریداری میں بے دریغ مال اڑایا جائے، اور شادی کے کپڑوں کی خریداری کے لئے دور دراز ملکوں تک کا سفر کیا جائے۔ اور بعض بیوقوف تو ان اخراجات کے لئے سودی

قرض لے رہے ہیں، العیاذ باللہ۔

آپ ﷺ کے دور مبارک میں شادی اس قدر سادہ طور پر ہوتی تھی کہ آپ ﷺ کو بھی مدعو نہیں کیا جاتا، بعد میں خوشبو کو دیکھ کر آپ ﷺ کو اندازہ ہوتا کہ ان کی شادی ہوئی ہے۔ اور ہمارے یہاں شادی کے نام پر خطیبوں کو دعوت دی جاتی ہے، اور اس پر بھی اچھی خاص مقدار صرف ہوتی ہے۔ یہاں برطانیہ میں ایک شادی میں ہندوستان سے ایک عالم کو بلایا گیا، صرف تین دن کے لئے وہ صاحب آئے اور نکاح پڑھایا اور روانہ، تف ہے تف۔

اب ایک اور رواج شروع ہوا ہے کہ حرمین شریفین میں جا کر نکاح ہوگا، اور عمرہ کے ویزے سے دسیوں افراد جارہے ہیں، شادی مقصود ہے، اس لئے عمرہ کا بابرکت سفر بھی ثواب واجر سے خالی، اور ممکن ہے کہ نامۂ اعمال میں اسراف کا گناہ لکھا جائے۔

ولیمہ جو کہ سنت ہے اور شریعت میں مطلوب ہے، اس سنت کی ادائیگی میں بھی وہ اسراف کیا جارہا ہے کہ الامان والحفیظ، پیسوں کے اسراف کے ساتھ کھانے کا بھی اس قدر ضیاع ہورہا ہے کہ کہیں اللہ کا عذاب نہ آجائے، اور ہم اللہ تعالی کی نعمت رزق سے محروم نہ ہوجائیں۔ اللہ تعالی ہم سب کی حفاظت فرمائے اور نعمتوں کو سلب ہونے سے محفوظ فرمائے۔

بعض مرتبہ آدمی نہ چاہتے ہوئے بھی معاشرہ سے، بیوی بچوں سے مجبور ہوجاتا ہے، اس لئے شروع ہی سے بیوی بچوں کی ذہن سازی کرنی چاہئے، تاکہ وقت پر پریشانی نہ ہو۔

اکثر تو دکھلاوا اور ریاء ونمود اور شہرت کا جذبہ ہی کارفرما ہوتا ہے۔ ایک یہ بھی مصیبت ہے کہ لوگ کیا کہیں گے، لوگوں کو خوش کرنے کے لئے اللہ تعالی کو ناراض کرنا کون سی بندگی اور مسلمانی ہے؟ بندگی تو یہ ہے کہ صرف ایک ذات کی رضا پیش نظر رہے، متنبّی نے کہا ہے ؎

و بمهجتی یا عاذلی الملک الذی اسضخطت کل الناس فی ارضائه

فومن احب لاعصینک فی الهوی قسما به و بحسنه و بهائه

اے ملامت گر میری جان اس بادشاہ پر قربان ہے کہ جس کے راضی رکھنے کی غرض سے میں نے تمام لوگوں کو ناخوش کر دیا ہے۔

اے ملامت گر میں محبوب کے حسن و جمال کی قسم کھاتا ہوں، محبت کے بارے میں ضرور تیری نافرمانی کروں گا۔

اور کتنی عجیب بات ہے کہ: ہزاروں پاؤنڈ اور لاکھوں روپے خرچ کرنے والے مہر میں سنت کا اہتمام نہیں کرتے، بلکہ مہر میں زیادہ خرچ کرنے پر ناراض ہوتے ہیں۔

ایک طرف غلو کا یہ حال ہے کہ مہر میں اس قدر بڑی رقم طے کی جاتی ہے، جس کی ادائیگی آسان نہیں ہوتی، اور کبھی تو خیال ہی یہ ہوتا ہے کہ مہر ادا کرنا کب ہے؟ صرف شادی کی مجلس میں نام اور شہرت ہو جائے۔

ان رسوم اور برائیوں کو دیکھ کر کئی مرتبہ خیال آیا کہ نکاح میں اسراف کے متعلق ایک مختصر سا رسالہ مرتب کر کے شائع کروں۔ اللہ تعالی ان صفحات کو شرف قبولیت عطا فرمائے، اور امت مسلمہ کو ان فضول خرچیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، اور سادگی کے ساتھ نکاح کرنے کی سمجھ عطا فرمائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

۲۷/ جمادی الاولی ۱۴۴۲ھ مطابق: ۱۱/ جنوری ۲۰۲۱

پیر

سب سے بہتر نکاح وہ ہے جو سب سے زیادہ آسان ہو

(۱)......عن عمر بن الخطاب : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : خيرُ النِّكاح أيُسَرُه۔

ترجمہ:......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر نکاح وہ ہے جو سب سے زیادہ آسان ہو۔

(ابوداؤد، باب فيمن تزوج ولم يسم لها صداقا حتى مات ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۲۱۱۷)

برکت والی عورت جس کا خرچ کم ہو

(۲)......عن عائشة ، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال : اَعظم النِّساء بركة ايسرُهُنَّ مَؤُونَةً۔

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتی ہیں کہ: بہت زیادہ برکت والی عورت وہ ہے جو محنت کے لحاظ سے آسان ہو۔ (یعنی کم خرچ کرنے والی ہو)

(مسند احمد ص۵۴ ج۴۲، تتمة مسند عائشة رضی الله عنها ، رقم الحديث:۲۵۱۱۹۔

مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۳۷ ج۹، ما قالوا فی مهور النِّساء ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۶۶۴۱)

اعتدال والے نکاح میں برکت ہے

(۳)......عن عائشة : قال النبي صلى الله عليه وسلم : ان أعظم النكاح بركة أيسره مَؤُونَة۔

(شعب الايمان للبيهقي ص۲۵۴ ج۵، الثانی والاربعون من شعب الايمان ، وهو باب فی الاقتصاد فی النفقة وتحريم اكل المال بالباطل ، رقم الحديث:۶۵۶۷)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ بہت زیادہ برکت والا نکاح وہ ہے جو محنت کے لحاظ سے آسان ہو۔

تشریح:......''محنت کے لحاظ سے آسان نکاح'' سے مراد وہ نکاح ہے جس میں بیوی کا مہر کم ہو اور عورت زیادہ مال واسباب اور حیثیت سے زیادہ ضروریات زندگی (یعنی روٹی کپڑا) طلب کر کے مرد کو پریشان نہ کرے، بلکہ شوہر کی طرف سے جو کچھ اور جیسا کیسا مل جائے برضا ورغبت اسی پر قانع رہے۔ (مظاہر حق ص۲۱۹ ج۳، کتاب النکاح، الفصل الثالث)

آپ ﷺ کو صحابہ رضی اللہ عنہم کے نکاح کی خبر نہ دی جاتی

دور خیر القرون میں نکاح میں کوئی تکلف نہ تھا حتی کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے جانثار تھے، مگر نکاح میں آپ ﷺ تک کو اطلاع نہیں کرتے تھے، اور نہ اس کا اہتمام تھا کہ میرا نکاح آپ ﷺ پڑھائے، بعد میں آپ ﷺ کو خوشبو سے پتا چلتا۔

(۴)......انس بن مالک قال : قدم عبد الرحمن بن عوف فآخى النبى صلى الله عليه وسلم بينه وبين سعد بن الربيع الانصارى ، و عند الانصارى امرأتان ، فعَرض عليه ان يُناصِفه اهلَه و ماله ، فقال : بارك الله لك فى أهلك و مالك ، دُلُّونى على السوق ، فأتى السوق فرَبِح شيئا من أقِطٍ و شيئا من سَمْنٍ فراٰه النبى صلى الله عليه وسلم بعد ايام وعليه وضَرٌ من صُفْرة ، فقال : مَهْيَمْ يا عبد الرحمن ؟ فقال : تزوجتُ انصارية قال : فما سُقتَ اليها ؟ قال : وزن نَوَاةٍ من ذهب۔

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (مدینہ منورہ) آئے تو نبی کریم ﷺ نے ان کو اور حضرت سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کو ایک دوسرے کا بھائی بنادیا اور اس انصاری رضی اللہ عنہ کی دو بیویاں تھیں، انہوں

نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو یہ پیش کش کی کہ وہ اپنی ایک بیوی اور نصف مال ان کو دے دیں، تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالی آپ کی بیویوں اور مال میں برکت عطا فرمائے، آپ میری بازار کی طرف رہنمائی کریں، پس وہ بازار گئے اور پنیر اور گھی میں سے کچھ کو بیچ کر نفع حاصل کیا، چند دنوں کے بعد نبی کریم ﷺ نے ان کو دیکھا اور ان کے کپڑے پر زرد رنگ لگا ہوا تھا، آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: اے عبدالرحمٰن! اس کا کیا سبب ہے؟ انہوں نے بتایا: میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کرلیا ہے تو آپ ﷺ نے پوچھا: تم نے ان کو کتنا مہر دیا؟ تو انہوں نے کہا: ایک گھٹلی کے برابر سونا۔

(بخاری، باب قول الرجل لاخیه انظر ایَّ زَوْجَتَیَّ ، الخ ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۵۰۷۲)

(۵)......عن جابر بن عبد الله قال : قَفَلْنا مع النبی صلی الله علیه وسلم من غزوة ، فتَعجَّلْتُ علی بعیر لی قَطُوفٍ ، فلَحِقنی راکب من خلفی فَنَخَس بعیری بِعَنزة کانت معه ، فانطلق بعیری کأجْودِ ما انت راءٍ من الابل ، فاذا النبی صلی الله علیه وسلم فقال : ما یُعْجِلک ؟ قلتُ : کنتُ حدیث عهدٍ بعُرس ، قال : أبکرًا أم ثَیِّبا ؟ قلت : ثِیّبا ، قال : فهلاَّ جاریة تُلاعِبها و تُلاعبُک ، قال : فلمّا ذهبنا لندخل قال : أمْهِلوا حتی تدخلوا لیلا – أی عشاءً –لکی تَمْتَشِط الشَّعِثَة و تَسْتَحِدَّ الْمُغِیبة۔

ترجمہ:......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ کسی غزوہ سے واپس آئے تو میں اپنے اس اونٹ پر جلدی سے روانہ ہوا جو چلنے میں سست رفتار تھا، پس ایک سوار پیچھے سے آکر مجھ سے ملے، اور انہوں نے میرے اونٹ کی کوکھ میں نیزہ چبھویا، پھر میرا اونٹ اس قدر تیز دوڑنے لگا جس طرح تم نے کسی تیز رفتار

اونٹ کو چلتے ہوئے دیکھا ہوگا، پس ناگاہ وہ نبی کریم ﷺ تھے، آپ ﷺ نے پوچھا: تمہیں جانے کی کیوں جلدی ہے؟ میں نے عرض کی: میری نئی نئی شادی ہوئی ہے، آپ ﷺ نے پوچھا: کیا کنواری سے شادی ہوئی ہے یا بیوہ سے؟ میں نے کہا: بیوہ سے، آپ نے پوچھا: تم نے کم لڑکی سے نکاح کیوں نہ کیا؟ تم اس سے دل لگی کرتے اور وہ تم سے دل لگی کرتی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب ہم گھر داخل ہونے کے لئے گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ٹھہر کر جانا حتی کہ رات میں یعنی عشاء کے وقت میں داخل ہونا تا کہ تمہاری بیوی بکھرے ہوئے بالوں کو سنوار لے اور جس عورت کا شوہر موجود نہ ہو وہ اپنی شرمگاہ کے بال صاف کر لے۔

(بخاری، باب تزویج الثیّبات ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۵۰۷۹)

نکاح میں کم از کم چار افراد

(۶)......عن ابن عباس : ادنی ما یکون فی النِّکاح اربعة : الذی یُزوِّج والذی یتزوّج و شاهدان۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: نکاح میں کم از کم چار افراد ہونے چاہئے: شادی کرانے والا، شادی کرنے والا، اور دو گواہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نکاح میں چار آدمی

(۷)......عن نافع عن ابن عمر : انه أراد ان یتزوّج فذهب هو ورجل و جاء الولی و رجل۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹/۳۸ ج ۹، من قال : لا نکاح الا بولی أو سلطان ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث: ۱۶۱۹۰/۱۶۱۸۷)

ترجمہ:......حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نکاح کا ارادہ فرمایا تو آپ ایک آدمی کو لے کر گئے اور ولی ایک آدمی کو لے کر آیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیٹی کے نکاح میں تین آدمی

(۸)......عن حبيب مولى عُروة بن الزبير قال : بعثني عروة الى عبد الله بن عمر لِأخطُب له ابنة عبد الله ، فقال عبد الله : نعم ، انّ عروة لَاَهْل ان يُزَوّج ، ثم قال : ادُعه ، فدعوتُه ، فلم يَبْرَح حتّٰى زَوَّجه ، فقال حبيب : وما شهد ذلك غيرى و عروة وعبد الله ، ولكنّهم اظهروه بعد ذلك واعلموا به الناس۔

ترجمہ:......حضرت عروہ بن زبیر کے غلام حبیب بیان کرتے ہیں: عروہ نے مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تا کہ میں عروہ کا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی صاحبزادی کے لئے شادی کا پیغام دوں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ٹھیک ہے، عروہ اس بات کا اہل ہے کہ اس کے ساتھ شادی کی جائے، پھر انہوں نے فرمایا: تم اسے بلا کر لاؤ، میں انہیں بلا کر لایا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کی شادی کروادی۔ حبیب بیان کرتے ہیں کہ: اس وقت میرے اور عروہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ کوئی اور موجود نہیں تھا، لیکن بعد میں انہوں نے اس کو ظاہر کر دیا اور لوگوں کو اس بات کی اطلاع دے دی تھی۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۸۸ ج۶، باب القول عند النكاح ، كتاب النكاح ، رقم الحديث: ۱۰۴۵۲)

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے سادہ نکاح

(۹)......انّ أبا طلحة خطب اُم سليم ، فقالت : يا أبا طلحة أَلَسْتَ تعلم انّ آلهتك

التی تعبد خشبة تنبت من الارض ، نجرها حبشی بن فلان ، قال : بلی ، قالت فلا تستحی من ذلک ، اسلِمْ ان اسلَمتَ لم اُرِدُ منک صداقا غیرہ ، قال : حتی انظر قال : فذھب ثم جاء ، فقال : اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ، قالت : یا انس ! قم ، فزَوجُ ابا طلحة فزوَّجَھا۔

ترجمہ:......حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام بھیجا، انہوں نے کہا کہ: اے ابوطلحہ! کیا تم نہیں جانتے کہ جن معبودوں کی تم عبادت کرتے ہو وہ محض ایک لکڑی ہے جو زمین سے اگتی ہے اور اسے فلاں حبشی نے اگایا ہے، ابوطلحہ نے جواب دیا: واقعی بات تو یہی ہے، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ: پھر تمہیں اس سے شرم کیوں نہیں آتی؟ تم اسلام قبول کرلو، تمہارا اسلام قبول کرنا ہی میرا مہر ہوگا، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے سوچنے کے لئے وقت مانگا اور چلے گئے، پھر آئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالی کے رسول ہیں۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے حضرت انس سے فرمایا: اے انس اٹھو! اور (حضرت) ابوطلحہ (رضی اللہ عنہ) سے میرا نکاح کرادو، چنانچہ انہوں نے نکاح کرادیا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۷۷ ج ۹، ما قالوا فی الرجل یزوج أمّه ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث: ۱۷۹۴۶)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا چلتے ہوئے نکاح کرادینا

(۱۰)......قال شعبة : أنکح عمر بن الخطاب رجلا وھو یمشی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۴۱ ج ۹، ما قالوا فی خطب النکاح ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث: ۱۷۸۰۲)

ترجمہ:......حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چلتے ہوئے ایک آدمی کا نکاح کرادیا۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا گوشت کھاتے ہوئے نکاح کرادینا

(۱۱)......عن جعفر ' عن أبيه انّ الحسين بن علی يُزوِّج بعض بنات الحسن وهو يتعرق العرق۔

ترجمہ:......حضرت جعفر رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ: حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ایک لڑکی کا نکاح اس حال میں کروارہے تھے کہ آپ ہڈی سے گوشت اتار کر کھارہے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۴۰ ج۹، ما قالوا فی خطب النكاح ، كتاب النكاح ، رقم الحديث: ۱۷۷۹۹۔ مصنف عبدالرزاق ص ۱۸۸ ج٦، باب القول عند النكاح ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۰۴۵۱)

نکاح اتنا سادہ ہے کہ اگر مزاح میں بھی ہو تو منعقد ہو جائے گا

شریعت مطہرہ نے نکاح کو اتنا سادہ رکھا کہ اگر مزاح میں بھی نکاح کیا گیا تو منعقد ہو جائے گا۔

(۱۲)......عن ابی هريرة : ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : ثلاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ و هزْلُهُنَّ جِدٌّ : النكاح والطلاق والرجعة۔

(ابوداؤد، باب فی الطلاق علی الهزل ، كتاب الطلاق ، رقم الحديث:۲۱۹۵۔ ترمذی، باب ما جاء فی الجد والهزل فی الطلاق ، كتاب الطلاق واللعان ، رقم الحديث:۱۱۸۴)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تین باتوں میں مذاق بھی ایسے ہی ہے جیسے حقیقت، اور حقیقت میں کہنا تو (بہر حال) حقیقی طور پر ہی (متصور) ہوتا ہے: نکاح، طلاق اور رجعت۔

نکاح میں غیر کی مشابہت پر صحابی رضی اللہ عنہ کی سختی

(۱۳)......انّ عبد الله بن قُرُط الثُّمالِيَّ رضى الله عنه كان يعُسُّ بِحِمصَ ذات ليلة- وكان عاملا لعمر رضى الله عنه -فمرَّت به عَروس وهم يُوقِدون النَّيرانَ بين يديها، فضربهم بدِرَّتِه حتى تفرَّقُوا عن عَروسِهم، فلمّا أصبح قعد على منبره فحمد الله وأثنى عليه فقال: انَّ ابا جَندلة رضى الله عنه نكح اُمامة رضى الله عنها فصنع لها حَثَياتٍ مِّن طعام، فرحم الله أبا جندلة وصلّى على اُمامة، و لعن الله عَرُوسكم البارحة! اوقدوا النِّيرانَ، و تشبَّهوا بالكفرة والله مُطفِئُ نُورِهم۔

(حیاۃ الصحابہ ص۲۳۳ ج۳، الانكار على من تشبه بالكفرة فى النكاح، الباب العاشر: باب كيف كان اخلاق النبى صلى عليه وسلم واصحابه۔ حیاۃ الصحابہ اردو ص۱۰۴۱ ج۲)

ترجمہ......حضرت عبداللہ بن قرط ثمالی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے حمص کے گورنر تھے، ایک رات وہ حمص میں پہرہ کے لئے گشت کر رہے تھے کہ ان کے پاس سے ایک بارات دلہن کو لئے ہوئے گذری، اور ان لوگوں نے اس دلہن کے سامنے کئی جگہ آگ جلا رکھی تھی، انہوں نے کوڑے سے باراتیوں کی ایسی پٹائی کی کہ وہ سب دلہن کو چھوڑ کر بھاگ گئے، صبح کو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے اور اللہ تعالی کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: حضرت ابو جندلہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امامہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو ولیمہ میں حضرت امامہ رضی اللہ عنہا کے لئے چند مٹھی کھانا تیار کیا، اللہ تعالی ابو جندلہ رضی اللہ عنہ پر رحم کرے اور امامہ رضی اللہ عنہا پر رحمت نازل کرے، اور اللہ تعالی تمہاری رات والی دلہن اور

باراتیوں پر لعنت کرے، ان لوگوں نے کئی جگہ آگ جلا رکھی تھی، اور کافروں کے ساتھ مشابہت اختیار کر رکھی تھی، اور اللہ تعالی کافروں کے نور کو بجھانے والا ہے۔

آپ ﷺ اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے نکاح کے چند واقعات

آپ ﷺ کی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی

(۱)......آپ ﷺ کی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی بہت سادگی سے ہوئی۔ حضرت نفیسہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بڑی سمجھدار، دور اندیش، طاقتور اور شریف خاتون تھیں، اللہ تعالی نے ان کے ساتھ اکرام اور خیر کا ارادہ فرمالیا، وہ اس وقت قریش میں سب سے افضل خاندان والی اور سب سے زیادہ شرافت والی اور سب سے زیادہ مالدار تھیں۔ان کی قوم کا ہر آدمی ان سے شادی کرنے کی تمنا رکھتا تھا، اوران سے شادی کے لئے بہت مال خرچ کرنے کے لئے تیار تھا۔جب حضرت محمد ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تجارتی قافلہ ملک شام سے لے کر واپس آئے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے مجھے حضور ﷺ کی خدمت میں اندازہ لگانے کے لئے بھیجا، میں نے جا کر کہا اے محمد! آپ شادی کیوں نہیں کرتے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: شادی کرنے کے لئے میرے پاس کچھ نہیں ہے، میں نے کہا: اگر شادی کے خرچ کا انتظام ہوجائے اور آپ کو خوبصورت، مالدار، شریف اور جوڑ کی عورت سے شادی کی دعوت دی جائے تو کیا آپ قبول نہیں کرلیں گے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: وہ عورت کون ہے؟ میں نے کہا: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، حضور ﷺ نے فرمایا: میری ان سے شادی کیسے ہوسکتی ہے؟ میں نے کہا: اس کی میں ذمہ دار ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا: میں تیار ہوں، میں نے جا کر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بتایا تو انہوں نے حضور ﷺ کو پیغام بھیجا کہ فلاں وقت تشریف لے آئیں اور اپنے چچا عمرو بن اسد کو پیغام بھیجا کہ وہ ان کی شادی کردیں تو وہ آگئے اور حضور ﷺ بھی اپنی چچاؤں کے ساتھ تشریف لے آئے اور ایک چچا نے حضور ﷺ کی شادی

کرادی۔ عمرو بن اسد نے کہا: یہ ایسے جوڑ کے خاوند ہیں جن کا انکار نہیں کیا جا سکتا، اس شادی کے وقت حضور ﷺ کی عمر پچیس سال تھی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس سال تھی، وہ اصحاب فیل کے واقعہ سے پندرہ سال پہلے پیدا ہوئی تھیں۔

آپ ﷺ کی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے شادی

(۲)......حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ شادی نہیں کرتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کس سے، انہوں نے کہا حضرت سودہ رضی اللہ عنہا جو آپ پر ایمان لے آئی ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا: اچھا ان سے میرا ذکر کرو، حضرت خولہ رضی اللہ عنہا حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں اور ان سے کہا: اللہ تعالی نے کتنی بڑی خیر و برکت تمہیں دینے کا ارادہ فرمالیا ہے، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ کیسے؟ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے کہا: حضور ﷺ نے مجھے شادی کا پیغام دے کر بھیجا ہے، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں تو چاہتی ہوں، میرے والد (زمعہ) کے پاس جاؤ اور ان سے تذکرہ کرو، وہ بہت بوڑھے عمر رسیدہ ہیں، حج میں بھی نہ جا سکے، حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے جا کر ان کو جاہلیت کے طریقے پر سلام کیا، زمعہ نے پوچھا: یہ عورت کون ہے؟ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے کہا: خولہ بنت حکیم، زمعہ نے پوچھا کیا بات ہے؟ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے کہا: مجھے حضرت محمد ﷺ نے بھیجا ہے وہ (حضرت) سودہ (رضی اللہ عنہا) سے شادی کرنا چاہتے ہیں، زمعہ نے کہا: وہ تو بہت عمدہ اور جوڑ کے خاوند ہیں، لیکن تمہاری سہیلی (یعنی سودہ) کیا کہہ رہی ہیں، حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ بھی چاہتی ہیں، زمعہ نے کہا: اچھا حضرت محمد ﷺ کو میرے پاس بلا لاؤ، چنانچہ حضور ﷺ زمعہ کے پاس گئے، اور زمعہ نے حضور ﷺ سے حضرت سودہ رضی

اللہ عنہا کی شادی کردی۔

آپ ﷺ کی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی

(۳)......حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو حضور ﷺ نے شادی کا پیغام دیا تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھ میں غیرت بہت زیادہ ہے، اور میرے بچے بھی ہیں، اور یہاں میرا کوئی سرپرست بھی نہیں، حضور ﷺ نے فرمایا: تم میں غیرت بہت ہے تو میں اللہ تعالی سے دعا کروں گا، اور تمہارے بچوں کا بھی انتظام ہو جائے گا، اور تمہارا کوئی سرپرست مجھ سے شادی پر ناراض نہیں ہوگا، اس پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اٹھو اور میری شادی اللہ کے رسول ﷺ سے کردو، چنانچہ اس نے میری شادی حضور ﷺ سے کردی۔

آپ ﷺ کی حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے شادی

(۴)......حضور ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام دیا تو انہوں نے کہا: میں جب تک اپنے رب سے مشورہ نہ کرلوں اس وقت تک کوئی کام نہیں کیا کرتی، یہ کہہ کر وہ کھڑی ہو کر اپنی نماز کی جگہ پر چلی گئیں، ادھر حضور ﷺ پر قرآن نازل ہوا (جس میں اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿ زَوَّجۡنَاکَهَا ﴾ یعنی ہم نے تمہاری شادی (حضرت) زینب (رضی اللہ عنہا) سے کردی، چونکہ اللہ تعالی کے شادی کرنے سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی بیوی بن گئی تھیں اس وجہ سے) حضور ﷺ (ان کے گھر) تشریف لے گئے اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس اجازت لئے بغیر اندر چلے گئے۔

آپ ﷺ کی حضرت جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے شادی

(۵)......حضرت جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا بنو مصطلق کی قیدی بنیں اور حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ یا ان کے چچازاد بھائی کے حصہ میں آئیں، انہوں نے خود کتابت کی یعنی یہ کہا کہ: اتنی رقم دے دوں گی تو تم مجھے آزاد کر دینا،....پھر یہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیسوں کی ادائیگی میں مدد لینے کے لئے آئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حارث بن ضرار کی بیٹی جویریہ ہوں جو کہ اپنی قوم کے سردار تھے، اور اب مجھ پر جو مصیبت آئی ہے وہ آپ سے پوشیدہ نہیں (کہ اب باندی بن گئی ہوں اور آپ سے پیسوں کے بارے) میں مدد لینے کے لئے آئی ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس سے بہتر چیز کے لئے تیار ہو؟ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری طرف سے سارے پیسے ادا کر دیتا ہوں اور تم سے شادی کر لیتا ہوں، انہوں نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ! میں بالکل تیار ہوں۔ (اس طرح سادگی سے نکاح ہوگیا) پھر لوگوں میں یہ خبر مشہور ہوگئی، لوگ کہنے لگے کہ: حضرت جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا کے قبیلہ والے حضور ﷺ کے سسرال بن گئے، اس لئے اس قبیلہ کے جتنے آدمی مسلمانوں کی قید میں تھے ان سب کو چھوڑ دیا، چنانچہ حضور ﷺ کی اس شادی کی برکت سے بنو مصطلق کے سو گھرانے آزاد ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میرے علم میں ایسی کوئی عورت نہیں ہے جو حضرت جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے زیادہ اپنی قوم کے لئے با برکت ثابت ہوئی ہو۔

آپ ﷺ کی حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی

(۶)......حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو حضور ﷺ نے نکاح کا پیغام دیا تو انہوں نے اپنا

معاملہ (اپنے بہنوئی) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سپرد کردیا، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی شادی حضور ﷺ سے کردی، حضور ﷺ مقام سرف میں ٹھہرے تھے اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سرف آئیں اور وہیں ان کی رخصتی ہوئی۔

سفر میں شادی اور سفر ہی میں رخصتی، یہ کس قدر سادگی ہے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی

(۷)......حضرت علی رضی اللہ عنہ خود اپنا پیغام لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے پوچھا تمہارے پاس مہر میں دینے کے لئے کچھ ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم کو جو زرہ بطور اسلحہ کے دی تھی اس کا کیا ہوا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا وہ میرے پاس ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: میں نے (حضرت) فاطمہ رضی اللہ عنہا سے تمہاری شادی کردی ہے تم وہ زرہ (حضرت) فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھیج دو اور اسی کو (حضرت) فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مہر سمجھو۔

حضرت ربیعہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی مثالی سادہ شادی

(۸)......حضرت ربیعہ اسلمی رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ نے ایک انصاری قبیلہ کے پاس بھیجا کہ ان سے کہو: رسول اللہ ﷺ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے، حضور ﷺ فرمارہے ہیں کہ: میری شادی اپنی فلاں عورت سے کردو، حضرت ربیعہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ میں نے جاکر ان سے کہا کہ: مجھے رسول اللہ ﷺ نے تمہارے پاس بھیجا ہے، حضور ﷺ فرمارہے ہیں کہ: تم میری شادی فلاں عورت سے کردو، انہوں نے کہا: خوش آمدید ہو! اللہ کے رسول ﷺ کو اور اللہ کے رسول ﷺ کے قاصد کو، اللہ کی قسم اللہ کے رسول ﷺ کا قاصد اپنی ضرورت پوری کرکے ہی واپس جائے گا، چنانچہ انہوں

نے میری شادی کر دی اور میرے ساتھ بڑی مہربانی اور شفقت کا معاملہ کیا۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی شادی کا عجیب واقعہ

(۹)......حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ قبیلہ بنولیث کی ایک عورت سے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا پیغام دینے گئے اور (گھر) جا کر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کئے، اور انہیں بتایا کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ان کی فلاں نوجوان لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہیں، ان لوگوں نے کہا: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے شادی کرنے کو ہم تیار نہیں ہیں، البتہ آپ سے کرنے کو تیار ہیں، چنانچہ وہ اس لڑکی سے شادی کر کے باہر آئے، اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے آ کر کہا: اندر کچھ بات ہوئی ہے، لیکن اسے بتاتے ہوئے مجھے شرم آ رہی ہے، بہر حال حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے انہیں ساری بات بتائی، یہ سن کر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (آپ مجھ سے کیوں شرما رہے ہیں) وہ تو مجھے آپ سے شرمانا چاہئے، کیونکہ میں اس لڑکی کو شادی کا پیغام دے رہا تھا جو اللہ تعالی نے آپ کے مقدر میں لکھی ہوئی تھی۔

نوٹ:......تفصیل کے لئے دیکھئے! حیاۃ الصحابہ اردو ص ۹۹۷ تا ۱۰۴۱ ج ۲۔عنوان: نکاح میں کافروں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے پر انکار۔

اور عربی ''حیاۃ الصحابہ'' ص ۱۹۸ تا ۲۳۳ ج ۳، الباب العاشر: باب کیف کان اخلاق النبی صلی علیه وسلم واصحابه، هدی النبی صلی علیه وسلم واصحابه فی النکاح۔

کچھ مہر کے بارے میں

مہر کے سلسلہ میں افراط وتفریط نہیں ہونی چاہئے، نہ اتنا کم رکھا جائے جس کی کوئی قیمت ہی نہ ہو، اور نہ اس قدر زیادہ ہو کہ ادا نہ کر سکے۔

اور کتنی عجیب بات ہے کہ: ہزاروں پاؤنڈ اور لاکھوں روپے شادی میں خرچ کرنے والے مہر میں سنت کا اہتمام نہیں کرتے، بلکہ مہر میں زیادہ خرچ پر ناراض ہوتے ہیں۔

ایک طرف غلو کا یہ حال ہے کہ مہر میں اس قدر بڑی رقم طے کی جاتی ہے، جس کی ادائیگی آسان نہیں ہوتی، اور کبھی تو خیال ہی یہ ہوتا ہے کہ مہر ادا کرنا کب ہے؟ صرف شادی کی مجلس میں نام اور شہرت ہو جائے۔ حدیث شریف میں مہر ادا نہ کرنے کی نیت پر سخت وعید آئی ہے:

(۱)......قال النبی صلی الله علیه وسلم : من نکح امرأةً وهو یرید ان یَذهب بمهرها فهو عند الله زانٍ یوم القیامة۔

ترجمہ:...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے عورت سے نکاح کیا اور اس کی نیت یہ تھی کہ عورت کا مہر اپنے پاس رکھے گا تو وہ اللہ تعالی کے نزدیک قیامت کے دن زنا کرنے والا شمار ہوگا۔

(۲)......عن عائشة و ام سلمة قالتا : لیس شیء أشد من مهر امرأة أو اجر اجیر۔

ترجمہ:...... حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ: (قیامت کے دن) حساب وکتاب کے اعتبار سے عورت کے مہر اور مزدور کی اجرت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۰۶ ج۹، باب فی الرجل یتزوّج المرأة فیظلمها مهرها ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۷۶۹۹/۱۷۷۰۰)

چار قسم کے مہروں کی تفصیل

شریعت میں چار قسم کے مہر کا بیان ملتا ہے، ان میں سے حسب حیثیت جس کو بھی اختیار کیا جائے گا وہ خلاف سنت اور خلاف شریعت نہ ہوگا۔

(۱)......کم مہر: مہر ام سلمہ رضی اللہ عنہا دس درہم تھا۔ عام غرباء کے لئے دس درہم سے لے کر حسب استطاعت جتنا چاہیں مہر طے کر سکتے ہیں، لیکن اتنا ہو جتنا بسہولت ادا کر سکیں۔

(۲)......مہر فاطمی، یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مہر، اور وہ پانچ سو درہم تھا۔ مالدار اور صاحب استطاعت حضرات کو اس کا اہتمام کرنا چاہئے۔

(۳)......مہر ام حبیبہ: یعنی حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا مہر، اور وہ چار ہزار درہم تھا۔ مالی وسعت رکھنے والے لوگوں کے لئے اس کی گنجائش ہے۔

(۴)......مہر ام کلثوم: یہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا مہر، اور وہ چالیس ہزار درہم تھا، جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ادا فرمایا۔

(۳)......انّ عمر بن الخطاب اصدق ام كلثوم على اربعين الاف درهم۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۳۹ ج ۹، من تزوّج على المال الكثير و زوّج به، كتاب النكاح، رقم الحديث: ۱۶۶۴۴)

یہ مہر امراء، سلاطین، بادشاہ اور ان جیسے لوگوں کے لئے ہے، اگر وہ چاہیں تو ان کے لئے اس کی گنجائش ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے! فتاوی قاسمیہ ص ۶۳۰ ج ۱۳، باب المهر)

اگلے صفحات میں مہر کے متعلق چند روایات اور ازواج مطہرات اور بنات طاہرات رضی اللہ عنہن کے مہروں کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ اوزان کے تعیین میں چونکہ اہل علم کے درمیان کچھ اختلاف بھی ہے، اس لئے ان اوزان سے کسی کو اختلاف بھی ہو سکتا ہے۔

آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کا مہر تقریباً پانچ سو درہم تھا

(۴)......عن ابی سلمة بن عبد الرحمن ' انه قال : سألت عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم ، کم کان صداقُ رسول الله صلی الله علیه وسلم ؟ قالت : کان صداقُهُ لأزواجه ثِنْتَی عشْرة اُوقِیَّة و نَشًا ، قالت : أتدری ما النَّشُّ ؟ قال : قلتُ : لا ، قالت : نصف اُوقِیَّةٍ ، فتلک خمس مِائة دِرْهمٍ ، فهذا صَداقُ رسول الله صلی الله علیه وسلم لأزواجه۔

ترجمہ:......حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ: میں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ: رسول اللہ ﷺ (اپنی ازواج کا) مہر کتنا طے فرماتے تھے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کا مہر بارہ اوقیہ اور ایک نش طے فرمایا، پھر فرمایا: کیا تم نش کی مقدار جانتے ہو؟ میں نے کہا؛ نہیں، فرمایا: نصف اوقیہ، اور یہ (کل مقدار) پانچ سو درہم ہے، اور یہی رسول اللہ ﷺ کی ازواج کا مہر ہے۔

(مسلم، باب الصَّداق و جواز کونه تعلیم قرآن ، الخ ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۴۲۶)

عورتوں کا مہر زیادہ مقرر نہ کرو

(۵)......خطبنا عمر رضی الله عنه فقال : ألا لا تُغالوا بصُدُق النِّساء ، فانّها لو کانت مَکْرُمة فی الدنیا أو تقوی عند الله کان أولاکم بها النبی صلی الله علیه وسلم ما أصدق رسول الله صلی الله علیه وسلم امرأة مِّن نسائه ، ولا اُصدِقَتُ امرأةٌ من بناته أکثر من ثِنْتَی عشْرة اُوقِیَّةً۔

ترجمہ:......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: آگاہ ہوجاؤ عورتوں کا مہر زیادہ مقرر نہ کرو،

کیونکہ اگر زیادہ مہر مقرر کرنا دنیا میں کسی شرف وکرامت کا ذریعہ ہوتا یا اللہ تعالی کے نزدیک تقوی کا سبب ہوتا تو تم لوگوں میں نبی کریم ﷺ اس سے زیادہ مستحق ہوتے (یعنی آپ ﷺ زیادہ مہر مقرر فرماتے) آپ ﷺ نے ازواج مطہرات اور بنات طاہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی کا بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر مقرر نہیں فرمایا۔

(ابوداؤد، باب الصَّداق ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۲۱۰۶۔ترمذی، باب منه [باب ما جاء فى مهور النساء] ابواب النكاح ، رقم الحديث:۱۱۱۴۔ابن ماجہ، باب صَداق النساء ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۱۸۸۷)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا مہر چار ہزار درہم تھا

(۶)......عن ام حبيبة : أنّها كانت تحت عبيد الله بن جحشٍ ، فمات بأرض الحبشة فزوَّجها النّجاشِى النَّبىّ صلى الله عليه وسلم ، وأمهرها عنه اربعة آلاف [درهم]، و بعث بها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم مع شُرَحْبيل بن حسنة۔

ترجمہ:......حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: وہ عبیداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں،اور عبیداللہ ملک حبشہ میں مرا (جو حبشہ جا کر مرتد ہو گیا تھا) تو شاہ حبشہ نجاشی نے آپ ﷺ سے ان کا نکاح کردیا،اور آپ ﷺ کی جانب سے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا مہر چار ہزار مقرر کیا۔اوران کو حسنہ کے لڑکے حضرت شرحبیل رضی اللہ عنہما کے ہمراہ خدمت نبوی میں روانہ کردیا۔(ابوداؤد، باب الصَّداق ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۲۱۰۷)

زیادہ مہر پر نکاح کرنے والے حضرات صحابہ اور تابعین

(۱)......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے چالیس ہزار درہم کے عوض نکاح فرمایا۔

(۲)......حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے تیس ہزار درہم کے عوض نکاح فرمایا۔

(۳)......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے شُمیلہ سُلمیہ سے دس ہزار درہم کے عوض نکاح فرمایا۔

(۴)......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی ہر بیٹی کا نکاح دس ہزار درہم کے عوض کیا۔

(۵)......حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے نکاح فرمایا اور اس کے پاس سو باندیاں بھیجیں، ہر باندی کے پاس ایک ہزار درہم تھے۔

(۶)......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو ہزار درہم اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چار ہزار درہم تک مہر دینے کی اجازت دی۔

(۷)......سب سے پہلے چار سو دینار مہر دینے والے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ہیں۔

(۸)......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے ایک عورت سے چار ہزار درہم کے عوض نکاح فرمایا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۳۹/تا:۱۴۲/ج۹، من تزوّج علی المال الکثیر و زوّج به ، کتاب النکاح رقم الحدیث:۱۶۶۴۴/۱۶۶۴۵/۱۶۶۴۶/۱۶۶۴۷/۱۶۶۴۸/۱۶۶۵۰/۱۶۶۵۱/۱۶۶۵۳)

نقشہ مہر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن

	اسماء	مقدار	گرام
۱	حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا..........	پانچ سو درہم......	۱۵۳۱ارگرام: چاندی..
۲	حضرت سودہ رضی اللہ عنہا............	چارسودرہم.......	۱۲۲۵ارگرام: چاندی..
۳	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا...........	چارسودرہم.......	۱۲۲۵ارگرام: چاندی..
۴	حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا..........	چارسودرہم.......	۱۲۲۵ارگرام: چاندی..
۵	حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا.	پانچ سو درہم......	۱۵۳۱ارگرام: چاندی..
۶	حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا...........	دس درہم.........	۳۰رگرام: چاندی.....
۷	حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا.	دس درہم.........	۳۰رگرام: چاندی....
۸	حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا..........	چارسودرہم.......	۱۲۲۵ارگرام: چاندی..
۹	حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا..........	چارسودرہم.......	۱۲۲۵ارگرام: چاندی..
۱۰	حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا...........	پانچ سو درہم......	۱۵۳۱ارگرام: چاندی..
۱۱	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا............	ایک باندی.......	....

امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے مہر کی تفصیل مع حوالہ

(۱)......حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مہر پانچ سو درہم تھا۔(سیرۃ مصطفیٰ ص۲۹۳ ج ۳)

(۲)......حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا مہر چارسو درہم تھا۔(سیرۃ مصطفیٰ ص۲۹۳ ج ۳)

(۳)......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مہر چارسو درہم تھا۔

(سیرۃ مصطفیٰ ص۲۹۳ ج ۳۔علم الفقہ ص ۷۷ ج ۶)

(۴)......حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا مہر چار سو درہم تھا۔ (علم الفقہ ص ۸۷ ج ۶)

(۵)......حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا مہر پانچ سو درہم تھا۔

(سیرۃ مصطفیٰ ص ۳۰۴ ج ۳)

(۶)......حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا کا مہر دس درہم تھا۔

(سیرۃ مصطفیٰ ص ۳۰۶ ج ۳۔ علم الفقہ ۸۷ ج ۶)

(۷)......حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا مہر دس درہم تھا۔

(سیرۃ مصطفیٰ ص ۳۱۷ ج ۳۔ علم الفقہ ص ۸۷ ج ۶)

(۸)......حضرت جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا کا مہر چار سو درہم تھا۔

(سیرۃ مصطفیٰ ص ۲۹۳ ج ۳۔ علم الفقہ ص ۹۷ ج ۶)

(۹)......حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا مہر چار سو دینار تھا۔

(سیرۃ مصطفیٰ ص ۳۳۲ ج ۳۔ علم الفقہ ص ۹۷ ج ۶)

(۱۰)......حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا مہر پانچ سو درہم تھا۔ (سیرۃ مصطفیٰ ص ۲۹۳ ج ۳)

(۱۱)......حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کا مہر دینار یا درہم نہیں تھا، بلکہ ان کو حضور ﷺ نے ایک باندی مہر میں عطا فرمائی تھی، جس کا نام رزینہ تھا، یہ باندی حضور ﷺ کی خادمہ تھیں، اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے بعد میں حضرت رزینہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر دیا تھا۔

(۱)......روی انّ النبی صلی الله علیه وسلم ، لما تزوج صفیة بنت حیی أمهرها خادما وهی رزینة۔ (اسد الغابۃ ص ۱۱۰ ج ۶۔ معجم کبیر طبرانی ص ۲۷۷ ج ۲۴، رقم الحدیث: ۷۰۵۔ سنن کبری بیہقی ص ۳۳۵ ج ۱۰، رقم الحدیث: ۱۴۰۴۵)

اور بعض روایات میں اس کا ذکر ہے کہ ان کی آزادی کو ان کے لئے مہر قرار دیا گیا ہے، اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے اسی کو راجح قرار دیا ہے۔

(۲)......قال : و كره بعض أهل العلم ان يجعل عتقها صداقها حتى يجعل لها مهرا سوى العتق ، والقول الاول اصح۔

(فتح الباری ص۱۲۹ ج۹، باب الصَّداق ، كتاب النكاح ، تحت رقم الحديث:۵۰۸۶)

(فتاوی قاسمیہ ص۶۳۷ ج۱۳)

بنات رسول ﷺ کا مہر کتنا تھا؟

آپ ﷺ کی بنات مطہرات رضی اللہ عنہن کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ ہے، اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے تو کل پانچ سو درہم ہوتے ہیں۔

نقشہ مہر بنات طاہرات رضی اللہ عنہن

	اسماء	مقدار	گرام
۱	حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا.................	پانچ سو درہم	۱۵۳۱ر گرام: چاندی..
۲	حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا...........	پانچ سو درہم	۱۵۳۱ر گرام: چاندی..
۳	حضرت زینب رضی اللہ عنہا.............	پانچ سو درہم	۱۲۲۵ر گرام: چاندی..
۴	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا..............	پانچ سو درہم	۱۲۲۵ر گرام: چاندی..

(فتاوی قاسمیہ ص۶۳۷ ج۱۳)

ولیمہ میں اسراف

اس رسالہ میں ولیمہ کے بارے میں احادیث، ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے ولیمے کی تفصیل، ولیمہ کا شرعی حکم، ولیمہ کتنے دن ہوسکتا ہے، ولیمہ کا وقت، ولیمہ کی مجلس میں شرکت کے چند آداب، اور جس ولیمہ میں منکرات شامل ہوں ان میں شرکت کے متعلق احادیث و آثار وغیرہ امور جمع کیے گئے ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: زمزم پبلشرز، کراچی

پیش لفظ......ولیمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لغت میں ولیمہ: ولم سے ماخوذ ہے۔اس کا معنی جمع ہونا ہے،اس لئے کہ زوجین جمع ہوتے ہیں۔

نکاح چونکہ ایک تقاضائے انسانی کی تکمیل کا حلال وجائز ذریعہ ہے،اس لئے شریعت نے اس کی زیادہ تشہیر واظہار کو پسند کیا ہے اسی تشہیر اور اظہار کا ایک طریقہ ولیمہ ہے بھی ہے۔جس میں دعوت کے ذریعہ مرد وزن کے درمیان تعلق ازدواجی کو ظاہر کیا جاتا ہے۔

حضرت ربیعہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ولیمہ میں کھانا صرف اس لئے مستحب ہے کہ نکاح کا اثبات،اظہار ومعرفت ہو جائے۔حضرات شافعیہ فرماتے ہیں کہ: ولیمہ کا راز یہ ہے کہ:اس کی برکت سے بیوی کے نیک ہونے کی امید ہے،گویا وہ اس کے لئے فدیہ کی طرح ہے۔

(قاموس الفقہ ص۳۲۴ ج۵۔تحفۃ المحتاج مع حاشیۃ الشروانی والعبادی ص۴۲۵ ج۷،ط: دار صادر)

جمہور فقہائے حنفیہ اور راجح مذہب میں شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک ولیمہ سنت ہے۔

حنفیہ نے مزید کہا ہے کہ:اس میں بڑا ثواب ہے۔(موسوعہ فقہیہ (اردو) ص۲۶۰ ج۴۵)

اس مختصر رسالہ میں ولیمہ میں اسراف کے متعلق چند روایتیں جمع کی گئی ہیں،اسی طرح جن مجالس میں منکرات ہوں ایسی مجالس میں شرکت کرنے کے متعلق احادیث وآثار اور فقہی احکام بیان کئے گئے ہیں۔اللہ تعالی ان صفحات کو شرف قبولیت عطا فرمائے،اور امت مسلمہ کو ان فضول خرچیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے،اور سادگی کے ساتھ نکاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے،آمین۔ مرغوب احمد لاجپوری

۲۸ / ربیع الآخر: ۱۴۴۲ھ،مطابق: ۱۴/دسمبر: ۲۰۲۰، بروز پیر

سب سے بڑا ولیمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ایک بکری سے ہوا

(۱)......عن انس قال : مَا أوْلَمَ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی شیء من نسائہ ما اولم علی زینبَ ، اولم بشاةٍ۔

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات میں کسی کا اتنا ولیمہ نہیں کیا جتنا حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ولیمہ کیا تھا، آپ ﷺ نے ایک بکری سے ان کا ولیمہ کیا تھا۔

(بخاری، باب الولیمة ولو بشاة ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۵۱۶۸)

تشریح:......آپ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات میں صرف حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ولیمہ میں اتنا اہتمام فرمایا اور ایک بکری ذبح کی، علامہ نووی رحمہ اللہ نے اس کی یہ وجہ بیان فرمائی ہے کہ: چونکہ آپ ﷺ کا یہ نکاح آسمان پر ہوا، اور اللہ تعالی نے خود قرآن پاک میں فرمایا:﴿ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا ﴾۔

(پ:۲۲ رسورۂ احزاب، آیت نمبر:۳۷)

ترجمہ:...... پھر جب زید نے اپنے بیوی سے تعلق ختم کرلیا تو ہم نے آپ کا نکاح ان سے کردیا۔

اس عظیم نعمت کے شکریہ کے طور پر آپ ﷺ نے یہ اہتمام فرمایا: ''یحتمل ان سبب ذلک الشکر لنعمة اللہ فی ان اللہ تعالی زوّجہ ایاھا بالوحی''۔

(نووی شرح مسلم، باب زواج زینب بنت جحش ، کتاب النکاح ، تحت رقم الحدیث:۱۴۲۸)

امام کرمانی رحمہ اللہ نے یہ بات لکھی ہے، اور علامہ عینی رحمہ اللہ نے اس قول کو احسن الوجوہ فرمایا ہے۔(عمدۃ القاری ص ۱۲۷ ج ۱۴)

اوراس ولیمہ میں تقریبا تین سوافراد کی آپ ﷺ نے دعوت کی، یہ سب سے بڑا ولیمہ تھا۔ ’’قلت لانس عدَدَ کَمْ کانوا ؟ قال : زُھاء ثلاث مأة‘‘۔

(مسلم ص۴۶۱، باب زواج زینب بنت جحش ، کتاب النکاح ، تحت رقم الحدیث:۱۴۲۸)

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ولیمہ حیس (حلوہ) سے ہوا

(۲)......عن انس قال :ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اعتق صفية و تزوَّجها و جَعَل عِتْقَها صَداقَها و أولم علیها بحیسٍ۔

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد فرمایا اوران سے نکاح فرمایا اوران کی آزادی کوان کا مہر قرار دیا، اور حیس (ستو، گھی اور کھجور سے بنے ہوئے حلوہ) سے ان کا ولیمہ کیا۔

(بخاری، باب الولیمة ولو بشاة ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۵۱۶۹)

(۳)......صفية بنت شيبة قالت : أولم النبی صلی الله علیه وسلم علی بعض نسائه بمُدَّین من شَعیرٍ۔

ترجمہ:......حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے اپنی کسی زوجہ محترمہ (رضی اللہ عنہا) کا ولیمہ دومد جو سے کیا۔

(بخاری، باب من اولم باقل من شأة ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۵۱۷۲)

تشریح:......’’فتح الباری‘‘ میں ہے کہ: یہ زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

دو مد کا وزن آدھا صاع ہے، اور آدھے صاع کا وزن ایک کیلو:۵۹۲/ہوتا ہے۔اور جدید وزن کے اعتبار سے:۷۸۷/گرام اور:۳۲۰/ملی گرام ہے۔

(ثمرۃ الاوزان ص۲۱۔مسائل المیز ان ص۲۹)

آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کے ولیموں کی تفصیل

(۱)......حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا چونکہ مالدار تھیں، انہیں کی رقم سے ان کے ولیمہ میں ایک مینڈھے یا ایک اونٹ یا ایک گائے ذبح کی گئی۔

(۲)......حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے ولیمہ کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔

(۳)......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بھی ولیمہ نہیں ہوا۔

(۴)......حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے ولیمہ کا بھی کوئی ذکر نہیں۔

(۵)......حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا بھی ولیمہ نہیں ہوا۔

(۶)......حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا ولیمہ دو مد جو سے ہوا۔

(۷)......حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا ولیمہ ایک بکری سے ہوا۔

(۸)......حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے ولیمہ کا کوئی ذکر نہیں۔

(۹)......حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ولیمہ حیس (ستو، گھی اور کھجور سے بنا ہوا حلوہ) سے ہوا۔ آپ ﷺ نے صبح دستر خوان بچھانے کا حکم دیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ: جس کے پاس کھانے پینے کی جو اشیاء ہوں وہ لے آئے، چنانچہ کسی کے پاس کھجوریں تھیں، کسی کے پاس پنیر، کسی کے پاس گھی وغیرہ، یہ سب جمع کر کے حیس بنالیا گیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے مل کر کھایا، یہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا لیمہ تھا۔ (مسائل ولیمہ ص ۱۵۷)

(۱۰)......حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا ولیمہ حیس (ایک قسم کا حلوہ) سے ہوا۔

نوٹ:......ازواج مطہرات کے ولیموں کے سلسلے میں بعض روایات میں کچھ اختلاف ملتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ یا تو کوئی ولیمہ ہوا ہی نہیں، یا وقت پر جو کچھ میسر ہوا وہ ولیمہ ہو گیا۔

اس دورِ فتن کے ولیموں اور شادیوں میں شرکت کا حکم

آج کے اس دور پرفتن میں ولیمے ایک مستقل مصیبت بن چکے ہیں، اور ان میں اسراف کے علاوہ گناہوں کی کثرت ہوگئی ہے، مال کا اسراف اور فضول خرچی تبذیر کی حد تک پہنچ چکی ہے، پھر بڑے بڑے ہال کے کرایے، اور بڑی تعداد میں لوگوں کو بلانے کا رواج، مرد وعورت کا اختلاط، بے حیائی اور بے پردگی کا سیلاب، نوجوان بچے بچیوں کا آپس میں ہنسی مزاق ہی نہیں بے شرمی کے افعال وحرکتیں، نمازوں کا قضا کرنا، تصاویر اور ویڈیو، بعض مواقع پر گانا اور رقص تک کی نوبت، الغرض کون کہہ سکتا ہے کہ اس قسم کے ولیموں میں جانا جائز ہے، اور یہ ولیمے سنت ہیں۔ ایسی مجالس میں شرکت سے احتراز ہی کرنا چاہئے، خصوصا اہل علم اور اہل دعوت کو۔ ایسی مجالس میں شرکت کے متعلق چند روایات درج ذیل ہیں:

(۱)......﴿ وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴾۔

ترجمہ:......اور اگر کبھی شیطان تمہیں یہ بات بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالم لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو۔ (پ:۷، سورۂ انعام، آیت نمبر:۶۸)

آپ ﷺ نے فخر وریاء کی دعوت سے منع فرمایا

اس وقت ولیمہ میں ایک معصیت یہ ہے کہ ایک بڑا طبقہ صرف اور صرف فخر اور بڑائی کے لئے بڑے بڑے ولیمے کرتے ہیں، اور ان میں کئی تو اس کا اظہار بھی کر دیتے ہیں، حدیث شریف میں اس پر وعید وارد ہوئی ہے۔

(۱)......انّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن طعام المُتباریَین ان یُؤکل۔

(ابوداوٗد، باب فی طعام المُتباریَین، کتاب الاطعمة، رقم الحدیث:۳۷۵۴)

ترجمہ...... نبی کریم ﷺ ان دونوں آدمیوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا جو آپس میں فخر کا مقابلہ کریں۔

تشریح:...... متباریین ان دو شخصوں کو کہتے ہیں جو زیادہ کھانا پکانے میں مقابلہ کریں، اور ان میں سے ہر ایک کی یہی کوشش ہو کہ وہ دوسرے کی ضد میں زیادہ سے زیادہ کھانا پکوائے، اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کی دعوت کرے تا کہ وہ برتر اور دوسرا کمتر رہے۔

(مظاہر حق ص ۳۰۰ ج ۳، باب الولیمة ، الفصل الثانی ، کتاب النکاح)

(۲)......عن ابی هريرة قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : المُتبارِيَانِ لا يُجابان ولا يُؤكل طعامهما۔ (مشکوۃ، باب الولیمة ، کتاب النکاح ، الفصل الثالث)

ترجمہ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان دو شخصوں کی دعوت قبول نہ کی جائے اور نہ ان کا کھانا کھایا جائے جو اظہار فخر کے لئے کھانا کھلانے کا آپس میں مقابلہ کریں۔

امام احمد رحمہ اللہ نے لفظ متباریان کی وضاحت میں فرمایا کہ: متباریان سے آپ ﷺ کی مراد وہ دو شخص ہیں جو از راہ فخر و ریا اور بطریق مقابلہ یعنی ایک دوسرے کی ضد میں دعوت کریں۔

کسی عالم کو دعوت دی گئی تو انہوں نے قبول نہ کی، کسی نے اعتراض کے طور پر کہا: ''ان السلف كانوا يدعون فيجيبون ''یعنی سلف صالحین تو دعوت قبول کرتے تھے، انہوں نے جواب دیا:

''كان ذلك منهم للموافاة والمواساة ' وهذا منكم للمكافاة والمباهاة ''۔

یعنی ان حضرات کی دعوت سنت کی ادائیگی اور خیر خواہی کے لئے ہوتی تھی، اور تمہاری

دعوت بدلہ چکانے اور فخر ومباہات کے لئے ہوتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فخر کے اندیشہ سے شرکت نہ کرنے کی تمنا کرنا

(۳)......و روی ان عمر و عثمان رضی الله عنهما دعیا الی طعام فأجابا ' فلما خرجا قال عمر لعثمان : لقد شهدت طعاما و ددت انی لم أشهد ، قال ما ذاک قال خشیت ان یکون جعل مباهاة۔

(مرقاۃ شرح مشکوۃ ص۲۵۶ج۶ ، باب الولیمة ، الفصل الثانی ، کتاب النکاح)

ترجمہ......روایت میں ہے کہ: حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کی دعوت کی گئی انہوں نے قبول کرلی ، فارغ ہونے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں جس دعوت میں حاضر ہوا ہوں جی چاہتا ہے کہ میں حاضر نہ ہوا ہوتا ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیوں؟ انہوں فرمایا: مجھے اندیشہ ہے کہ یہ کھانا فخر و مباہات کے لئے دیا گیا ہے۔

(۴)......عن ابن عباس قال : نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اکل مُعاقَرِة الأعراب۔

(ابوداوٗد، باب ما جاء فی اکل مُعاقرة الأعراب ، کتاب الضحایا ، رقم الحدیث:۲۸۲۰)

ترجمہ......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے ان جانوروں کے کھانے کی ممانعت فرمائی جن کو اعراب فخر کے طور پر ذبح کرتے ہیں۔

تشریح:......اس سے مراد وہ قربانی ہے جو بطور فخر وریاء اور دوسروں کے مقابلہ کے لئے کی جائے.....جو قربانی یا کھانا صرف نام ونمود کے لئے کیا جائے اس کا کھانا ممنوع ہے۔

(الدرالمنضو د ص۳۵ ج۵)

مال داروں کو بلانا اور فقراء کو چھوڑنا سب سے برا کھانا ہے

ولیمہ میں ایک برائی یہ ہے کہ: مالداروں کو دعوت دی جاتی ہے اور فقراء کو چھوڑ دیا جاتا ہے، حدیث پاک میں ارشاد ہے:

(۱)......عن ابی هريرة رضی الله عنه انه كان يقول : شر الطعام طعام الوليمة ، يدعى لها الاغنياء ' و يترك الفقراء ، الخ۔

(بخاری، باب من ترک الدعوة فقد عصى الله ورسوله ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۵۱۷۷)

ترجمہ......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: سب سے برا کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے جس میں مال داروں کو بلایا جائے اور فقراء کو چھوڑ دیا جائے۔

(۲)......عن ابن عباس رضی الله عنهما عن النبی صلى الله عليه وسلم قال : بئس الطّعام طعام الوليمة يُدْعى اليه الشَّبْعان ' ويُحبَس عنه الجِيعان۔

ترجمہ......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بدترین ولیمہ وہ کھانا ہے جس میں پیٹ بھرے لوگوں کو بلایا جائے اور بھوکوں کو چھوڑ دیا جائے۔

(مجمع الزوائد ص۵۷ ج۴ ، باب فيمن يدعو الشّبعان و يترُک الجيعان ، كتاب الصيد والذبائح ، رقم الحديث:۶۱۶۴۔طبرانی کبیر ص۱۵۹ ج۱۲، ابو العالية عن ابن عباس ، رقم الحديث:۱۲۷۵۴)

مالدار کو ترجیح دینے اور غریب کو دھتکارنے کی عجیب مثال

(۳)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تَفْتخِروا بآبائِكُمُ الّذِين ماتوا فى الجَاهلِيَّة ' ألا اُنبِّئكم ؟ مثل آبائكُمُ الذين ماتوا فى الجاهلِيّة مثلُ ملِكٍ بنى قصْرا على قارعة الطَّريق ، واتَّخذ فيه طعاما ، ووكَّل به

رِجـالا ، فـقال : لا يمُرُّ أحدٌ الا أصاب من طعامی هذا ، وكان اذا مرّ الرَّجُل فی شارةٍ وثِيـابٍ حسنةٍ ' ذهبوا اليه فتعلَّقُوا به ، و جاءُ وا به حتّی يأكُلَ من ذلک الطّعام ، واذا جاء رجل فی شارة سيئةٍ و ثياب رثّة منعوه ، فلمّا طال ذلک بعث الله ملَكا من الملا ئكة فی شارة سيئة ' وثِيابٍ رثة ، فمرّ بجنباتهم فقاموا اليه فدفعوه ' فقال لهم : اِنّی جـائع وانّـمـا يُصنَـع الطعام للجائعِ ، فقالوا : لا ، انّ طعام الملک لا يأكله الا الابـرارُ ، فدفعوه فانطلق ' فجاء فی صورة حسنة و ثياب حسنة ' فمرّ كأنّه لا يُريدُهم بـعيدا منهم ، فذهبوا اليه فتعلَّقوا به ' فقالوا : تعال فاصِبُ من طعام الملک ' قال : لا اُريـده ' فـقـالـوا : لا يدعُک الملک اِنْ بلغه انّ مِثلَک مرَّ ولم يُصِبُ من طعام شقّ عـليـه ، وخشيـنا أن تُصيبنا منه عُقوبةٌ ' فأكرهوه فأدخلوه حتی جاؤوا به الی الطعام ' فـقـرّبـوا اليـه الـطـعـام ' فـقال : بثيابه هكذا فی الطّعام ' فقال : ما تصنع ؟ فقال : انّی جـئتُـكم فی شارةٍ سيِّئة و ثياب رثّة ' فاخبَرْتُكم انی جائع فمنعْتُمونی وانّی جئتُكم فی شـارة حسنة وثياب حسنة ' فأكْرَهْتُمونی و غلَبْتمونی ' وابيُتُم ان تدَعونی ' فقبَّحَكم وقبَّـح مـلِكَـكُم ' انّما يصنع مِلكُكُم هذا الطّعامَ للدُّنيا ، وانّه ليس له عند الله خلاق، قال : فارتفع الملَک ، و نزل عليهم العذاب۔

(مجمع الزوائد ص ۵۷ ج ۴ ، باب فيمن يدعو الشّبعان و يترُک الجيعان ، كتاب الصيد والذبائح ، رقم الحديث:۶۱۶۵ ۔طبرانی اوسط مترجم ص ۴۲۲ ج ۵ ، من اسمه محمد ، رقم الحديث:۱۰۷۔)

ترجمہ......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنے ان باپوں پر فخر مت کرو جو زمانہ جاہلیت میں کفر کی موت مر گئے (کیا تم ان کی وجہ سے فخر کر سکتے ہو؟) کیا میں تمہیں خبردار نہ کروں! تمہارے ان باپوں کی مثال جو زمانہ

جاہلیت میں مرے اس بادشاہ کی ہے جس نے شاہراہ پر محل تعمیر کیا، اوراس میں کھانے کا انتظام کیا، اور کچھ لوگوں کو اس کا وکیل بنایا کہ جو شخص اس راستہ سے گذرے وہ میری دعوت سے کچھ کھائے، ان لوگوں نے یہ کیا کہ اگر وہاں سے عمدہ لباس اور اچھی ہیئت والا شخص گذرتا تو اس کے پاس جا کر اس سے چمٹ جاتے اور اسے ساتھ لے آتے تا کہ وہ کھانا کھائے، اور جب کوئی خستہ حالت والا پرانے کپڑوں میں ملبوس آتا تو اس کو روک دیتے، اسی حالت میں ایک لمبا زمانہ گذرا تو اللہ تعالی نے ایک فرشتہ کو خستہ حالت پرانے کپڑوں میں بھیجا، وہ ان کے پاس سے گذرا وہ اس کی طرف اٹھے اور اسے روک دیا، فرشتہ نے ان سے کہا: میں بھوکا ہوں، کھانا تو بھوکے کے لئے پکایا جاتا ہے، انہوں نے کہا: نہیں، بادشاہ کا کھانا صرف اچھے لوگ ہی کھا سکتے ہیں، انہوں نے اسے دھکے دے کر نکال دیا تو وہ چلا گیا، پھر وہ اچھی صورت اور اچھے کپڑوں میں آیا اور ان سے دور ہو کر گذرا کہ گویا اسے ان سے غرض نہیں، وہ اس کی طرف گئے اور اس سے چمٹ گئے، انہوں نے کہا: آؤ بادشاہ کا کھانا کھاؤ، اس نے عرض کیا: مجھے آپ کے بادشاہ کے کھانے کی خواہش نہیں ہے، انہوں نے کہا: بادشاہ آپ کے چھوڑنے پر راضی نہیں ہے، اگر آپ کی خبر اس تک پہنچے، بیشک آپ جیسا آدمی گذر جائے اور کھانا نہ کھائے تو اس پر گراں ہو اور ہمیں سزا ملنے کا خوف ہے، سو انہوں نے اسے مجبور کر کے داخل کیا، کھانے پر لائے، کھانا اس کے قریب لایا گیا تو اس نے اپنے کپڑے سے کہا: کھانے میں اس طرح کے کپڑوں کی ضرورت ہے، انہوں نے کہا: آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ اس نے کہا: میں خستہ حالت اور پرانے کپڑوں میں آیا اور تمہیں بتایا کہ مجھے بھوک نے ستایا ہے تو تم نے مجھے روک دیا، اور اب میں اچھی حالت میں آیا ہوں تو تم نے مجھے مجبور کیا اور مجھ پر غالب آگئے اور کھانا کھانے پر اصرار کرتے رہے، اللہ تعالی

تمہارا برا کرے اور تمہارے بادشاہ کا بھی، تمہارے بادشاہ نے یہ کھانا دنیا (کو دکھانے) کے لئے بنایا ہے، اللہ تعالی کے نزدیک اس کا کوئی حصہ نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: پھر فرشتہ چلا گیا اور ان سب پر عذاب نازل ہوا۔

منکرات سے احتراز کی روایتیں

دروازے پر پردہ کی وجہ سے جبرئیل علیہ السلام کی عدم حاضری

(۱)......أتانی جبریل فقال : انی کنت اتیتک البارحة فلم یمنعنی ان اکون دخلت علیک البیت الذی کنت فیه الا انه علی الباب تماثیل ' وکان فی البیت قرام ستر فیه تماثیل ، الخ ۔

(کنز العمال ، فرع فی محظورات البیت والبناء ، المعیشة والعادات ، رقم الحدیث:۴۱۵۷۳)

ترجمہ:......میرے پاس جبرئیل (علیہ السلام) آئے اور فرمایا: میں گذشتہ رات آپ کے پاس آیا تو آپ کے گھر میں صرف اس لئے نہیں آیا کہ آپ کے دروازے پر مجسموں والا پردہ تھا۔

آپ ﷺ کا منقش پردہ دیکھ کر واپس تشریف لے جانا

(۲)......حدثنا سفینة ابو عبد الرحمن : ان رجلا ضاف علیّ بن طالب فصنع له طعاما ' فقالت فاطمة : لو دعونا النبی صلی الله علیه وسلم فأکل معنا ، فدعوه فجاء فوضع یده علی عِضادَتَی الباب ، فرأی قِراما فی ناحیة البیت ' فرجع : فقالت فاطمة لعلی : الْحَق ، فقل له : ما اَرْجَعک یا رسول الله ؟ قال : انّه لیس لی أن أدْخُلَ بیتًا مُزوّقا ۔(ابن ماجہ، باب اذا رأی الضیف منکرا رجع ، کتاب الاطعمة ، رقم الحدیث:۳۳۶۰)

ترجمہ......حضرت سفینہ ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ (خادم رسول اللہ ﷺ) فرماتے ہیں کہ: ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دعوت کی ، اوران کے لئے کھانا تیار کیا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں: کاش ہم نبی کریم ﷺ کو بلائیں اورآپ ﷺ بھی

کھانے میں ہمارے ساتھ شریک ہوں، انہوں نے آپ ﷺ کو بھی دعوت دی، آپ ﷺ تشریف لائے اور دروازہ کی دونوں چوکھٹوں پر ہاتھ رکھا تو گھر کے کونے میں ایک منقش پردہ دیکھا، اس لئے واپس تشریف لے گئے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: جائیے اور دریافت فرمائیے کہ: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں واپس تشریف لے جا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لئے مناسب نہیں کہ میں نقش ونگار والے گھر میں داخل ہوں۔

آپ ﷺ کا تصاویر مٹانے تک بیت اللہ میں داخل نہ ہونا

(۳)......عن جابر : انّ النبی صلی اللہ علیہ و سلم أمر عمرَ بن الخطاب زمن الفتح وھو بالبطحاء ان یأتیَ الکعبۃ فیمحو کل صورۃ فیھا ، فلم یدخلُھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی مُحِیت کل صورۃٍ فیھا۔

(ابوداؤد ، باب فی الصور ، اول کتاب اللباس ، رقم الحدیث:۴۱۵۶)

ترجمہ...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: فتح مکہ کے وقت مقام بطحاء سے آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ: بیت اللہ شریف میں جائیں اور وہاں جس قدر تصاویر ہوں ان کو مٹا دیں، اور آپ ﷺ بیت اللہ شریف میں تشریف نہیں لے گئے جب تک کہ وہاں کی تمام تصاویر مٹا نہ دی گئیں۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا گھر میں پردوں پر ناراضگی

(۴)......عن ابن جریج قال : تزوج سلمان الی ابی قرۃ الکِندیِّ ، فلمّا دخل علیھا قال : یا ھذہ ، انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصانی : ان قضی اللہ لک ان تزوج فیکون اول ما تجتمعان علیہ طاعۃ ، فقالت : انک جلست مجلس المرء

یُطاعُ امرُہ ، فقال لها : قومی نصلّی و ندعو ، ففعلا فرأی بیتا مُسَتَّرًا ، فقال : ما بال بیتکم ؟ محمومٌ أو تحوَّلَتِ الکعبة فی کندةَ ؟ فقالوا : لیس بمحموم ولم یتحوّلِ الکعبة فی کندةَ ، فقال : لا اَدخلُه حتّٰی یُهُتَک کلُّ سِترٍ الا سِترا علی الباب۔

(سنن کبری بیہقی ص۴۰ ج۱۵، باب ما جاء فی تستیر المنازل ، کتاب الصداق ، رقم الحدیث: ۱۴۷۰۶)

ترجمہ:......ابن جریج کہتے ہیں کہ: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ابوقرہ کندی سے شادی کی ، جب ان کے پاس گئے تو کہنے لگے : اے بیوی ! رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ : اگر اللہ تعالی تیرے مقدر میں شادی کریں تو سب سے پہلے جس پر تمہارا اجتماع ہو وہ اطاعت ہے، بیوی نے جواب دیا: آپ ایسی مجلس میں بیٹھے ہیں جن کی اطاعت کی جاتی ہے، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے بیوی سے کہا: کھڑی ہو ہم نماز پڑھیں اور دعا کریں، پھر دونوں نے ایسا کیا، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے گھر کو پردوں سے ڈھکا ہوا دیکھا تو کہا: تمہارے گھر کو کالا کس نے کیا یا کعبہ کندہ میں آگیا؟ انہوں نے کہا: نہ تو وہ سیاہ ہے نہ کعبہ کندہ میں آیا ہے، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہنے لگے : جب تک تمام پردے پھاڑ نہ دیئے جائیں سوائے دروازے کے پردے کے وہاں تک میں گھر میں داخل نہ ہوں گا۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کا گھر میں پردہ دیکھ کر ناراض ہونا

(۵)......دعا ابن عمر ابا ایوب فرأی فی البیت سِتْرا علی الجِدار ، فقال ابن عمر : غَلَبنا علیه النِّساء ، فقال : من کُنتُ اخشی علیه فلم اَکُنْ اخشی علیک ، والله لا اَطعمُ لکم طعاما فرجع۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کو دعوت دی، انہوں نے گھر میں دیوار پر ایک پردہ لٹکا ہوا دیکھا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (معذرۃً) فرمایا: (اس پردہ کو لٹکانے میں) ہم پر عورتیں غالب آ گئی ہیں، تو حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ تو ڈر تھا کہ کوئی اور ایسا کام کرے گا، مگر مجھے تم سے یہ ڈر نہ تھا، اور اللہ کی قسم! میں تمہارے یہاں کھانا نہیں کھاؤں گا، پھر آپ واپس تشریف لے گئے۔

(بخاری، باب هل يرجع اذا راى منكرا فى الدعوة، كتاب الرضاع، قبل رقم الحديث:۵۱۸۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تصاویر کی وجہ سے گرجا گھر میں داخل نہ ہونا

(۶)......عن نافع عن اسلم مولى عمر قال: لمَّا قَدِمنا مع عمر بن الخطاب الشام اتاه الدِّهْقان قال: يا امير المؤمنين! انِّي قد صنعتُ لك طعاما فاُحِبُّ ان تأتيني بأشراف مَّن معك، فانه أقوى لي في عملي وأشرف لي قال: انا لا نستطيع ان ندخل كنائسكم هذه مع الصور اللتي فيها۔

ترجمہ:......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت اسلم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: جب ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملک شام آئے تو آپ کے پاس ایک دہقان آیا اور کہا کہ: اے امیر المؤمنین! میں نے آپ کے لئے کھانا تیار کیا ہے، میری خواہش ہے کہ آپ اپنے اشراف سمیت شریک ہوں، اس سے میرے کام میں قوت ہوگی اور میرے لئے باعث شرف ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم تمہارے گرجا گھروں میں ان تصویروں کے ہوتے ہوئے داخل نہیں ہوسکتے جو ان میں ہیں۔

(الادب المفرد ۳۳۳ (مترجم ص ۷۳۶)، باب دعوة الذمى، رقم الحديث:۱۲۴۸)

حضرت علی رضی اللہ عنہ تصویر والے گھر میں داخل نہ ہوتے تھے

(۷)......عن ابی جعفر ... وانّ علیا کان لا یدخل بیتا فیه صورة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۶۰۲ ج۱۲، فی السور فی البیت، کتاب اللباس، رقم الحدیث:۲۵۷۱۳)

ترجمہ......حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے جس میں تصویر ہوتی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تصویر والے گھر میں داخل نہ ہوئے

(۸)......دُعی ابو مسعود الی طعام، فرأی فی البیت صورةً، فلم یدخُلْ حتّی کُسِرت۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۶۰۲ ج۱۲، فی السور فی البیت، کتاب اللباس، رقم الحدیث:۲۵۷۰۵)

ترجمہ......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کھانے کی دعوت دی گئی، آپ نے گھر میں تصویر دیکھی تو اس وقت تک اندر تشریف نہیں لے گئے جب تک تصویر توڑی نہیں گئی۔

آپ ﷺ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا گانے کی آواز سننے پر عمل

(۹)......عن نافع قال: سمع ابن عمر مِزْمارًا قال: فوضع اِصْبَعیْه علی اُذُنیه و نأی عن الطَّریق، وقال لی: یا نافع! هل تسمع شیئا؟ قال: فقلتُ: لا، قال: فرفع اِصْبَعیه من اُذنیه، وقال: کنت مع رسول الله صلی الله علیه و سلم فسمع مثل هذا فصنع مثل هذا۔

(ابوداؤد، باب کراهیة الغناء والزمر، کتاب الادب، قبل رقم الحدیث:۴۹۲۴)

ترجمہ......حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (ایک

چرواہے کے پاس سے گذرے جو بانسری بجا رہا تھا) اس کی آواز آپ کے کان میں پڑی، تو آپ نے اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں ڈال لیں اور راستہ سے ایک طرف ہو گئے اور دور نکل گئے، پھر مجھ سے پوچھا: کیا تم کوئی آواز سن رہے ہو؟ جب انہوں نے کہا: نہیں، تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کانوں سے اپنی انگلیاں نکال لیں، پھر فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا تو آپ ﷺ نے ایک چرواہے کی بانسری کی آواز سنی تو آپ ﷺ نے اسی طرح کیا جس طرح میں نے کیا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا موسیقی سن کر تقریب سے واپس چلے جانا

(۱۰)......حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک ولیمہ میں موسیقی کو سنا تو اس تقریب سے واپس چلے گئے۔

(المطالب العالیۃ: ۱۶۶۰۔ تاریخ بغداد ص ۱۴۱/۴۰۴ ج ۱۰۔ نعمۃ الباری ص ۶۱۹ ج ۹)

میت پر نوحہ ہو رہا تھا تو ابن سیرین رحمہ اللہ واپس چلے گئے

(۱۱)......حضرت حسن بصری اور حضرت ابن سیرین رحمہما اللہ ایک جنازہ میں تھے اور اس جنازہ میں میت پر نوحہ ہو رہا تھا تو ابن سیرین رحمہ اللہ واپس چلے گئے، جب حسن بصری رحمہ اللہ سے یہ بات کہی گئی تو انہوں نے فرمایا: بیشک ہم نے جو دیکھا وہ باطل تھا، اس کو ہمارا ترک کرنا برحق ہے۔ (نعمۃ الباری ۶۱۹ ج ۹)

ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب گردش کر رہی ہو

(۱۲)......عن جابر ان النبی صلی الله علیه و سلم قال : من کان یؤمن بالله و الیوم الآخر فلا یجلِسُ علی مائدة یُدار علیهم الخَمرُ۔

ترجمہ......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالی اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر خمر (انگور کی شراب) گردش کررہی ہو۔

(ترمذی، باب ما جاء فی دخول الحمام، ابواب الاستیذان والاداب، رقم الحدیث:۲۸۰۱)

معصیت کو برا اور اچھا سمجھنے والے کا حکم

(۱۳)......عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : من حضر معصية فكرهها فكأنّما غاب عنها ، ومن غاب عنها فأحبَّها فكأنه حضرها۔

(سنن کبری بیہقی ص۱۹ ج۱۵، باب الرجل يُدعى الى الوليمة وفيها المَعصية نهاهم ، فان نحَّوا ذلك عنه والّا لم يُجب ، كتاب الصداق ، رقم الحديث:۱۴۶۶۷)

ترجمہ......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی معصیت (کی مجلس یا کام میں) حاضر ہوا اور اس کو برا سمجھا تو وہ گویا اس سے غائب رہا اور جو برائی کے وقت موجود نہ تھا، لیکن اس نے اس برائی کو پسند کیا تو گویا کہ وہ حاضر تھا۔

آپ ﷺ نے فاسق کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا

(۱۴)......عن عمران بن حصين ' قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اجابة طعام الفاسقين۔

(مجمع الزوائد ص۵۸ ج۴، باب دعوة الفاسق ، كتاب الصيد والذبائح ، رقم الحديث:۶۱۶۶۔

طبرانی کبیر ص۱۶۸ ج۱۸، هشام بن حسان عن الحسن عن عمران ، رقم الحديث:۳۶۷)

ترجمہ......حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فاسقین کے طعام کو قبول کرنے سے منع فرمایا۔

ولیمہ کتنے دن ہوسکتا ہے؟

(۱)......انّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : الولیمة اول یوم حقٌّ ، والثانی معروف ، والیوم الثالث سُمْعَة و ریاء۔

(ابوداؤد، باب فی کم تستحب الولیمة ، کتاب الاطعمة ، رقم الحدیث:۳۷۴۵)

ترجمہ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پہلے دن ولیمہ حق ہے، اور دوسرے دن نیکی ہے، اور تیسرے دن ریاء وشہرت ہے۔

(۲)......انّ سعید بن المُسیب دُعی اوّل یوم فأجاب ، و دُعِی الیوم الثانی فأجاب ، و دُعی الیوم الثالث فلم یُجِب وقال : أھل سُمعة و ریاء۔

(ابوداؤد، باب فی کم تستحب الولیمة ، کتاب الاطعمة ، رقم الحدیث:۳۷۴۵)

ترجمہ...... حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ کو پہلے دن دعوت دی گئی تو آپ نے قبول کر لی، پھر دوسرے دن دعوت دی گئی تو آپ نے قبول کر لی، جب تیسرے دن دعوت دی گئی تو قبول نہ کی، اور فرمایا: تم ریا کاری اور شہرت والے ہو۔

مسئلہ:...... جمہور کے نزدیک ولیمہ دو دن تک جائز ہے، اس سے زیادہ مکروہ ہے۔

(درس ترمذی ص ۳۷۰ ج ۳)

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صحیح بات یہ ہے کہ اس کا تعلق عرف سے ہے، ہمارے دیار کا عرف ایک دن ولیمہ کرنے کا ہے، پس دو دن ولیمہ کرنا ریاء (اور دکھلاوا) ہے۔ (تحفۃ القاری ص ۱۹۴ ج ۱۰)

ولیمہ کی مجلس میں گمراہ فرقوں کے لوگ نہ ہوں

ولیمہ کی مجلس میں گمراہ فرقوں کے لوگ ہوں تو مناسب ہے کہ اس میں شرکت نہ کریں۔ حضرات مالکیہ اور شافعیہ نے یہ بات لکھی ہے کہ: دعوت کی جگہ میں ایسا شخص نہ ہو جس سے مدعو کو اذیت پہنچے، یا اس کے ساتھ بیٹھنا مناسب نہ ہو۔ اور اذیت کی شرط کسی دینی امر کی وجہ سے ہو۔ (موسوعہ فقہیہ (مترجم اردو) ص ۲۶۵ ج ۴۵۔ عنان: ولیمہ)

ولیمہ کے کھانے کی جگہ دور نہ ہو

ولیمہ میں شرکت کے آداب میں یہ بھی ہے کہ: کھانے کی جگہ اتنی دور نہ ہو کہ وہاں پہنچنے میں دشواری ہو۔ (الزرقانی ص ۵۴ ج ۴۔ موسوعہ فقہیہ (مترجم اردو) ص ۲۶۹ ج ۴۵۔ عنان: ولیمہ)

آج کل ولیمے میں دور دور جگہوں پر ہال یا ریسٹورنٹ کے کرایے پر لینے کا رواج چل پڑا ہے، کئی کئی میل دور سفر کر کے ولیمے میں شرکت کرنا پڑتا ہے۔ اس میں وقت کا ضیاع سفر کے خرچ کا اسراف وغیرہ باتیں ایسی ہیں جن سے احتراز کرنا چاہئے۔

ولیمہ کا وقت میاں بیوی کے ملنے کے بعد ہے

ولیمہ کا وقت میاں بیوی کی ملاقات کے بعد ہے۔ حنفیہ نے صراحت کی ہے کہ: جب آدمی اپنی بیوی سے ملاقات (وطی) کرے تو مناسب ہے کہ پڑوسیوں، رشتہ داروں اور دوستوں کو مدعو کرے۔ بخاری کی روایت میں صراحت ہے:

عن انس قال: أَوْلَمَ رسول الله صلى الله عليه وسلم حين بَنٰى بزينب بنت جحش، الخ۔

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب رسول اللہ ﷺ کے پاس

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو پیش کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ولیمہ کیا۔

(بخاری، باب قوله : لا تدخلوا بيوت النبي ' الخ ، كتاب التفسير ، رقم الحديث:۴۷۹۴)

''و المنقول من فعل النبي صلى الله عليه وسلم : انها بعد الدخول كأنه يشير الى قصة زينب بنت جحش ، وقد ترجم عليه البيهقي.....وحديث انس في هذا الباب صريح في انها أي الوليمة بعد الدخول ''۔

(اعلاء السنن ص۱۰/۱۱ ج۱۱، باب استحباب الوليمة وكون وقته بعد الدخول ، كتاب النكاح)

''و وليمة العرس سنة ، وفيها مثوبة عظيمة ، وهي اذا بنى الرجل بامرأته ينبغي ان يدعو الجيران والاقرباء والاصدقاء ، ويذبح لهم و يصنع لهم طعاما ''۔

(الہندیہ ص۳۴۳ ج۵، الباب الثاني عشر في الهدايا والضيافات ، كتاب الكراهية)

جس دعوت میں منکرات ہوں اس بارے میں فقہی حکم

دعوت کے ساتھ اگر منکرات ہوں تو فقہائے احناف کے نقطۂ نظر کا حاصل یہ ہے کہ:

اگر پہلے سے دعوت میں منکرات کے موجود ہونے کا علم ہوتب تو اس میں شرکت جائز نہیں، ایسی دعوت قبول نہ کرنی چاہئے'' ولو علم قبل الحضور لا يقبله ''(فتح القدیر ص۴۴ ج۸)

گو بعض فقہاء نے اس کو جائز قرار دیا ہے اور اس کو نماز جنازہ کے ساتھ نوحہ پر قیاس کیا ہے۔ مگر یہ قیاس درست نہیں معلوم ہوتا کہ نماز جنازہ فرض ہے اور قبول دعوت سنت۔

اگر پہلے سے علم نہ ہوا اور آ گیا اور منکرات عین دستر خوان پر ہو رہی ہوں تو اب بھی نہ بیٹھے'' ولو كان ذلك على المائدة لا ينبغي ان يقعد ''۔(ہندیہ ص۳۴۳ ج۵)

اگر منکرات عین دستر خوان پر نہ ہو رہی ہوں، لیکن اس کو مقتدیٰ کی حیثیت حاصل ہو، عام لوگ اس کے طریق و عمل کو قابل اتباع باور کرتے ہوں تو اس کے لئے اب بھی اس

دعوت میں رکنا جائز نہیں۔ پہلے اس منکر کو دور کرنے کی سعی کرے، اور اگر اس پر قدرت نہ ہو تو خود چلا جائے'' فان کان مقتدی و لم یقدر علی منعھم یخرج و لا یقعد''۔

(فتح القدیر ص۴۴۸ ج ۸)

اگر اس کو یہ حیثیت حاصل نہ ہو تو اول تو اس برائی کو رفع کرنے کی سعی کرے، اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو بہ کراہت خاطر کھانے میں شرکت کر سکتا ہے'' فان قدر علی المنع منعھم و ان لم یقدر یصبر ، وھذا اذا لم یکن مقتدی به ''۔(حوالۂ بالا۔ بحر ص۱۸۸ ج۸)

(حلال و حرام ص۱۱۳۔ از: حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی مدظلہ)

(۱)......﴿ وَ اِمَّا یُنۡسِیَنَّکَ الشَّیۡطٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّکۡرٰی مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ﴾۔

ترجمہ:......اور اگر کبھی شیطان تمہیں یہ بات بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالم لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو۔(پ:۷، سورۂ انعام، آیت نمبر:۶۸)

چند فقہی عبارتیں

(۱)......'' وان علم المدعو أن فیھا لھوا لا یجیب سواء کان ممن یقتدی به اولا ، لانه لا یلزمه اجابة الدعوة اذا کان ھناک منکر ''۔

(مجمع الانہر ص۲۱۷ ج۴ (قدیم ص۵۵۰ ج۲)، فصل فی المتفرقات ، کتاب البیوع)

(۲)......(دعی الی ولیمة وثمة لعب أو غناء قعد و أکل) لو المنکر فی المنزل ، فلو علی المائدة لا ینبغی أن یقعد بل یخرج معرضا''۔

(درمختار ص۵۰۱ ج۱، کتاب الحظر و الاباحة ، ط : دار الباز ، مکة المکرمة)

علامہ شامی رحمہ اللہ نے اپنے زمانہ کے معاصی و بدعات کے حالات کو دیکھ کر لکھا تھا کہ: ہمارے زمانہ میں جب تک یقین سے معلوم نہ ہو کہ دعوت میں معصیت و بدعت نہیں

ہوگی ،اس وقت تک اس میں شرکت نہیں کرنی چاہئے۔

(۳)......والامتناع اسلم فی زماننا الا اذا علم یقینا ان لا بدعة ولا معصیة۔

(درمختار ص۵۰۱ ج۱، کتاب الحظر و الاباحة ، ط : دارالباز ، مکة المکرمة)

(۴)......وان علم المدعو أن فیها لھوا لا یجیب سواء کان ممن یقتدی به اولا ، لانه لا یلزمه اجابة الدعوة اذا کان ھناک منکر''۔

(مجمع الانہر ص۲۱۷ ج۴ (قدیم ص۵۵۰ ج۲)، فصل فی المتفرقات ، کتاب البیوع)

(۵)......وان کان ھناک لعب و غناء قبل ان یحضر فلا یحضر ' لانه لا یلزمه الاجابة اذا کان ھناک منکر''۔(بحرالرائق ص۱۸۸ ج۸، کتاب الکراھیة ۔مطبوعہ: کوئٹہ)

شادی کارڈ پر اسراف کے علاوہ اور برائی

شادی کے اسراف میں ایک اسراف یہ ہے کہ قیمتی اور مہنگے مہنگے دعوت نامے چھاپے جاتے ہیں، ان دعوت ناموں میں مقصد کے علاوہ شو اور دکھلاوے پر زیادہ خرچ ہو رہا ہے، بہت سے داعی چاہتے ہیں کہ کارڈ کو جس قدر خوبصورت بنایا جائے اس میں کمی نہ ہو، کارڈ اور لفافوں پر ہزاروں روپے اور سینکڑوں پاؤنڈ برباد کئے جارہے ہیں، جبکہ کوئی ان کو محفوظ نہیں رکھتا، اکثر ان کو پھینک دیتے ہیں۔

ایک اور برائی ان کارڈ میں یہ ہے کہ: ان میں ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' اور ''السلام علیکم ورحمة الله و برکاته'' لکھا جاتا ہے۔ اور دلہا و دلہن کے نام لکھے جاتے ہیں، اسی طرح طرفین کے والدین کے نام بھی لکھے جاتے ہیں، ان میں بعض اسماء وہ ہیں جن میں اللہ تعالی کے نام ہوتے ہیں، اور محمد و احمد بھی ہوتا ہے۔ ظاہر ہے لوگ کارڈ کی حفاظت تو کرتے نہیں، بلکہ اس کو پھینک دیتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالی کے اسماء اور سلام اور بسم اللہ کے الفاظ کی بے ادبی ہوتی ہے، اس کا وبال بھی داعی پر ہوگا کہ وہی ان بے ادبی کا ذریعہ بنے ہیں۔ کل قیامت کے دن نامۂ اعمال میں یہ گناہ نظر آئے گا تو کف افسوس ملنا پڑے گا۔

ہمارے اسلاف تو اس مسئلہ میں بہت محتاط تھے، چند روایتیں نقل کرتا ہوں:

(۱)......ردّ عثمان الصُّحف الی حفصة وأرسل الی کل اُفق بمُصحف مما نسخوا ، وامر بما سواه من القرآن فی کل صحیفة او مصحف ان یحرق۔

ترجمہ:......حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ مصحف حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف واپس کر دیا، پھر انہوں نے تمام شہروں میں اس مصحف کی نقل بھیج دی جس کو انہوں نے لکھا

تھا اور یہ حکم دیا کہ اس کے سوا قرآن مجید کے ہر صحیفہ کو جلا دیا جائے۔

(بخاری، باب جمع القرآن ، کتاب التفسیر ، رقم الحدیث:۴۹۸۷)

(۲)......أُتیَ عبد الله بصحیفةٍ فیها حدیث ، فأتی بماء فمحاها ' ثم غسلها ' ثم امرها فأُحْرِقت۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک صحیفہ لایا گیا جس میں کچھ حدیثیں تھیں، آپ نے پانی منگوایا، پھر اسے مٹایا اور اس کو دھویا، پھر اس کے جلانے کا حکم دیا تو اس کو جلا دیا گیا۔

(۳)......عن مسلم بن یسار : کان اذا جائته الکتاب محا ما کان من ذکر الله ، ثم ألقاه۔

ترجمہ:......حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ کے پاس جب خط آتا تو آپ اللہ تعالیٰ کے ذکر کو اس میں سے مٹا دیتے پھر اس کو پھینک دیتے۔

اکابر میں سے کسی نے اپنے خطوط مٹانے کی وصیت فرمائی، کسی نے خود جلائے، ان کی اور وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ان میں تعظیمی کلمات ہوتے تھے، لوگ ان کی بے ادبی نہ کریں۔

(۴)......ان عبیدة : اوصی ان تحمی کتبه۔

ترجمہ:......حضرت عبیدہ رحمہ اللہ نے وصیت فرمائی کہ ان کے خطوط کو مٹا دیا جائے۔

(۵)......عن ابن طاؤوس عن أبیه : انه کان اذا اجْتمعت عنده الرسائل امر بها فأُحرقت۔

ترجمہ:......حضرت طاؤس رحمہ اللہ کے پاس جب زیادہ خطوط جمع ہو جاتے تو آپ ان کو

جلانے کا حکم دیتے اور ان کو جلا دیا جاتا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۱۱/۴۱۰ ج ۱۳، فی احراق الکتب و محوها ، کتاب الادب ، رقم الحدیث:۲۶۸۲۶/۲۶۸۲۷/۲۶۸۲۸/۲۶۸۲۹)

فقہاء نے لکھا ہے کہ جن کاغذات میں اللہ تعالی ، فرشتوں اور انبیاء علیہم السلام کے اسماء لکھے ہوں تو ان اوراق سے ان اسماء کو مٹا دیا جائے ، اور بقیہ کو جلا یا دیا جائے ، اور کسی جاری پانی میں پھینک دینے میں بھی کوئی حرج نہیں ، یا ایسے اوراق دفن کر دیئے جائیں ، اور یہ احسن ہے۔

"انه یمحی عنها اسم الله تعالی و ملائکته و رسله و یحرق الباقی ، ولا بأس بان تلقی فی ماء جار کما هی أو تدفن وهو احسن"۔

(شامی ص ۱۲۱ ج ۱، مطلب : یطلق الدعاء علی ما یشتمل الثناء ، قبل باب المیاه ، کتاب الطهارة)

"و قال ابن بطال : فی هذا الحدیث جواز تحریق الکتب التی فیها اسم الله عز و جل ، وان ذلک اکرام لها و صون عن وطئها بالاقدام"۔

(عمدۃ القاری ص ۲۰ ج ۱۹، باب جمع القرآن ، کتاب التفسیر ، تحت رقم الحدیث:۴۹۸۷)

لڑکی والوں کی طرف سے نکاح کے وقت کھانا کھلانا سنت و مستحب نہیں

مسئلہ:......اگر نکاح اپنی بستی میں ہو رہا ہو، اور دور سے بارات کے آنے کا سلسلہ نہ ہو تو بچی کے نکاح میں کھانا کھلانے کی رسم کو ختم کرنا چاہئے۔

مسئلہ:......لڑکی والوں کی طرف سے کھلانا نہ تو سنت ہے اور نہ عہد صحابہ میں اس کا عمومی رواج تھا۔

مسئلہ:......اگر اتفاقا یا ضرورۃً کھلانا پڑے تو گنجائش ہے۔

مسئلہ:......اگر بارات دور سے آئی ہو، تو حدود شریعت میں رہتے ہوئے بشرطیکہ کھلانے میں اسراف اور ریاء و نمود نہ ہو، اور پابندی اور رسم ورواج کے تحت نہ ہو تو لڑکی والوں کی طرف سے شادی کے موقع پر کھلانا مباح اور جائز ہے، سنت یا مستحب نہیں۔

(مستفاد: فتاوی دار العلوم زکریا ص۶۴۵ ج ۳)

نوٹ:......ہمارے زمانہ میں جو طریقہ رائج ہو گیا کہ: لڑکی والوں کی طرف سے مستقل بڑی بڑی دعوت دی جاتی ہے، اور اس کے لئے بڑے بڑے ہال کرائے پر لئے جاتے ہیں، اور دیگر بیشمار خرافات کی جاتی ہیں، یقیناً اس دعوت کے عدم جواز میں کوئی شبہ نہیں۔

اہل علم اور نیک لوگوں کو اس رسم کے خلاف آواز اٹھانی چاہئے، اور خود بھی اپنے یہاں بیٹی کی شادی کے وقت دعوت سے بچنا چاہئے، چاہے اس میں خرافات نہ بھی ہوں، اس لئے کہ بہر حال یہ دعوت سنت و مستحب نہیں، یہ تو صرف مباح ہے، اور اہل علم کو بعض اوقات مباح امور سے بھی بچنا پڑتا ہے۔

نوٹ:......بعض اہل علم اس طرح کی دعوت کو حرام اور ناجائز کہتے ہیں۔ اس قدر شدت بھی نہیں کرنی چاہئے، مباح امر کو حرام کہنا بھی مناسب نہیں۔

بارات میں بڑی تعداد کی شرکت پر اصرار کرنا جائز نہیں

مسئلہ:......لڑکے والوں کی طرف سے بارات میں بڑی تعداد کی شرکت پر اصرار کرنا جائز نہیں۔

نوٹ:......اس وقت ایک بری رسم یہ بھی چل پڑی ہے کہ لڑکے والوں کی طرف سے اصرار ہوتا ہے کہ: بارات میں ہمارے اتنے آدمی تو ضرور آئیں گے، ہمارا خاندان بڑا ہے، ہم ان کو بارات میں نہ لے گئے تو وہ ناراض ہو جائیں گے۔ اس طرح دباؤ ڈال کر لڑکی والوں کو مجبور کرنا اور ان کی دعوت کھانا قطعاً جائز نہیں۔

بغیر رضامندی کے کسی کا مال لینے کی ممانعت

شریعت مطہرہ میں کسی کا مال بغیر رضامندی کے لینے کی ممانعت آئی ہے، اور یہاں بھی زبردستی بارات کو لانا اور لڑکی کے گھر کھانا خوشی سے نہیں، بلکہ جبراً ہے۔ حدیث میں ہے:

(۱)......عن عمرو بن یثربی رضی الله عنه قال : خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال : ألا ولا یحل لامرئٍ من مال اخیه شیئا الا بطیب نفس منه۔

(مجمع الزوائد ص۲۱۸ ج۴، باب الغصب وحرمة مال المسلم ، کتاب البیوع ، رقم الحدیث: ۶۸۶۲)

ترجمہ:......حضرت عمرو بن یثربی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: خبردار کسی شخص کے لئے اپنے بھائی کا مال حلال نہیں الا یہ کہ وہ اسے دلی رضامندی سے دے دے۔

(۲)......عن ابی حمید الساعدی ، ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : لا یحل لامرئ مسلم ان یأخذ عصا اخیه بغیر طیب نفسه۔

ترجمہ:......حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی دلی رضامندی کے بغیر اس کا عصا بھی لے۔(کنز العمال ، الفرائض ، فضله واحکامه ، رقم الحدیث:۳۰۳۴۴)

(۳)......قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : الا لا تظلموا ، ألا لا یحل مال امرئٍ الا بطیب نفس منه۔

(مسند احمد بن حنبل ص۷۲ ج۵ ، رقم الحدیث:۲۰۹۷۱۔سنن دار قطنی ص۲۲/۲۱ ج۳ ، کتاب البیوع رقم الحدیث:۲۸۵۸/۲۸۵۹/۲۸۶۰/۲۸۶۱/۲۸۶۲/۲۸۶۳)

ترجمہ:...... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار ظلم نہ کرو، خبردار کسی کے لئے کسی کا مال حلال نہیں الا یہ کہ وہ اسے دلی رضامندی سے دے۔

بغیر دعوت کے کھانے کی وعید

مسئلہ:......بعض اوقات یہ بھی دیکھا گیا کہ: جتنی تعداد طے تھی اس سے زیادہ لوگ آئے، یہ بھی جائز نہیں، اوراس طرح بلا دعوت کے کھانا بھی جائز نہیں۔

(۴)......قال رسول الله صلی الله علیه وسلم :.... ومن دخل علی غیر دعوة دخل سارقا و خرج مُغِیرا۔

(ابوداؤد، باب ما جاء فی اجابة الدعوة ، اول کتاب الاطعمة ، رقم الحدیث:۳۷۴۱)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بغیر دعوت کے شریک ہوا تو گویا وہ چور ہوکر گھر میں داخل ہوا، اورلوٹ مار کر باہر نکلا۔

بزرگوں کی آمد پر بعض حضرات کا بلا دعوت کے شریک ہوجانا

ضروری نوٹ:......آج کل ہندو پاک سے بزرگوں (بلکہ اب تو اکثر پیشہ ور خطیبوں اور

بہت کم اہل اللہ اور مصلحین) کی آمد کے وقت بھی یہ دیکھا گیا کہ: بلا دعوت کے کسی کے گھر پہنچ گئے اور بلا تکلف کھانے میں شرکت کر لی۔ بعض اوقات اہل خانہ کو بڑی دقت اور پریشانی ہوئی۔ اور تعجب یہ ہے کہ اس طرح کی حرکت بعض اہل علم اور اہل خانقاہ کی طرف سے ہو رہی ہے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جہیز

رسم جہیز کی عدم جواز کی وجوہات، جہیز کے چند فقہی مسائل، عورتوں سے مال کی وجہ سے شادی کرنے پر وعید، لڑکی کو ہدیہ دینے کا ثبوت، مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ کسی کا مال بغیر کسی حق کے لے، اپنی اولاد کے درمیان عطیہ میں برابری کرو، آپ ﷺ کو کسی نکاح میں کوئی جہیز نہ ملا، وغیرہ امور اس مختصر رسالہ میں مع حوالہ جمع کئے گئے ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: زمزم پبلشرز، کراچی

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہیز کی ظالمانہ اور بے رحمانہ رسم کئی علاقوں میں شادی کا ایک جز بن چکی ہے، یہ غیر اخلاقی اور غیر شرعی رسم ہے۔ اسلام نے نکاح کے معاملہ میں تمام اخراجات کا ذمہ دار مرد کو بنایا ہے، اور قرآن کریم کی اس آیت میں اس کا صراحۃً ذکر بھی ملتا ہے:

(۱)...... ﴿ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ﴾۔ (پ:۵/سورۂ نساء، آیت نمبر:۳۴)

ترجمہ:...... مرد عورتوں کے نگران ہیں، کیونکہ اللہ تعالی نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے، اور کیونکہ مردوں نے اپنے مال خرچ کئے ہیں۔

تفسیر:...... قرآن کریم کی صراحت ہے کہ مردوں نے مال خرچ کئے ہیں، اور جہیز میں عورت کا مال خرچ ہو رہا ہے۔

''قوام'' کا معنی ہے: کسی چیز کو قائم کرنے والا اور اس کی حفاظت کرنے والا۔

(مفردات الفاظ القرآن ص۴۱۶)

علامہ جمال الدین افریقی مصری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

مرد: عورت کا قوام ہے، یعنی اس کی ضروریات پوری کرتا ہے، اور اس کا خرچ برداشت کرتا ہے۔ (لسان العرب ص۵۰۳ ج ۱۲۔ تاج العروس ص۳۵ ج ۹۔ تبیان القرآن ص۶۵۶ ج ۲)

شریعت نے نکاح میں مہر، شادی کے بعد ولیمہ، عورت کا نفقہ، لباس، رہائش اور دوسری ضروریات مردوں کے ذمہ رکھی ہیں۔ اسی لئے کتب فقہ میں یہ مسئلہ تو ملتا ہے کہ لڑکی کے اولیاء لڑکوں سے نکاح کے موقع پر جس زائد رقم کا مطالبہ کرتے ہیں وہ جائز ہے یا نہیں؟ وہ

رشوت کے حکم میں ہے یا نہیں؟ لیکن لڑکوں کی طرف سے جہیز' گھوڑے' جوڑے اور تلک کا مطالبہ جائز ہے یا نہیں؟ غالباً اس کا ذکر نہیں ملتا کہ فقہاء کی نگاہ میں مردوں کی طرف سے ایسی بے شرمی اور مقام مردانہ کے خلاف بے حیائی کا تصور نہیں تھا۔ (حلال وحرام ص ۲۷۵)

اگر والدین اپنی خوشی سے لڑکی کو شادی کے وقت کوئی تحفہ یا کچھ ضروری سامان دیں تو اس کی گنجائش ہے، اور یہ جائز ہے، اور احادیث سے اس کا ثبوت بھی ملتا ہے، مگر اس وقت جہیز کی جو رسم بد عام ہوگئی ہے اس کے عدم جواز میں کوئی شبہ نہیں، اس کی کئی وجوہات ہیں:

رسم جہیز کی عدم جواز کی وجوہات

(۱)...... یہ ایک دین حنیف میں نئی ایجاد اور بدعت ہے۔

(۲)......اس میں عموماً ریاء اور شہرت مقصود ہوتی ہے۔

(۳)......اس میں غیروں سے مشابہت پائی جاتی ہے۔

(۴)......جہیز کی خطیر رقم کی ادائیگی مشکل ہوتی ہے، اس لئے بکثرت بچیاں بلا نکاح بیٹھی رہتی ہیں، پھر اسی سے بے حیائی اور زنا کو فروغ ملتا ہے۔

(۵)...... مال کا مطالبہ کیا جاتا ہے، جو خود ایک امر ممنوع ہے۔

(۶)......اس میں ناحق دوسروں کا مال لیا جاتا ہے۔

(۷)...... مال کی بنیاد پر نکاح کیا جاتا ہے، جس پر احادیث میں وعیدیں آئی ہیں۔

(۸)......بعض مرتبہ والدین جہیز کی ادائیگی کی وجہ سے تنگ دستی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

(۹)......بعض مرتبہ والدین کو مجبوراً قرض لینا پڑتا ہے، اور کبھی تو سودی قرض تک کی نوبت آجاتی ہے۔

(۱۰)......اس میں بسا اوقات مال کا اسراف بھی کیا جاتا ہے۔

(۱۱)......اس میں ایذاء مسلم کا پہلو بھی ہے۔

نوٹ:......ان امور مذکورہ میں سے چند کے متعلق آگے احادیث ذکر کی گئی ہیں۔

جہیز کے چند فقہی مسائل

مسئلہ:......شادی کے موقع پر لڑکی کو ماں باپ کی طرف سے بطور ہدیہ کچھ سامان دینا جائز ہے۔

مسئلہ:......کسی لڑکی کو شادی پر اس کے والدین یا اہل خاندان کی طرف سے جو سامان بھی ہدیہ میں دیا جائے وہ بھی جہیز ہے۔

(۱)......جهاز المرأة ما زفت به الى زوجها من الامتعة۔(لغۃ الفقہاء ص۱۶۸۔ط: کراچی)

مسئلہ:......جہیز میں ماں باپ اپنی بیٹی کو اپنی خوشی سے بغیر کسی دباؤ اور پریشانی کے جو چاہیں دے سکتے ہیں، دکھلاوا اور نام ونمود مقصود نہ ہو۔

مسئلہ:......والدین پر لڑکی کو جہیز دینا واجب نہیں، اور نہ کسی کو یہ حق ہے کہ ان پر جبر کرے۔

(۲)......جهاز انه لايوجد ما يدل على ان الجهاز واجب على ابيها ، وليس لاحد ان يجبرها على ذلك۔(موسوعہ فقہیہ ص۲۰۶ ج۳۹،عنوان: نکاح)

(۳)......الصحيح انه لا يرجع على اب المرأة بشيء ، لان المال فى النكاح غير مقصود۔(فتاوی عالمگیری ص۳۲۷ ج۱، الفصل السادس عشر فى جهاز البنت)

مسئلہ:......لڑکے کی طرف سے لڑکی والوں سے جہیز (سامان وغیرہ) کا مطالبہ کرنا جائز نہیں۔

(۴)......لا يجوز أن يأخذ مال أحد بلا سبب شرعی ، الخ۔

(قواعد الفقہ ص۱۱۰۔ط: اشرفی دیوبند)

مسئلہ:......جہیز میں جو سامان لڑکی کو والدین کی طرف سے ملا ہے اس کی مالک لڑکی ہے، شوہر اور شوہر کے اہل خانہ کا اس میں کچھ حصہ نہیں۔ بلا اجازت لڑکی کے کسی کے لئے اس کا استعمال بھی جائز نہیں۔

(۵)......**فان کل احد یعلم ان الجهاز ملک المرأة۔**

(شامی ص۳۹۹ ج۵، مطلب : فیما لو زفت الیه بلا جهاز ، باب النفقة ، کتاب الطلاق)

(۶)......**المختار للفتوی ان یحکم بکون الجهاز ملکا لا عاریة۔**

(شامی ص۳۰۹ ج۴، مطلب : فیما لو زفت الیه بلا جهاز ، باب النفقة ، کتاب الطلاق)

مسئلہ:......بہو کے جہیز میں ملا ہوا سامان یا زیور وغیرہ پر سسرال والوں کا قبضہ کرنا جائز نہیں۔

اس مختصر رسالہ میں جہیز کے چند مسائل کے ساتھ آپ ﷺ کی چند احادیث نقل کی گئی ہیں، اللہ تعالی اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے، اور ذریعہ نجات و ذخیرۂ آخرت بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

۷/شعبان ۱۴۴۲ھ مطابق: ۲۱/مارچ ۲۰۲۱

پیر

عورتوں سے ان کے مالوں کی وجہ سے شادی نہ کرو

(۱)......عن عبد الله بن عمرو رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : لا تزوَّجوا النِّساء لِحُسنِهن ، فعسی حُسنهنّ أن یُّردِیَهُنَّ ، ولا تزوَّجوهُنَّ لِاَمْوالهنّ ، فعسی اموالُهُنّ أن تُطغِیَهُنَّ۔

(ابن ماجہ، باب تزویج ذات الدین ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۱۸۵۹)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں سے ان کی خوبصورتی کی وجہ سے شادی نہ کرو، ہوسکتا ہے کہ ان کی خوبصورتی ان کو ہلاکت میں ڈال دے، اور نہ ان سے ان کے مالوں کی وجہ سے شادی کرو، ہوسکتا ہے کہ ان کے اموال ان کو سرکش بنادیں۔

مال کی وجہ سے شادی کی تو اللہ تعالی اس کے فقر میں اضافہ فرمائیں گے

(۲)......انس بن مالک رضی الله عنه یقول : سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول : من تزوج امرأة لِعِزِّها لم یَزِدْهُ الله الا ذُلا ، ومن تزوجها لمالها لم یزده الله الا فقرا۔

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: جس نے کسی عورت سے شادی کی عزت بڑھانے کے لئے (کہ اس عورت سے شادی کرنے سے میری عزت میں اضافہ ہوگا تو) اللہ تعالی اس کی رسوائی ہی میں اضافہ کریں گے، اور جس نے کسی عورت سے مال دار ہونے کے لئے شادی کی تو اللہ تعالی اس کے فقر میں اضافہ فرمائیں گے۔

(معجم طبرانی (اوسط) ص۲۱ ج۳، باب من اسمه ابراهیم ، رقم الحدیث:۲۳۴۲)

لڑکی کو ہدیہ دینے کا ثبوت

(۱)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : لمّا بعث اهلُ مكّة فى فِداء أَسْرَاهُمْ بعثَتْ زينبُ فى فداء ابى العاص بمالٍ ، و بعثَتْ فيه بقَلادَةٍ لها كانت عند خديجة أَدْخَلَتْها بها على أبى العاص ، قالت : فلمّا رآها رسول الله صلى الله عليه وسلم رقّ لها رِقَّةً شديدةً و قال : ان رأيتُم أن تُطْلِقوا لها أسيرها و تَرُدُّوا عليها الذى لها، فقالوا : نعم ، و كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أخذ عليه ، أو وعده أن يُّخَلِّىَ سبيل زينب اليه و بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم زيدَ بن حارثة و رجلا من الانصار فقال : كُوْنَا بِبَطن يأجِجَ حتّى تَمُرَّ بِكُما زينبُ فتصحباها حتّى تأتِيا بها۔

(ابوداؤد، باب فى فداء الاسير بالمال ، كتاب الجهاد ، رقم الحديث:۲۶۹۲)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کے فدیے روانہ کئے تو آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ کے فدیہ میں کچھ مال روانہ فرمایا اوراس مال میں انہوں نے ایک ہار روانہ کیا جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تھا، انہوں نے یہ ہار جہیز میں دیا تھا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: آپ ﷺ نے جب ہار دیکھا تو آپ ﷺ پر شدید رقت طاری ہوگئی ،آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تم لوگ اگر مناسب سمجھو تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی خاطر ان کے قیدی کو رہا کردو اور جو مال اس کا ہے (یعنی حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے فدیہ میں روانہ کیا ہے) وہ واپس کردو،تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں ،آپ ﷺ نے (حضرت)ابو العاص (رضی اللہ عنہ) کو رہا کرتے وقت وعدہ لیا کہ (حضرت) زینب (رضی اللہ عنہا) کو

میرے پاس آنے سے منع نہ کرنا، پھر آپ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور انصار میں سے ایک صاحب کو (حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو لانے کے لئے) روانہ فرمایا اور آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: جب تک (حضرت) زینب (رضی اللہ عنہا) تم لوگوں کے پاس نہ آجائیں تم ''بطن یاجج'' میں ٹھہرے رہنا، اور جب (حضرت) زینب (رضی اللہ عنہا) آجائیں تو تم ان کے ساتھ رہنا اور یہاں لے کر آنا۔

(۲)......عن علی رضی الله عنه قال : جَهَّز رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة فی خمیل و قربة و وسادة حشوها اذخر۔

(نسائی، باب جهاز الرجل ابنته ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۳۳۸۶)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ایک سیاہ چادر، مشکیزہ اور ایک تکیہ جس میں اذخر (گھاس) بھری گئی تھی، بطور جہیز عطا فرمایا۔

(۳)......عن جابر بن عبد الله رضی الله عنه قال : خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى جئنا امرأةً من الانصار فی الاسواف ، فجاء تِ المرأة بابنتين لها ، فقالت : يا رسول الله ! هاتان بنتا ثابت بن قيسٍ قُتل معک يوم احد ، وقد استفاء عـمُّهُما مالهما و ميراثهما كلَّه ولم يدع لهما مالا الا اخذه ، فما ترى يا رسول الله ؟ فوالله لا تُنكَحان ابدا الا ولهما مال ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : يقضى اللّه فى ذلک ، قال : و نزلت سورة النّساء ﴿ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِیْٓ اَوْلَادِكُمْ ﴾ الاية ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ادعوا لى المرأة وصاحبها ، فقال لعمّهما : اَعْطهما الثُّلُثين ، واَعْط اُمَّهُما الثُّمُنَ ، وما بقى فلک۔

ترجمہ:……حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک دفعہ ہم آنحضرت ﷺ کے ہمراہ باہر نکلے، اتنے میں ہمارا گذر اسواف میں ایک انصاری عورت پر ہوا، وہ عورت اپنی دونوں لڑکیوں کو لے کر آئی اور کہنے لگی کہ: اے اللہ کے رسول! یہ دونوں لڑکیاں (حضرت) ثابت بن قیس (رضی اللہ عنہ، میرے شوہر) کی ہیں، جو آپ کے ساتھ غزوۂ احد میں شہید ہو گئے ہیں، ان لڑکیوں کا چچا ان کے پورے مال اور ان کی پوری میراث پر خود قابض ہو گیا ہے، اور ان کے واسطے کچھ باقی نہیں رکھا، اس معاملہ میں آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ خدا کی قسم اگر ان لڑکیوں کے پاس مال نہ ہوگا تو کوئی شخص ان کو نکاح میں رکھنے کے لئے بھی تیار نہ ہوگا، رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ: اللہ تعالی اس معاملے میں فیصلہ فرمادیں گے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: پھر جب سورۂ نساء کی یہ آیت ﴿ يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيٓ اَوْلَادِكُمْ ﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اس عورت اور اس کے دیور کو (لڑکیوں کا وہ چچا جس نے سارے مال پر قبضہ کر لیا تھا) بلاؤ، آپ ﷺ نے لڑکیوں کے چچا سے فرمایا کہ: لڑکیوں کو کل مال کا دو تہائی حصہ دو، اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دو، اور جو بچے وہ تم رکھ لو۔

(ابوداؤد، باب ما جاء فی میراث الصلب ، کتاب الفرائض ، رقم الحدیث:۲۸۹۱)

قیامت کے دن مال کا حق نیکیوں سے ادا کیا جائے گا

جہیز میں لڑکی والوں سے جو مال ظلماً وصول کیا گیا ہے، بعید نہیں کہ قیامت کے دن اس مال کے بدلے میں نیکیاں لے لی جائے گی، مشہور حدیث شریف ہے:

(۱)......عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : من کانت لہ مَظْلمۃٌ لاحد من عِرضہ أو شیء فَلْیَتَحَلَّلْہ منہ الیوم قبل ان لا یکون دینارٌ ولا درھمٌ ، ان کان لہ عمل صالح اُخِذ منہ بقدر مَظْلَمتِہ ، وان لم تکن لہ حسنات اُخِذ من سیئات صاحبہ فحُمِل علیہ۔

(بخاری، باب من کانت لہ مظلمۃ عند الرجل فحللھا لہ ، ھل یبین مظلمتہ ، کتاب المظالم والغصب ، رقم الحدیث:۲۴۴۹)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی دوسرے شخص کی عزت پر ظلم کیا ہو یا کسی اور چیز پر، اس پر لازم ہے کہ وہ اس دن کے آنے سے پہلے اس کو معاف کرا لے، جب نہ کوئی دینار ہوگا نہ درہم ہوگا، اگر اس کا کوئی عمل صالح ہوگا تو وہ اس ظلم کی مقدار کے مطابق لے لیا جائے گا، اور اس کی نیکیاں نہیں ہوں گی تو اس مظلوم کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔

مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ کسی کا مال بغیر کسی حق کے لے

جہیز میں دوسرے کا مال ناحق اوراس کی خوشی کے بغیر جبراً وصول کیا جاتا ہے، احادیث میں اس پر وعید آئی ہے:

(۱)......عن ابی حمید الساعدی ، ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : لا یحل لامرئ ان یأخذ مال اخیه بغیر حقه ، و ذلک لما حرم الله مال المسلم علی المسلم۔ (مسند احمد بن حنبل ص۴۲۵ ج۵ ، رقم الحدیث:۲۴۰۰۳)

ترجمہ:......حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کا کوئی مال بغیر کسی حق کے لے لے، وہ اس لئے کہ اللہ تعالی نے ایک مسلمان کا مال دوسرے مسلمان پر حرام کیا ہے۔

(۲)......عن عمر و بن یثربی رضی الله عنه قال : خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال : ألا لا یحل لامری ءٍ من مال اخیه شیئا الا بطیب نفس منه۔

(مجمع الزوائد ص۲۱۸ ج۴، باب الغصب و حرمة مال المسلم ، کتاب البیوع ، رقم الحدیث: ٦٨٦٢)

ترجمہ:......حضرت عمرو بن یثربی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: خبردار کسی شخص کے لئے اپنے بھائی کا مال حلال نہیں الا یہ کہ وہ اسے دلی رضامندی سے دے دے۔

(۳)......عن ابی حمید الساعدی ، ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال :لا یحل لامرئ مسلم ان یأخذ عصا اخیه بغیر طیب نفسه۔

ترجمہ:......حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی دلی رضامندی کے بغیر اس کا عصا بھی لے۔(کنز العمال ، الفرائض ، فضله واحکامه ، رقم الحدیث:۳۰۳۴۴)

(۴)......قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : الا لا تظلموا، ألا لا يحل مال امرىءٍ الا بطيب نفس منه۔

(مسند احمد بن حنبل ص۷۲ ج۵ ، رقم الحدیث:۲۰۹۷۱۔سنن دارقطنی ص۲۱/۲۲ ج۳ ، کتاب البیوع رقم الحدیث:۲۸۵۸/۲۸۵۹/۲۸۶۰/۲۸۶۱/۲۸۶۲/۲۸۶۳)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار ظلم نہ کرو، خبردار کسی کے لئے کسی کا مال حلال نہیں الا یہ کہ وہ اسے دلی رضامندی سے دے۔

اپنی اولاد کے درمیان عطیہ میں برابری کرو

شریعت نے اس کی تاکید کی ہے کہ اپنی اولاد کے درمیان ہدیہ میں مساوات اور برابری کی جائے، کسی ایک لڑکے یا لڑکی کو بلاوجہ اور بلاکسی غرض صحیح کے زیادہ مال دینا پسندیدہ اور درست نہیں، بلکہ اس کوظلم سے تعبیر کیا گیا ہے۔اور جہیز میں یہ بھی ہوتا ہے کہ طوعاً یا کرہاً ایک بیٹی کو زیادہ دیا جاتا ہے اور دوسری کو کم۔

(۱)......عن ابن عباس رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : سوّوا بین اولادکم فی العطیة ، فلو کنتُ مفضلا أحدا لفضلتُ النّساء۔

(طبرانی (کبیر) ص۳۵۴ ج۱۱، عکرمة عن ابن عباس ، رقم الحدیث:۱۱۹۹۷۔کنز العمال ، العدل بین العطیة لهم ، النکاح ، حقوق و آداب متفرقة ، رقم الحدیث:۴۵۳۵۹)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: اپنی اولاد کے درمیان عطیہ میں مساوات رکھو، اگر میں کسی کو زیادہ دیتا تو عورتوں کو زیادہ دیتا۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے کسی کا اپنے بیٹے کو کچھ ہبہ کرنے کے بارے میں باب قائم کیا ہے اس کے تحت فرماتے ہیں کہ:

’’واذا اعطی بعضَ ولده شیئا لم یجُز ، حتی یعدِلَ بینهم و یُعطِیَ الاخرِینَ مثله ، ولا یُشهدُ علیه‘‘۔

یعنی جب اپنے کسی بیٹے کو کوئی چیز ہبہ کی تو یہ جائز نہیں ہے، حتی کہ سب اولاد کے درمیان عدل کرے، اور دوسروں کو بھی اس کی مثل دے، اور ایسے ظلم پر گواہ بھی نہ بنایا جائے پھر یہ حدیث شریف نقل فرمائی ہے:

(۲)......عن النعمان بن بشير رضى الله عنهما: ان اباه اتى به الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال : انى نَحَلتُ ابنى هذا غلاما، فقال : اَكُلَّ ولدِكَ نَحَلتَ مثله ؟ قال : لا، قال : فارجعه۔

(بخاری، باب الهبة للولد ، كتاب الهبة و فضلها ، رقم الحديث:۲۵۸۶)

ترجمہ:......حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: ان کے والد ان کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر گئے اور بتایا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام عطاء کیا ہے، آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو اس کی مثل غلام عطاء کیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اس ہبہ سے رجوع کرو۔

(۳)......النعمان بن بشير رضى الله عنهما وهو على المنبر يقول : اعطانى ابى عطية ، فقالت عمرة بنت رواحة : لا ارضى حتى تُشهِد رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فقال : انّى اعطيت ابنى من عمرة بنت رواحة عطية ، فأمرَتنِى ان اُشهِدک يا رسول الله ! قال : اعطيتَ سائر ولدک مثل هذا ؟ قال : لا ، قال : فاتقوا الله واعدلوا بين اولادكم ، قال فرجع فردّ عطيّتَه۔

(بخاری، باب الاشهاد فی الهبة ، كتاب الهبة ، رقم الحديث:۲۵۸۷)

ترجمہ:......حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما منبر پر فرمارہے تھے کہ: مجھے میرے والد نے ایک عطیہ دیا تو حضرت عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک کہ آپ (اس عطیہ پر) رسول اللہ ﷺ کو گواہ نہ بناؤ، لہذا وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے، اور کہا: میں نے اپنے اس بیٹے کو جو عمرہ بنت رواحہ سے ہے، ایک عطیہ دیا ہے، تو اس نے مجھ سے یہ کہا کہ: میں آپ کو (اس عطیہ پر) گواہ بناؤں،

آپ نے پوچھا: کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو اس (عطیہ) کی مثل دیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: سوتم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان (ہدیہ میں) مساوات (اور برابری) کرو۔ (حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے) بیان کیا کہ: پھر میرے والد واپس گئے اور اس عطیہ سے رجوع کرلیا۔

تشریح:...... ''بخاری شریف'' کی ایک اور روایت میں ہے کہ: مجھے ظلم پر گواہ نہ بناؤ۔ اور شعبی رحمہ اللہ کی روایت میں ہے کہ: میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس روایت پر باب ہی اس طرح قائم فرمایا ہے کہ: ''اگر لوگ کسی کو ظلم پر گواہ بنانا چاہیں تو وہ گواہ نہ بنے''۔

''قال : لا تُشهِدنی علی جورٍ ، و قال : ابو حریز : عن الشعبی : لا اشهد علی جَورٍ''۔

(بخاری، باب لایشهد علی شهادة جورٍ اذا اُشهِد ، کتاب الشهادات ، رقم الحدیث: ۲۶۵۰)

البتہ اور دلائل کی وجہ سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اپنی اولاد کے درمیان ہبہ میں مساوات کرنا واجب نہیں مستحب ہے۔ (عمدۃ القاری ص ۲۰۸ ج ۱۳)

زندگی میں ہبہ ہو تو لڑکا اور لڑکی دونوں میں برابری کرے

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک لڑکی اور لڑکے کے درمیان ہبہ میں مساوات رکھی جائے گی۔ اس لئے کہ حدیث میں ہے: ''اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان (ہدیہ میں) مساوات (اور برابری) کرو''۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

(۴)...... عن انس رضی اللہ عنه قال : کان مع رسول الله صلی الله علیه وسلم

رجل ، فجاء ابن له ، فقبّله و اجلسه علی فخذه ، ثم جاء ت بنت له فاجلسها الی جنبه قال صلی الله علیه وسلم : فهلا عدلت بينهما ـ

(طحاوی ص۳۶۱ ج۳، باب الرجل ینحل بعض بنیه دون بعض ، کتاب الهبة و الصدقة ، رقم الحدیث :۵۷۱۹)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک شخص تھے، ان کا بیٹا آیا تو انہوں نے اس کو بوسہ دیا اور اس کو اپنی ران پر بٹھا لیا، پھر اس کی بیٹی آئی تو انہوں نے اس کو اپنے پہلو کے ساتھ بٹھا لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے ان کے درمیان عدل کیوں نہیں کیا؟

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ: رسول اللہ ﷺ نے بیٹے اور بیٹی کے درمیان عدل کا ارادہ فرمایا، اور یہ کہ کسی ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دی جائے، اور یہ حدیث عطیہ میں بھی مساوات کی دلیل ہے۔ (حوالۂ بالا)

حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو، جس طرح تم یہ چاہتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ نیکی کرنے میں عدل کریں۔ ’’فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم : ’’ أكلَّ ولدک نحَلْتَه ‘‘ قال : لا، قال : ’’ أما يسرّک أن يكونوا لک فی البرّ سواء ‘‘۔

(طحاوی ص۳۵۸ ج۳، باب الرجل ینحل بعض بنیه دون بعض ، کتاب الهبة و الصدقة ، رقم الحدیث:۵۷۱۰)

فقہاء نے بھی تصریح فرمائی ہے کہ: صحیح اور مفتی بہ قول یہی ہے کہ: زندگی میں تقسیم کی جائے تو لڑکے اور لڑکی میں برابری کی جائے۔ ’’یعطی الابنة مثل ما يعطی الابن وعليه

الفتوی‘‘۔

(فتاوی عالمگیری ص۳۹۱ ج ۷، الباب السادس فی الهبة للصغیر ، زکریا قدیم۔جدید ص۴۱۶ ج ۴)

’’المختار : التسویة بین الذکر والانثی فی الهبة‘‘۔

(البحر الرائق ص۴۹۰ ج ۷، کتاب الهبة ، زکریا۔کوئٹہ ص ۲۸۸ ج ۷)

حضرت مولانا مفتی شبیر احمد صاحب قاسمی مدظلہ کے چند فتاوی:

(۱)......البتہ جب لڑکوں کو دے کر مالک بناتا ہے تو لڑکیوں کو بھی زندگی میں لڑکوں کے برابر دینا لازم ہے، اورلڑکیوں کی بخوشی اجازت اور مرضی کے بغیر صرف لڑکوں کو دینے سے باپ گنہگار ہوگا۔(فتاوی قاسمیہ ص۲۴۳ ج ۲۱)

(۲)......ماں باپ پر اپنی حیات میں اولاد کو کچھ روپئے پیسے یا دیگر اموال و جائداد ہبہ کرنے میں برابری کرنا لازم ہے، برابری نہ کرنے کی صورت میں والدین گنہگار ہوں گے۔(فتاوی قاسمیہ ص۲۵۳ ج ۲۱)

(۳)......صرف ایک بچے کو (مکان) دے کر دوسروں کو محروم کرنا ماں کی طرف سے ظلم ہے۔(فتاوی قاسمیہ ص۲۵۶ ج ۲۱)

خاتمہ

کیا آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو شادی کے وقت جہیز دیا اور جو سامان عنایت فرمایا وہ خود اپنی طرف سے عنایت فرمایا' یا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رقم سے عطا فرمایا، روایت میں اس کی صراحت ملتی ہے کہ: آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جو سامان عطا فرمایا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رقم سے عطا فرمایا۔

(۱)......حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مہر کی رقم سے ایک مٹھی (کچھ) رقم لے کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دی، اور فرمایا کہ: خوشبو خرید لو اور جہیز (گھریلو سامان) خرید لو، چنانچہ اس سے رسی کی بنی ہوئی چارپائی، اور گدا جس کا بھراؤ کھجور کی چھال سے تھا خرید لیا۔ (ابن حبان۔سبل الہدی ص ۱۴۱ ج ۱۱)

(۲)......''مسند ابو یعلی'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خود منقول ہے کہ: آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا تو ایک درع ''زرہ'' فروخت کی، اسی طرح کچھ اور سامان فروخت کیا، جس کی قیمت: ۴۸۰ر درہم ہوئی، آپ ﷺ کے حکم سے: دو تہائی سے خوشبو خریدی اور ایک تہائی سے کپڑا۔

(سبل الہدی ص ۳۸ ج ۱۱)

(۳)......''ابن سعد'' کی ایک روایت میں ہے کہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چار سو اسی درہم میں ایک اونٹ فروخت کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا دو تہائی تو خوشبو میں لگا لو اور ایک تہائی کپڑے میں خرچ کرو۔ (سبل الہدی ص ۳۸ ج ۱۱)

آپ ﷺ کو کسی نکاح میں کوئی جہیز نہ ملا

احادیث اور تاریخ کی کتابوں میں آپ ﷺ کے نکاح کی جو تفصیلات مذکور ہیں ان

میں اس بات کا ذکر نہیں ملتا کہ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے نکاح میں آپ ﷺ کو کوئی جہیز کے نام سے سامان ملا ہو، بلکہ اس بات کی صراحت موجود ہے کہ آپ ﷺ نے خود ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو شادی کے موقع پر سامان عطا فرمایا۔

(۱)......حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ: (آپ ﷺ نے نکاح کے موقع پر اس سے فرمایا کہ:) جس طرح تمہاری اور بہنوں (دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو جو سامان) میں نے دیا ہے تم کو بھی دوں گا، اس میں کچھ کمی نہ کروں گا، چنانچہ آپ ﷺ نے دو چکی، دو گھڑے، ایک تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری تھی عنایت فرمایا۔

(ابن سعد ص ۹۰ ج ۸)

(۲)......ایک روایت میں ہے: دو درہم جس سے وہ اپنے آپ کو سنوارے (یا اپنی ضرورت پر خرچ کرے)۔ (سبل الہدیٰ ص ۱۸۸ ج ۸۔ شمائل کبریٰ ص: ۱۳۰/۱۳۲ ج: یازدہم)

زنا

اس رسالہ میں زنا کی قباحت، زنا کے نقصانات، زنا کی مذمت پر قرآن کریم کی آیات اور آپ ﷺ کے ارشادات نقل کئے گئے ہیں۔

افادات......علامہ عبدالحیؒ کفلیتوی رحمہ اللہ

تخریج وحواشی......مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: زمزم پبلشرز، کراچی

عرض محشی

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله وحده ، والصلوة والسلام علی من لا نبی بعده ،

حضرۃ العلام مولانا عبدالحئی صاحب کفلیتوی رحمہ اللہ کی مایہ ناز تصنیف ''البصائر فی تذکیر العشائر '' ائمہ اور خطباء کے لئے ایک بے مثال کتاب ہے، اہل علم کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے، اس میں ساٹھ موضوعات پر علیحدہ علیحدہ بصیرتیں ذکر کی گئی ہیں، ان میں قرآن کریم کی آیات اور ان کی عمدہ تفسیر، آپ ﷺ کی احادیث اور ان کی دلچسپ تشریح، اور دل کو نرم اور متأثر کرنے والے واقعات، اور اسلاف کے اقوال وغیرہ باتیں بڑے سلیقے سے جمع کی گئی ہیں۔ یہ کتاب اصل تو عربی زبان میں ہے، مگر حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی رحمہ اللہ نے اس کا آسان اور بامحاورہ ترجمہ کر کے امت پر عظیم احسان فرمایا اللہ تعالیٰ ان ہر دونوں اکابر کو اپنی شایان شان جزائے خیر عطا فرمائیں۔

اس کتاب کی ایک بصیرت زنا کے بارے میں بھی ہے، راقم نے اس موضوع پر کچھ احادیث اور آیات جمع کرنے کا ارادہ کیا اور کچھ کام کر بھی لیا تھا، اچانک اس بصیرت کی طرف ذہن منتقل ہوا، خیال آیا کہ اس بصیرت کو باحوالہ مرتب کر کے ایک مستقل رسالہ کی شکل میں نشر کیا جائے کہ اس دور پرفتن میں جب مسلمانوں میں بھی زنا کی کثرت دیکھی اور سنی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس حقیر خدمت کو مصنف، مترجم اور راقم کے لئے ذخیرۂ آخرت اور ذریعہ نجات بنائے، اور امت مسلمہ کے لئے اس عظیم گناہ سے بچنے کا سبب بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

۲۴ ربیع الآخر: ۱۴۴۳ھ مطابق: ۲۹ نومبر ۲۰۲۱ء، بروز پیر

بسم الله الرحمن الرحیم

زنا کے قریب بھی مت جاؤ......زنا کے مفاسد

حق تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴾۔ [۱]
یعنی زنا کے پاس بھی مت جاؤ چہ جائیکہ مرتکب ہونا، کیونکہ بے حد برا فعل ہے اور برا طریق ہے۔

اور کہ دوسرے کی بی بی یا بہن یا بیٹی کو غصب کرے، حالانکہ سبب مشروع یعنی نکاح کرنا ممکن ہے، مذکور ہے کہ زنا میں کئی قسم کے مفاسد ہیں:

اول یہ کہ:...... جب زنا کا دروازہ کھلا تو کسی مرد کے لئے کسی عورت کی خصوصیت باقی نہ رہے گی، اور ہر مرد جس عورت سے بھی چاہے گا مجامعت کرے گا تو اس صورت میں انسان اور چوپاؤں میں کچھ فرق نہ رہے گا۔

دوم یہ کہ:......عورت سے صرف قضائے شہوت ہی مقصود نہیں ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ انتظام خانہ داری میں وہ مرد کی شریک بنے اور اولاد کی نگہداشت وسرانجامی معاملات کو پورا کرے اور یہ مہتم بالشان امور اس کے بغیر انجام نہیں پاسکتے کہ عورت اپنے خیال وتوجہ کو ایک ہی مرد پر قاصر کرے اور دوسرے مردوں سے طمع کو منقطع کرلے، اور اس کی صورت یہی ہے کہ زنا

---

[۱]...... پارہ:۱۵، سورۂ بنی اسرائیل، آیت نمبر:۳۲۔
تفسیر:......اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ زنا نہ کرو بلکہ یہ فرمایا کہ: زنا کے قریب بھی مت جاؤ یعنی ایسا کوئی کام نہ کرو جو زنا کا محرک ہو اور زنا کا باعث اور سبب بنے، مثلاً: اجنبی عورتوں سے تعلق پیدا کرنا، ان سے خلوت میں ملاقات کرنا، ان سے ہنسی اور دل لگی کی باتیں کرنا، اور ان سے ہاتھ ملانا اور بوس وکنار کرنا.... اسلام نے اسی (زنا کی) بندش کے لئے عورتوں کو پردہ میں رہنے کا حکم دیا، اور عورتوں اور مردوں کے آزادانہ میل جول کو سختی سے روکا ہے۔ (تبیان القرآن ص ۷۰۹ ج ۶، سورۂ بنی اسرائیل، تحت آیت نمبر:۳۲)

حرام ہواوراس کا دروازہ بالکلیہ بند کردیا جائے۔

سوم یہ کہ:......زنا سے نسب خلط ملط ہو جائیں گے، اور کوئی انسان نہ سمجھ سکے گا کہ یہ بچہ جو زانیہ سے پیدا ہوا ہے اس کا بیٹا ہے یا دوسرے کا ہے، اور جب یہ ہوا تو نہ کوئی اس کی تربیت کا ذمہ دار ہوگا اور نہ اس کی نگہداشت کرے گا، اور یہ امر اولاد کی بربادی کا سبب ہوگا، اور آخر نسل کے منقطع اور دنیا کے ویران ہونے کا نتیجہ پیدا ہوگا۔

چہارم یہ کہ:......جب کوئی سبب شرعی ایسا نہ ہوا جس کی وجہ سے اس مرد کو اس عورت کا دوسروں کی بنسبت زیادہ مستحق کہا جائے تو اب اس کی ملاقات کا ذریعہ جنگ و جدال ہی رہ گیا (جس کی لاٹھی اس کی بھینس) اور اس کا انجام یہ ہوگا کہ قتل وقتال کا دروازہ مفتوح ہوگا، چنانچہ ایک عورت کے کسبی ہو جانے پر بہت سے واقعاتِ قتل سننے میں آئے ہیں۔

پنجم یہ کہ:......عورت جب کسب کرتی اور اس کی عادت ہو جاتی ہے تو ہر طبیعت سلیمہ اس سے گھنیاتی ہے، اور ایسی صورت میں مرد وعورت کے درمیان الفت و مودت پیدا نہیں ہوسکتی، اور یہی وجہ ہے کہ جب کوئی عورت زنا میں مشہور ہو جاتی ہے تو اکثر مخلوق کے طبائع اس کے پاس جانے سے نفرت کرنے لگتی ہیں۔

ششم یہ کہ:......جماع ایک نہایت ذلت و عار کا موجب ہے، اور اس کی دلیل یہ ہے کہ لوگوں کے نزدیک سب سے بڑی گالی میں یہی الفاظ لائے جاتے ہیں، پس اگر جماع سبب ذلت و عار نہ ہوتا تو یہ گالی کیوں بنتی؟ اور جب مجامعت عار و ذلت ہوئی تو اس کے کم کرنے کی سعی کرنا عقل کے موافق ہوا، اور ایک عورت کو ایک مرد پر اکتفاء کرنے میں اس فعل کو کم کرنا ہے، لہٰذا ثابت ہوا کہ عقول سلیمہ بھی زنا کو قبیح سمجھتے ہیں۔[۲]

۲...... چند وجوہات اور ہیں: (اگلے صفحہ پر)

اورانہی مفاسد کی وجہ سے حق تعالیٰ نے اس آیت میں زنا کے دوعیب بیان فرمائے ہیں: ایک یہ کہ: وہ بے حیائی ہے، دوم یہ کہ: براطریقہ ہے، اور تیسرا عیب دوسری آیت میں بیان کیا ہے یعنی یہ کہ وہ ناپسندیدہ فعل ہے۔

پس بے حیائی ہونا تو اس طرف اشارہ ہے کہ اس سے نسب برباد ہوتے ہیں جو بربادی عالم کا موجب ہے، اور فروج پر جنگ وقتال کا سبب ہے، اور ناپسندیدہ ہونے میں اشارہ ہے کہ زانیہ مکروہ وقابل نفرت بن جاتی ہے، اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ محبت والفت پیدا نہ ہو اورانسان اپنی ضروریات ومصالح میں عورت پر اعتماد نہ کرے۔

اور براطریقہ ہونے میں اس طرف اشارہ ہے کہ زنا میں خاص مرد کا خاص عورت سے تعلق متروک ہوجانے کے سبب انسان اور جانور میں کوئی فرق نہ رہے گا۔

---

(۷)......جوعورت زنا کرتی ہے وہ کسی ایک مرد کے ساتھ مخصوص نہیں ہوتی، اس کے پاس کئی مرد آتے ہیں، پھر بعض اوقات ان مردوں میں رقابت اور حسد پیدا ہوجاتا ہے، اور اس کی وجہ سے قتل وغارت تک نوبت آجاتی ہے۔

(۸)......منکوحہ کا اس کا خاوند ذمہ دار ہے، اور وہ اس کو روٹی' کپڑا اور مکان دینے کا پابند ہوتا ہے، اور اس کی ضروریات کا کفیل ہوتا ہے، اور اس کی بیوی اس کی دکھ سکھ کی ساتھی ہوتی ہے، اس کے بچوں کی ماں ہوتی ہے، شوہر مرجائے تو اس کے ترکہ کی وارث ہوتی ہے، اس کا مستقبل محفوظ ہوتا ہے، اس کے برخلاف زانیہ کے ساتھ صرف وقتی اور عارضی تعلق ہوتا ہے، اس کے کھانے' کپڑے کا نہ کوئی کفیل ہوتا ہے نہ ذمہ دار ہوتا ہے، اسے اپنے مستقبل کا کوئی تحفظ حاصل نہیں ہوتا۔

(۹)......بعض مردوں کو پوشیدہ بیماریاں ہوتی ہیں اور جن عورتوں کے پاس وہ جاتے ہیں ان عورتوں کو ان مردوں سے وہ بیماریاں لگ جاتی ہیں، پھر ان عورتوں سے دوسرے مردوں میں وہ بیماریاں پھیلتی ہیں، یوں زنا کے ذریعہ آتشک' سوزاک اور ایڈز ایسی مہلک بیماریاں معاشرہ میں پھیل جاتی ہیں۔
(تبیان القرآن ص ۱۰۱۷ ج ۶، سورۂ بنی اسرائیل، تحت آیت نمبر: ۳۲)

قباحت کے عقلی، شرعی، عادی درجات

اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ: قبیح ہونے کے تین درجے ہوتے ہیں: ایک عقلی، دوم شرعی، سوم عادی۔ پس زنا کو بے حیائی فرمانا عقلی قباحت کی طرف اشارہ ہے، اور مکروہ وناپسندیدہ ہونا شرعی قباحت کی طرف اشارہ ہے، اور براطریق ہونا عادی قباحت کی طرف اشارہ ہے۔ اور جس میں یہ تین وجوہات جمع ہوں اس کی قباحت و برائی تو حد درجہ پر پہنچ گئی ہے۔

زنا شرک اور قتل کے بعد اکبر الکبائر

اور یہی وجہ ہے کہ زنا شرک وقتل کے بعد اکبر الکبائر سمجھا گیا ہے، اور حق تعالیٰ نے اس کو قتل کے ساتھ ذکر کیا اور دونوں کی سزا برابر بیان فرمائی: ﴿ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ﴾ الخ ، [۳] اللہ تعالی کے خاص بندے وہ ہیں جو اللہ کے ساتھ دوسرے کو معبود نہیں پکارتے اور جس نفس کو حق تعالی نے حرام کیا ہے اس کو ناحق قتل نہیں کرتے، اور زنا نہیں کرتے، اور جو ایسا کرے گا وہ ایسے گناہ کا مرتکب ہوگا کہ قیامت کے دن اس کو دو چند عذاب دیا جائے گا، اور وہ اس میں ہمیشہ ذلت کے ساتھ رہے گا۔

زنا کے وقت ایمان نکل جاتا ہے

''ابوداؤد'' نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب کوئی بندہ زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل جاتا ہے اور سائبان کی طرح اس کے سر پر آجاتا ہے، جب وہ اس فعل سے باہر آجاتا ہے تب ایمان لوٹ آتا ہے۔ [۴]

[۳]...... پارہ:۱۸/سورۂ فرقان، آیت نمبر:۶۸/۶۹۔

[۴]......ابوداؤد، باب الدليل على زيادة الايمان و نقصانه ، كتاب السنة ، رقم الحديث:۴۶۹۰۔

زنا کی سخت سزا

اورزانی اورزانیہ کی سزا بھی سخت بیان فرمائی ہے کہ: ﴿ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ﴾ الخ ،عورت زنا کرے یا مرد،ان کو سو دُرّے مارو،اور حکم خداوندی کی تعمیل میں ان پر ترس نہ آنا چاہئے۔۵؎

حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کی حد کا واقعہ

اور جو بی بی والا زنا کرے تو اس کو سنگسار کر دینے کا رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے، چنانچہ ''ابوداؤد'' نے حضرت یزید بن ہزال رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: ماعز بن مالک یتیم میرے والد کی تربیت میں تھے (جوان ہونے پر) قبیلہ کی ایک کنیز سے زنا کر بیٹھے، میرے والد نے ان سے کہا کہ: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جاؤ اور جو کچھ کیا ہے اس کی آپ ﷺ کو اطلاع دو تا کہ آپ ﷺ تمہارے لئے استغفار کریں، اور اس سے والد صاحب کا مقصود صرف معصیت زنا سے خلاصی کی توقع تھی، چنانچہ وہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ: یارسول اللہ! میں زنا کر بیٹھا، پس مجھ پر حکم خدا قائم کیجئے، آپ ﷺ نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا، انہوں نے دوبارہ کہا کہ: یارسول اللہ! میں زنا کر بیٹھا مجھ پر حکم خدا قائم کیجئے، یہاں تک کہ چار مرتبہ یہی کہا، تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے چار مرتبہ یہ کلمہ کہا، اچھا بتاؤ کس سے زنا کیا؟ ماعز نے کہا کہ: فلاں عورت سے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس سے ہمبستری کی؟ انہوں نے کہا کہ: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس سے صحبت کی؟ ماعز نے کہا کہ جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس سے جماع کیا؟ ماعز نے کہا کہ: جی ہاں، تب آپ ﷺ نے حکم دیا کہ

۵؎...... پارہ:۱۸/سورۂ نور، آیت نمبر:۲۔

ان کوسنگسار کر دیا جائے۔ چنانچہ حرہ کے میدان میں لائے گئے اور جب پتھر پڑنے شروع ہوئے تو پتھر کی چوٹ محسوس ہوئی تو گھبرائے اور بھاگ کر نکلنے لگے، حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ جو پاس آئے، دراں حالیکہ ان کے رفقاء عاجز آچکے تھے تو اونٹ کی ایک لمبی اور پتلی ہڈی لے کر انہوں نے ماعز پر پھینک کر ماری (کہ وہ کاری لگی) اور ماعز کو اس نے قتل کر ڈالا، پھر حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ: (جب وہ بھاگے تھے تو) ان کو تم نے چھوڑ کیوں نہ دیا؟ کیا عجب تھا (زبانی) توبہ کرتے اور حق تعالی اس کو قبول فرماتے۔[۶]

قانون شرعی کے نفاذ کی اہمیت

''ابن ماجہ'' نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: یگانہ ہو یا بے گانہ ہو سب پر اللہ تعالیٰ کا قانون سزا جاری کرو، اور اطاعت خداوندی میں ملامت گر کی پرواہ نہ ہونی چاہئے۔[۷]

نیز حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سزاہائے قانون خداوندی میں ایک سزا قائم کرنا اللہ تعالی کے ملک میں چالیس رات بارش ہونے سے بہتر ہے۔[۸]

زانیوں کو شرم گاہوں کے بل جہنم میں لٹکایا جائے گا

علماء نے بیان کیا ہے کہ: جو مجرم سزائے شرعی اور توبہ کے بغیر مر جائے گا، زنا کرنے

---

[۶]...... مسلم، باب من اعترف علی نفسه بالزنا، کتاب الحدود، رقم الحدیث:۱۶۹۱۔

[۷]......ابن ماجہ، باب اقامة الحدود، کتاب الحدود، رقم الحدیث:۲۵۴۰۔

[۸]......ابن ماجہ، باب اقامة الحدود، کتاب الحدود، رقم الحدیث:۲۵۳۷۔

والوں کو ان کی شرم گاہوں کے بل جہنم میں لٹکایا جائے گا، اور شرم گاہوں پر لوہے کے چابک مارے جائیں گے، چنانچہ وارد ہوا ہے کہ: ''زبور'' میں لکھا ہوا ہے کہ: زنا کرنے والوں کو ان کی شرم گاہوں کے بل جہنم میں لٹکایا جائے گا اور شرم گاہوں پر لوہے کے چابک مارے جائیں گے، اور ان میں جب کوئی دہائی مچائے گا تو زبانیہ فرشتے کہیں گے کہ آواز اس وقت کہاں جاتی رہتی تھی جب ہنستا خوش ہوتا اور مذاق کرتا تھا کہ نہ اللہ تعالی کا دھیان تھا نہ اس سے شرماتا تھا۔۹

زانی کی جہنم میں پھولنے اور بدبو کی سزا

''ابن حبان'' اور ''خزیمہ'' نے اپنی اپنی حدیث کی کتابوں میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: میں سو رہا تھا کہ دو شخص میرے پاس (خواب میں) آئے اور میرے بازو پکڑ کر مجھ کو ایک سخت پہاڑ پر لائے اور کہا کہ چڑھو، میں نے کہا کہ: مجھ میں اس کی طاقت نہیں ہے، انہوں نے کہا کہ: ہم اس کو تمہارے لئے آسان بنا دیں گے، چنانچہ میں چڑھا، اور جب پہاڑ کی ہموار سطح پر پہنچا تو بہت کچھ سخت آوازیں سنائی دیں، میں نے پوچھا: یہ آوازیں کیسی ہیں؟ فرشتوں نے کہا کہ: یہ عام دوزخی ہیں، پھر مجھ کو آگے چلایا گیا تو دیکھتا کیا ہوں کہ کچھ آدمی پنڈلیوں کے بل لٹکے ہوئے ہیں اور ان سے خون بہہ رہا ہے، میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ جواب ملا کہ: یہ وہ لوگ ہیں کہ جو روزہ کے افطار سے قبل افطار کیا کرتے تھے، پس آپ ﷺ نے فرمایا کہ: بڑے خسارے میں رہے یہود و نصاری (کہ انہوں نے قبل از وقت افطار کیا) سلیم راوی کہتے ہیں کہ: اس لفظ کہ متعلق میں نہیں کہہ سکتا کہ: ابوامامہ نے اس کو رسول اللہ ﷺ

۹......، باب ، کتاب ، رقم الحديث:۔

سے سنا (اور نقل کیا) یا اپنی طرف سے کہا۔ پھر مجھ کو آگے چلایا گیا تو دیکھتا کیا ہوں کہ کچھ آدمی نہایت درجہ پھولے ہوئے اور نہایت بدبودار تھے کہ پاخانہ کی سی بدبو آتی تھی، میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ فرشتے نے کہا کہ: یہ زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورتیں ہیں، پھر مجھ کو آگے چلایا گیا تو عورتیں نظر پڑی کہ ان کی پستانیں سانپ نوچ رہے تھے، میں نے پوچھا کہ: ان کا کیا قصہ ہے؟ جواب ملا کہ: یہ وہ عورتیں ہیں کہ جو اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلاتی تھیں۔ پھر مجھ کو چلایا گیا تو بچوں کو دیکھا کہ دو نہروں کے درمیان کھیل رہے ہیں، میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ جواب ملا کہ: یہ مسلمانوں کی صغیر سن اولاد ہیں۔ پھر مجھ کو اوپر چڑھایا گیا تو تین آدمی نظر آئے کہ شراب پی رہے ہیں، میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ فرشتہ نے کہا کہ: یہ حضرت جعفر اور حضرت زید اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہم ہیں جو غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے تھے۔ پھر مجھ کو دوسری طرف اوپر چڑھایا گیا تو تین اشخاص نظر آئے، میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ فرشتہ نے کہا کہ: یہ حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوۃ والسلام ہیں اور آپ کے منتظر بیٹھے ہوئے ہیں۔[۱۰]

زنا کی تین اخروی اور تین دنیوی برائیاں

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے گروہ انسان! زنا سے بچو، اس میں چھ برائیاں ہیں تین دنیا میں اور تین آخرت میں: دنیا کی خرابیاں تو یہ ہیں کہ: چہرہ کی رونق جاتی رہتی ہے،

[۱۰]......صحیح ابن خزیمہ، باب ذکر تعلیق المفطرین قبل وقت الافطار بعراقیبهم و تعذیبهم فی الآخرة بفطرهم قبل تحلة صومهم ، جماع ابواب فضائل شهر رمضان و صیامه ، رقم الحدیث:۱۹۸۶۔ صحیح ابن حبان (آخری حدیث)، باب ذکر وصف عقوبة اقوام من اجل اعمال ارتکبوها اری رسول الله صلی الله علیه وسلم ایاها ، کتاب اخباره نن مناقب الصحابة ، رقم الحدیث:۷۴۹۴۔

افلاس چھا جاتا ہے، اور عمر کم ہو جاتی ہے۔ اور آخرت کی برائیاں: اللہ تعالی کا غصہ، اور حساب کی سختی اور جہنم کا عذاب۔[اا]

بادشاہ کا ایک عورت کو بوسہ دینا اور اس کی بیٹی سے اسی طرح کا سلوک

پھر زنا کے ثمرات دنیا میں بہت برے پیدا ہوتے ہیں، ایک یہ کہ زانی کی اولاد سے بھی اسی قسم کا برتاؤ پیش آتا ہے۔ ایک بادشاہ کو یہ بات سنائی گئی تو اس نے اپنی بیٹی پر یہ تجربہ کرنا چاہا جو نہایت حسین تھی، اس کو ایک فقیر عورت کے ساتھ کر دیا اور اس کو کہہ دیا کہ اگر اس کے ساتھ کوئی شخص کوئی حرکت کرے تو اس کو منع نہ کرے، اس کے بعد اس کو حکم دیا کہ اس کا منہ کھول دے اور بازاروں میں اس کو لے کر گشت کرے، چنانچہ اس کی تعمیل کی، پس جس شخص پر بھی شاہزادی کو لے کر گذرتی وہ شرم وخجالت کی وجہ سے اپنی گردن جھکا لیتا تھا، آخر جب سارے شہر میں اس کو لے کر گھوم پھری اور کسی نے بھی اس کی طرف نگاہ نہ اٹھائی یہاں تک کہ شاہی محل کے قریب پہنچ گئی کہ اس کو لے کر اندر داخل ہو تو وہاں اس کو ایک شخص نے روکا اور اس کا بوسہ لے کر چل دیا، پس عورت شاہزادی کو لے کر بادشاہ کے پاس آئی اور بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ کیا پیش آیا؟ تو اس نے سارا قصہ بیان کیا، پس بادشاہ نے اللہ تعالی کی شکر گزاری کا سجدہ کیا اور کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ مجھ سے بھی ساری عمر میں صرف اتنا ہی ہوا ہے کہ میں نے ایک عورت کا بوسہ لیا اور آج مجھ سے اس کا انتقام لے لیا گیا۔

عورت کی سرین پر ہاتھ رکھنا اور اس کی بیوی سے ایسا ہی سلوک کیا جانا

حکایت ہے کہ مدینہ میں ایک سقّا دیانت میں مشہور تھا، اس کا گذر ایک عورت پر ہوا کہ وہ بھی دیانت میں مشہور تھی، عورت نے اس سے پانی مانگا اور اس کا دامن جھکا ہوا تھا، سقّے

[اا]...... کنز العمال، الوعيد على الزنا، انواع الحدود، رقم الحديث:۱۳۰۲۲۔

نے کہا کہ دامن اوپر اٹھالے، پس وہ اس کو جھکانے کے لئے اٹھی تو سقّے نے اپنا ہاتھ اس کی سُرین پر رکھ دیا، عورت کو بڑا تعجب ہوا کہ ایسے دیندار شخص سے ایسا وقوع میں آیا جس کی دس برس سے کوئی خیانت سنی ہی نہیں گئی، الغرض وہ خاموش ہوگئی یہاں تک کہ اس کا شوہر آیا اور اس نے شوہر سے کہا کہ آج جو کچھ تم سے وقوع میں آیا مجھ سے بیان کرو، شوہر نے کہا کہ کچھ بھی وقوع میں نہیں آیا بجز اس کے کہ میں لکڑیاں چن رہا تھا کہ ایک عربی عورت میرے سامنے آگئی اور میں نے اپنا ہاتھ اس کی سُرین پر رکھ دیا، تب عورت نے کہا کہ: لا الٰــه الا الله، دستک کے بدلے دستک، اور اگر تم اس سے زیادہ کرتے تو سقا بھی اس پر زیادتی کرتا۔

زنا پر عذاب کی وعید

ایک ثمرہ اس کا یہ ہے کہ زنا جب کسی قوم میں شیوع پاتا ہے تو حق تعالی اس پر عذاب عام نازل فرماتے ہیں۔ ''احمد'' نے بسند صحیح روایت کی ہے کہ: حضرت ﷺ نے فرمایا: میری امت ہمیشہ آرام میں رہے گی جب تک کہ ان میں زنا نہ پھیلے، اور جب ان میں زنا پھیلا تو عجب نہیں کہ حق تعالی ان پر عذاب عام لائے۔[۱۲]

زنا کی سزا پر طاعون پھیلنا اور ستر ہزار افراد کا مرنا

اور تم کو معلوم ہے کہ لشکر بنی اسرائیل میں زمری بن شلوم نے جب کستی نام دختر صور ایک کنعانی عورت سے زنا کیا، تو فوراً حق تعالی نے بنی اسرائیل پر طاعون نازل کیا، اور جو لوگ اس طاعون میں مرے اس کی تعداد جو شمار کی گئی تو ایک گھڑی میں دن کے اندر ستر ہزار مر گئے تھے۔

[۱۲]......مسند احمد ص۴۱۳ ج ۴۴، مسند ميمونة بنت الحارث الهلالية زوج النبى صلى الله عليه وسلم ، رقم الحديث:۲۶۸۳۰۔

یہ بھی ظاہر ہے کہ ہمارے ملک میں زنا اتنا پھیلا ہوا ہے جسے خدا تعالیٰ نے توفیق دی اور بچائے رکھا ہے بس وہی بچا ہوا ہے، اور ایسے بہت ہی کم لوگ ہیں، لہذا حق تعالیٰ نے ان پر چند سال سے طاعون بھیج رکھا ہے جس نے ہزاروں آدمیوں کو ہلاک کر دیا، اور بہت سے گھر خالی کر کے دروازوں میں تالے ڈلوا دیئے، اور اطبّائے وقت اور دانیان زمانہ نے اس کے علاج میں اپنی ساری کوشش صرف کر ڈالی، اور لوگوں پر مصیبت عظمیٰ قائم کر دی کہ ان کو گھروں سے نکال باہر کیا، ان کا اسباب خانہ داری پھینک دیا، ان کے مال ومتاع کو غارت کر دیا اور قرنطینہ کی مصیبت ان پر ڈالی گئی، مگر کسی بات نے بھی لوگوں کو ان کی حرکات سے باز نہ رکھا، بلکہ وقتاً فوقتاً اس میں زیادتی ہی ہورہی ہے کہ اب معالج و مریض دونوں عاجز آ گئے، اور طبیب و بیمار دونوں حیران ہو گئے، مگر اتنا حس وشعور نہ ہوا کہ سمجھتے کہ یہ مرض اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب وسزا ہے، اور اس کا حقیقی سبب زنا کی کثرت ہے، تو جب تک زنا سے باز نہ آئیں گے اس وقت تک یہ مرض رخصت نہ ہوگا، کیونکہ ہر مرض کا مفید علاج یہی ہے کہ اس کے اصلی اسباب و مادّہ کا قلع قمع کیا جائے۔

زنا پر قحط کی وعید

ایک مضرت دنیوی یہ بھی ہے کہ جب کسی گروہ میں زنا پھیلتا ہے تو اس پر قحط ڈالا جاتا ہے ''احمد'' نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے سنا کہ: جس قوم میں زنا پھیلتا ہے ان پر قحط ڈالا جاتا ہے، اور جس قوم میں رشوت ستانی شائع ہوئی ان پر مرعوبیت ڈالی گئی۔[۱۳۱]

۱۳۱......مسند احمد'' میں یہ روایت راقم کو سرسری جستجو سے نہ مل سکی، جس روایت میں یہ مضمون آیا ہے اس میں زنا نہیں ربا اور سود کا ذکر ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔'' ما من قوم یظهر فیهم الرِّبا الا اُخذوا بالسّنة ، وما

اورہم اپنے ملک میں اس کا مشاہدہ بھی کررہے ہیں کہ زنا کی اتنی کثرت ہوگئی ہے کہ بہت سے تو اس کو برا بھی نہیں سمجھتے اور حلال فعل کا سا برتاؤ کررہے ہیں، لہذا حق تعالی نے گرانی وقحط سالی میں مبتلا کیا، اور بہت سے مویشی اور انسان ہلاک ہوگئے، حتی کہ بہت سی بستیاں خالی وویران ہوگئیں اور ان کے باشندے بھوکے مرگئے، مگر باوجود اس کے لوگوں کو عبرت نہیں ہوتی، اور کبائر وفواحش سے باز نہیں آتے، پس لا علاج مصیبت تو یہ ہے کہ عذاب آنکھ سے دیکھ رہے ہیں اور اپنی حرکات سے باز نہیں آتے کہ یہی سنگین شرارت کہلاتی ہے۔

زنا کی سزا افلاس

ایک نتیجۂ بد اس کا یہ ہے کہ بندہ جب زنا میں مبتلا ہوتا ہے تو مفلس ونادار بن جاتا ہے، چنانچہ ''بزاز'' نے روایت کیا ہے کہ: جب زنا ظاہر ہوتا ہے تو افلاس وتنگ دستی ظاہر ہوتی ہے۔[۱۴]

اورہم آنکھوں سے دیکھ بھی رہے ہیں کہ بہت سے اہل ثروت کو ان کے نفس نے دھوکا دیا کہ وہ زنا میں منہمک ہوئے اور ان میں روپیہ خرچ کیا، زیادہ زمانہ گذرنے نہ پایا کہ ان کا مال خرچ ہوگیا اور جائدادیں فروخت ہوگئیں، یہاں تک کہ لوگوں کے دست نگر (محتاج اور حاجت مند) بھیک منگنے فقیر بن گئے، بلکہ بہت سے سلاطین کو جب زنا میں غلو ہوا تو ان کے ہاتھوں سے سلطنت جاتی رہی، اور اگر تاریخی کتابوں میں دیکھوگے تو اس میں بالکل شک نہ

من قوم يظهر فيهم الرُّشا الا أُخذوا بالرُّعب''۔

(ص۳۵٦ ج۲۹، بقية عمرو بن العاص عن النبی صلی الله عليه وسلم ، رقم الحديث:۱۷۸۲۲)

۱۴......فيض القدير ص۵۱۳ ج۱، حرف الهمزة ، رقم الحديث:۷۴۸۔

کروگے۔

زنا سے بچنے پر اللہ تعالی کے سایہ میں جگہ کا وعدہ

خوب سمجھ لو کہ جہنم کو خواہشات وشہوات سے گھیرا گیا ہے، تو جو شخص شہوات کے ہاتھوں قید ہو جاتا ہے تو شہوات انجام کار اس کو جہنم تک پہنچا دیتی ہیں کہ اس میں ذلت کے ساتھ داخل ہوتا اور جنت سے دور پڑ جاتا ہے، اور جو اپنے خدا سے ڈرتا ہے اور اپنے نفس کے خلاف کرتا ہے اور شہوت کو توڑتا ہے اور زنا کی گندگیوں سے پاک وصاف رہتا ہے حق تعالی قیامت کے دن اس کو سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا، اور رسول اللہ ﷺ اس کے لئے جنت کے ضامن ہیں۔ ''شیخین'' نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: سات آدمی ہیں جن کو حق تعالی اپنے سایہ میں جگہ دیں گے اس دن جبکہ ان کے سایہ کے سوا کسی سایہ کا نام بھی نہ ہوگا۔ ایک: حاکم انصاف کرنے والا، دوم: وہ نوجوان جس نے عبادت خداوندی میں تربیت پائی، سوم: وہ شخص جو مسجد سے نکلتا ہے تو پھر جب تک مسجد میں نہ جائے اس کا دل مسجد ہی سے وابستہ رہتا ہے، چہارم: و پنجم: وہ دو شخص جن میں اللہ واسطے کی محبت ہے کہ اسی پر باہم بیٹھتے اور اسی پر جدا ہوتے ہیں، ششم: وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ تعالی کو یاد کیا اور اس کی آنکھیں بہہ نکلیں، ہفتم: وہ شخص جس کو کسی صاحب حسب اور صاحب جمال عورت نے بلایا اور اس نے جواب دیا کہ مجھے تو اللہ تعالی سے ڈر معلوم ہوتا ہے۔[۱۵]

---

[۱۵]...... بخاری، باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلوۃ و فضل المساجد، کتاب الاذان، رقم الحدیث: ٦٦٠۔

''بخاری شریف'' کی اس روایت میں یہ بھی مذکور ہے: وہ شخص جو چھپا کر صدقہ دے یہاں تک کہ بائیں ہاتھ کو پتا نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔

زنا سے بچنے پر جنت کی ضمانت

''بخاری'' میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو اپنے جباڑوں کے مابین (یعنی منہ کا) اور پاؤں (دوٹانگوں) کے مابین (یعنی شرم گاہ) کا میرے لئے ضامن ہوجائے (نہ حرام کھائے گا نہ حرام جماع کرے گا) تو میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔[۱۶]

زنا سے بچنے پر ذوالکفل کی مغفرت کا عجیب واقعہ

اور بہت سے بندے ہیں کہ نفس نے ان کو زنا کی طرف چلایا اور قریب تھا کہ مبتلا ہوجاویں مگر حق تعالی کا خوف ان کو عارض ہوا اور وہ رک گئے۔ ''حاکم'' وغیرہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ سے میں نے ایک حدیث دو مرتبہ نہیں بلکہ سات مرتبہ سے بھی زیادہ سنی، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ: بنی اسرائیل کے زمانہ میں کفل نامی ایک شخص تھا کہ کسی گناہ کے کرنے میں احتیاط نہ کرتا تھا، پس ایک عورت اس کے پاس آئی اور اس نے اس کو ساٹھ دینار دیئے اس شرط پر کہ زنا کرائے، پس جماع کرنے کو بیٹھا تو عورت کانپنے اور رونے لگی، کفل نے کہا کہ روتی کیوں ہے؟ کیا میں نے تجھ پر جبر کیا ہے؟ عورت نے کہا کہ: جبر تو نہیں کیا، مگر یہ فعل میں نے کبھی نہیں کیا، اب ضرورت واحتیاج نے اس پر آمادہ کرایا، کفل نے کہا کہ تو، تو (عورت ہوکر) حق تعالی کے خوف سے ایسا کانپتی ہے (اور میں نڈر رہوں) حالانکہ (مرد ہونے کی وجہ سے) میں اس کا زیادہ مستحق تھا، جا جو کچھ میں تجھ کو دے چکا وہ بھی تیرا، اور قسم ہے حق تعالی کی کبھی ایسی معصیت نہ کروں گا، پھر اسی شب میں کفل کا انتقال ہوگیا اور صبح کو اس کے دروازہ پر لکھا ہوا

---

[۱۶]...... بخاری، باب حفظ اللسان، کتاب الرقاق، رقم الحدیث: ۶۴۷۴۔

ملا'' کہ اللہ نے کفل کو بخش دیا'' پس لوگوں کو اس کا بڑا تعجب ہوا۔ ۱۷

حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کا عجیب واقعہ

اور آیت شریفہ: ﴿ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ﴾ ۱۸ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ: یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے (جب ان کو زلیخہ نے اپنی طرف میلان کی دعوت دی) تو ایک شخص کو دیکھا دیوار سے برآمد ہوا اور اس نے لکھا: ﴿ لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيْلًا ﴾ کہ زنا کے قریب بھی مت جاؤ بڑی بے حیائی کا فعل اور برا ہے، ۱۹ پس یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے دوسری دیوار کی طرف رُخ کر لیا تو قلم کو یہ لکھتے ہوئے دیکھا: ﴿ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ﴾ کہ تم پر لکھنے والے بزرگ فرشتے نگراں بنائے گئے ہیں، ۲۰ پس یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے تیسری دیوار کی طرف منہ پھیر لیا تو قلم نے لکھا: ﴿ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ ﴾ کہ حق تعالیٰ آنکھوں کی خیانت سے واقف ہیں، ۲۱ پس یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے چوتھی دیوار کی طرف منہ پھیر لیا تو قلم نے لکھا: ﴿ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴾ کہ ہر نفس اپنے کئے ہوئے میں گرد ہوگا۔ ۲۲

۱۷...... كنز العمال ، لواحق التوبة احكام التوبة ، رقم الحديث: ۱۰۳۴۸۔

۱۸...... پارہ: ۱۲/ سورۂ یوسف، آیت نمبر: ۲۴۔

ترجمہ: ...... اس عورت نے تو واضح طور پر یوسف (کے ساتھ برائی) کا ارادہ کر لیا تھا، اور یوسف کے دل میں بھی اس عورت کا خیال آچلا تھا، اگر وہ اپنے رب کی دلیل کو نہ دیکھ لیتے۔

۱۹...... پارہ: ۱۵/ سورۂ بنی اسرائیل، آیت نمبر: ۳۲۔

۲۰...... پارہ: ۳۰/ سورۂ انفطار، آیت نمبر: ۱۰/۱۱۔

۲۱...... پارہ: ۲۴/ سورۂ مؤمن، آیت نمبر: ۱۹۔

۲۲...... پارہ: ۲۹/ سورۂ مدثر، آیت نمبر: ۳۸۔

پس آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے زمین کی طرف نگاہ کر لی تو قلم نے لکھا: ﴿ اِنَّنِی مَعَکُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰی ﴾ کہ میں تمہارے ساتھ ہوں کہ سنتا اور دیکھتا ہوں، ۲۳؎ پس یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے مکان کی چھت کو دیکھنا شروع کیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام کی صورت میں دیکھا کہ انگلیاں منہ میں دبائے ہوئے (فعل شنیع سے منع کر رہے) ہیں، پس یوسف علیہ الصلوۃ والسلام مارے شرم کے بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ ۲۴؎

دیکھو یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے بھائیوں کی طرف سے جو کچھ پیش آیا اس پر صبر کیا اور زنا کو قید خانہ پر ترجیح دی، لہذا ملکی خزانوں پر افسر مقرر ہوئے، اور حق تعالی نے ان کو مصر کی بادشاہت عطا فرمائی۔

سلیمان بن یسار کا زنا سے بچنے پر قابل رشک واقعہ

مروی ہے کہ سلیمان بن یسار رحمہ اللہ - جو نہایت ہی خوبصورت شخص تھے - حج کو روانہ ہوئے اور ایک رفیق ان کے ساتھ تھا، ابواء مقام پر قیام ہوا، ان کے رفیق تو دسترخوان لے کر بازار چل دیئے کہ کچھ خرید کر لائیں اور سلیمان خیمہ میں جا بیٹھے، پہاڑ کی چوٹی سے ایک عربی عورت نے ان کو دیکھا اور اتر کر سامنے آ کھڑی ہوئی کہ منہ پر برقع پڑا ہوا تھا اور ہاتھوں میں دستانے، سامنے آ کر اس نے اپنا چہرہ کھول دیا جیسے چاند کا ٹکڑا اور کہا کہ مجھ کو سیر کرو، سلیمان سمجھے کہ کھانا چاہتی ہے، چنانچہ اٹھے تا کہ دسترخوان کا بچا ہوا اسے دیں، اس نے کہا کہ میں اس کی طالب نہیں ہوں، میں تو اس برتاؤ کی طالب ہوں جو مرد کا اپنی بی بی سے ہوا کرتا ہے، تب سلیمان نے فرمایا کہ: تجھے میرے پاس شیطان نے بھیجا ہے (تا کہ

۲۳؎...... پارہ:۱۶، سورۂ طٰہٰ، آیت نمبر:۴۶۔

۲۴؎......الجامع لاحکام القرآن (للقرطبی) ص ۳۱۶ ج ۱۱، سورۂ یوسف تحت آیت نمبر:۲۴۔

مجھے برباد کرے) اس کے بعد سر گھٹنوں میں ڈال کر لگے دھاڑیں مارنے، جب عورت نے دیکھا کہ رونے سے تھمتے ہی نہیں تو منہ پر برقع ڈال کر وہاں سے چل دی اور اپنے گھر پہنچ گئی، ان کے رفیق جو بازار سے لوٹے تو دیکھا کہ ان کی آنکھیں روتے روتے سوج آئیں اور گلا پڑ گیا، کہنے لگے کہ کیوں رو رہے ہو؟ سلیمان نے کہا: کچھ نہیں خیریت ہے بچے یاد آ گئے تھے، رفیق نے کہا نہیں، واللہ کوئی بات ضرور ہوئی ہے کہ بچوں کو چھوڑے ہوئے تو تین ہی دن ہوئے (ان کی یاد اتنا نہیں رلا سکتی) آخر جب رفیق کا زیادہ اصرار ہوا تو انہوں نے قصہ سنایا، رفیق نے دستر خوان تو رکھ دیا اور لگے رونے، سلیمان نے کہا کہ: تم کیوں روتے ہو؟ رفیق نے کہا کہ: تم سے زیادہ رونے کا مستحق میں ہوں، اس لئے کہ میں تمہاری جگہ ہوتا تو صبر نہیں کر سکتا، اس کے بعد دونوں روتے رہے، آخر سلیمان جب مکہ پہنچے اور طواف وسعی کر کے حجر اسود پر آئے اور پردۂ کعبہ میں لپٹے تو نیند کا غلبہ ہوا اور سو گئے، دیکھتے کیا ہیں کہ ایک شخص کھڑے ہیں نہایت حسین' دراز قامت' خوبصورت زلف والے' بدن سے خوشبو مہکتی ہے، سلیمان نے ان سے پوچھا: اللہ کی آپ پر رحمت ہو آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ: میں یوسف ہوں (علیہ الصلوۃ والسلام) سلیمان نے کہا: یوسف صدیق؟ انہوں نے کہا کہ: ہاں، سلیمان نے کہا کہ: آپ کا اور عزیز کی عورت کا قصہ تو عجیب پیش آیا، یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے ان سے فرمایا کہ: تمہارا اور ابواء والی عورت کا قصہ تو اس سے بھی زیادہ عجیب تھا۔

قصاب کا زنا سے بچنا اور اس کا نقد بدلہ

ابوبکر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک قصاب اپنے پڑوسی کی ایک لڑکی پر عاشق ہو گیا، لڑکی کو اس کے گھر والوں نے کسی کام کے لئے کسی گاؤں بھیجا تو قصاب اس

کے پیچھے لگ گیا، اوراس کے نفس کو پھسلایا، لڑکی نے اس سے کہا کہ ایسا نہ کر، کیونکہ مجھے تجھ سے اس سے زیادہ محبت ہے جتنی تجھ کو میرے ساتھ ہے، مگر میں اللہ تعالی سے ڈرتی ہوں، قصاب نے کہا: ہائے تو تو اللہ تعالی سے ڈرے اور میں نہ ڈروں، یہ کہہ کر توبہ کی اور واپس ہوا، راستہ میں اس کو اتنی پیاس لگی قریب تھا کہ دم نکل جائے، دیکھتا کیا ہے کہ انبیائے بنی اسرائیل (علیہم الصلوۃ والسلام) کے کوئی پیغمبر (علیہ الصلوۃ والسلام) اس کا حال دریافت کررہے ہیں، اس نے کہا کہ: پیاس بشدت ہے، پیغمبر (علیہ الصلوۃ والسلام) نے کہا کہ: آؤ ہم دونوں اللہ تعالی سے دعا کریں کہ ابر ہم پر سایہ کرے یہاں تک کہ بستی میں پہنچ جاویں، قصاب نے کہا کہ: میرے پاس تو کوئی بھی نیک عمل نہیں ہے (جس کے بھروسہ) دعا کروں لہذا آپ دعا کیجئے، پیغمبر (علیہ الصلوۃ والسلام) نے کہا: بہتر ہے میں دعا کرتا ہوں تم آمین کہنا، چنانچہ پیغمبر (علیہ الصلوۃ والسلام) نے دعا کی اور قصاب نے آمین کہی، پس ایک بدلی نے ان پر سایہ کیا یہاں تک کہ دونوں بستی تک پہنچ گئے، آخر قصاب نے اپنے گھر کا راستہ لیا تو بدلی اس کے ساتھ ساتھ ہولی، پیغمبر (علیہ الصلوۃ والسلام) نے قصاب سے کہا کہ تم تو یہ کہتے تھے کہ میرے پاس کوئی عمل نہیں ہے اور اس لئے دعا میں نے کی اور آمین تم نے کہی تھی، پس بدلی نے ہم پر سایہ کیا پھر وہ تمہارے ساتھ ہولی، ضروری ہے کہ اپنا قصہ بیان کرو، تب قصاب نے اپنا قصہ سنایا، پیغمبر (علیہ الصلوۃ والسلام) نے فرمایا: بیشک توبہ کرنے والا شخص اللہ کے نزدیک اس مرتبہ میں ہے کہ کوئی بھی اس مرتبہ میں نہیں۔

زنا سے بچنے کی تدبیر اور چراغ میں ہاتھ ڈالنا

ایک دیندار کا قصہ ہے کہ ان کے نفس میں زنا کا خیال پیدا ہوا' ان کے پاس چراغ رکھا ہوا تھا، پس اپنے نفس سے کہنے لگے کہ: اے نفس! اول اس چراغ میں اپنی انگلی داخل کر

کے امتحان کرلوں اگر اس کی حرارت پر صبر کرسکا تو جو تیری خواہش ہے اس کا تجھ کو مختار بنا دوں گا، یہ کہہ کر اپنی انگلی جلتے چراغ کی لو میں دیدی، حتی کہ نفس کو محسوس ہوا کہ اس کی شدت حرارت سے قریب ہے کہ جان نکل جائے، مگر یہ دل کو سخت بنائے اور نفس سے کہتے رہے کہ صبر کرتا ہے یا نہیں؟ اور جب اس ذراسی آگ پر جو ستر مرتبہ پانی سے بجھائی گئی تب اہل دنیا کو اس کے مقابلہ کی طاقت ہوئی تجھ سے صبر نہ ہوسکا تو اس نار دوزخ پر کیسے صبر کرسکے گا جس کی حرارت اس سے ستر گنا زیادہ ہے، آخر نفس اس خیال سے باز آگیا اور پھر کبھی زنا کا وسوسہ بھی نہیں ہوا۔

سب سے بڑا گناہ پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا ہے

یاد رکھو کہ زنا بڑا گناہ ہے، اور ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرنا اور بھی زیادہ گناہ ہے۔ اور اجنبی عورت سے جس کا شوہر نہ ہو زنا کرنا بڑا گناہ ہے، اور اس سے بڑا گناہ اس اجنبی عورت سے زنا کرنا ہے جس کا شوہر ہو۔ اور اس سے بھی بڑا گناہ محرم سے زنا کرنا ہے۔ اور بیوی والے شخص کا زنا کنوارے شخص کے زنا سے بڑھا ہوا ہے، جس کی دلیل یہ ہے کہ دونوں کی سزا جدا ہے۔ اور بڈھے کا زنا کرنا – اس لئے کہ اس کی عقل کامل ہوتی ہے – جوان کے زنا سے زیادہ قبیح ہے۔ اسی طرح شریف اور مولوی کا زنا کرنا – ان کے کامل ہونے کی وجہ سے – غلام اور جاہل کے زنا سے زیادہ برا ہے۔

''ترمذی'' نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ: میں نے سوال کیا رسول اللہ ﷺ سے کہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو اللہ کا شریک قرار دے حالانکہ اس نے تجھ کو پیدا کیا ہے، میں نے عرض کیا: اس کے بعد کونسا گناہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اپنی اولاد کو قتل کرے، اس اندیشہ سے کہ

وہ تیرے ساتھ کھائے گا، میں نے عرض کیا: پھر کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔[۲۵]

بوڑھے زانی کی سخت سزا

اور ''مسلم'' نے روایت کی ہے کہ: تین شخص ہیں کہ جن سے حق تعالی قیامت کے دن نہ کلام فرمائیں گے، اور ان کی طرف دیکھیں گے، اور نہ ان کو پاک وصاف کریں گے، اور ان کو سخت عذاب ہوگا: ایک: بڈھا زناکار، دوسرا: بادشاہ دروغ گو، تیسرا: فقیر متکبر۔[۲٦]

[۲۵].....ترمذی، (باب) ومن سورة الفرقان، كتاب التفسير، رقم الحديث:۳۱۸۲۔

[۲٦].....مسلم، باب بيان غلظ تحريم اسبال الازار والمن بالعطية، وتنفيق السلعة بالحلف، وبيان الثلاثة الذين لا يكلّمهم الله تعالى يوم القيامة، ولا ينظر اليهم، ولا يزكيهم، ولهم عذاب اليم، كتاب الايمان، رقم الحديث:۱۰۷۔

زنا کی قباحت

اس رسالہ میں زنا کی قباحت اور مذمت، اور زنا سے بچنے پر ترغیب اور زنا کے فعل بد پر ترہیب کے متعلق قرآن کریم کی: ۶/آیات، اور آپ ﷺ کے چالیس (۴۰) ارشادات جمع کیے گئے ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: زمزم پبلشرز، کراچی

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ ، والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ ،

بے حیائی اور فحاشی کا ایسا دور دورہ شروع ہوگیا کہ اللہ تعالی کی پناہ، دیہات ہو یا شہر، مغربی ممالک ہوں یا مشرقی ،اس وبانے ایک بڑے طبقے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا،اور اسی گناہ عظیم کی وجہ سے پوری دنیا میں مختلف قسم کے حالات ومصائب اور وباء وامراض کا غیر متناہی سلسلہ شروع ہوگیا۔زنا کے اس گناہ میں بدتو بد نیک کہلائے جانے والے اور بظاہر شریعت کی پابندی کرنے والے بھی کچھ نہ کچھ مبتلا ہو ہی گئے۔

کئی مرتبہ خیال آیا کہ اس موضوع پر قرآن کریم کی آیات اور آپ کے چند ارشادات جمع کروں ۔محض اللہ تعالی کی توفیق سے چند اوراق مرتب ہوگئے،جن میں قرآن کریم کی چھ(۶) آیتیں اور آپ ﷺ کے چالیس(۴۰) ارشادات جمع کئے گئے ہیں۔

اس سے پہلے راقم حضرت العلام مولانا عبدالحئی صاحب کفلیتوی رحمہ اللہ کی ’’ابصائر‘‘ میں سے زنا کی بصیرت کو مع حوالہ وتخریج مرتب کر چکا ہے، یہ اسی سلسلہ کی دوسری کاوش ہے۔

اللہ تعالی اس حقیر خدمت کو ذخیرۂ آخرت اور ذریعہ نجات بنائے،اور امت مسلمہ کے لئے اس عظیم گناہ سے بچنے کا سبب بنائے،آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

۲۹؍ربیع الآخر:۱۴۴۳ھ مطابق:۴؍دسمبر ۲۰۲۱ء

بروز سنیچر

بسم الله الرحمن الرحیم

زنا کے متعلق قرآن کریم کی آیات

مؤمنین کو شرمگاہوں کی حفاظت کا حکم

(۱)......﴿ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ط ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ م بِمَا يَصْنَعُوْنَ ، وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ ﴾۔(پارہ:۱۸؍سورۂ نور، آیت نمبر:۳۰؍۳۱)

ترجمہ:......مؤمن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہی ان کے لئے پاکیزہ ترین طریقہ ہے۔ وہ جو کارروائیاں کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب سے پوری طرح باخبر ہیں۔ اور مؤمن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔

شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے کامیاب لوگ ہیں

(۲)......﴿ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ، اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَامَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴾۔(پارہ:۱۸؍سورۂ مؤمنون، آیت نمبر:۵؍٦)۔

ترجمہ:......اور جو اپنی شرم گاہوں کی (اور سب سے) حفاظت کرتے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں اور ان کنیزوں کے جو ان کی ملکیت میں آچکی ہوں، کیونکہ ایسے لوگ قابل ملامت نہیں ہیں۔

زنا کے قریب بھی مت جاؤ

(۳)......﴿ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ط وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴾۔

ترجمہ:......اور زنا کے پاس بھی نہ بھٹکو۔ وہ یقینی طور پر بڑی بے حیائی اور بے راہ روی ہے۔
(پارہ:۱۵/سورۂ بنی اسرائیل، آیت نمبر:۳۲)

ترک زنا پر آپ ﷺ کو بیعت کرنے کا حکم

(۴)......﴿ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَ کَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَھُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْھِنَّ وَاَرْجُلِھِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْھُنَّ وَاسْتَغْفِرْلَھُنَّ اللّٰہَ ط اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴾۔ (پارہ:۲۸/سورۂ ممتحنہ، آیت نمبر:۱۲)

ترجمہ:......اے نبی! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کے لئے آئیں کہ وہ اللہ تعالی کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہیں مانیں گی، اور چوری نہیں کریں گی، اور زنا نہیں کریں گی، اور اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی، اور نہ کوئی ایسا بہتان باندھیں گی جو انہوں نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان گھڑ لیا ہو، اور نہ کسی بھلے کام میں تمہاری نافرمانی کریں گی، تو تم ان کو بیعت کرلیا کرو، اور ان کے حق میں اللہ تعالی سے مغفرت کی دعا کیا کرو۔ یقیناً اللہ تعالی بہت بخشنے والے، بہت مہربان ہیں۔

زانی کو اپنے وبال کا سامنا کرنا پڑے گا

(۵)......﴿ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ ج وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا ﴾۔

(پارہ:۱۹/سورۂ فرقان، آیت نمبر:۶۸)

ترجمہ:......اور جو اللہ تعالی کے ساتھ کسی بھی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے، اور جس جان کو اللہ تعالی نے حرمت بخشی ہے، اسے ناحق قتل نہیں کرتے، اور نہ وہ زنا کرتے ہیں۔

اور جو شخص بھی یہ کام کرے گا، اسے اپنے گناہ کے وبال کا سامنا کرنا پڑے گا۔

زنا کرنے والوں کو سو سو کوڑے لگاؤ

(٦)......﴿ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِىْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ﴾۔

(پارہ:۱۸/سورۂ نور، آیت نمبر:۲)

ترجمہ:......زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد دونوں کو سو سو کوڑے لگاؤ۔

زنا سے بچنے پر اللہ تعالی کے سایہ میں جگہ کا وعدہ

(۱)......عن ابی هريرة رضى الله عنه : عن النّبى صلى الله عليه وسلم قال : سبعة يُظِلُّهُمُ الله فى ظِلّه يوم لا ظِلَّ الا ظِلُّه : الامام العادل ' و شابٌّ نشأ فى عبادة ربه ' و رجل قلبه معلّق فى المساجد ' و رجلان تحابًّا فى الله اجتمعا على ذلک و تفرّقا عليه ' ورجل طلبته امرأة ذاتُ مَنصب وجمال فقال : انّى اخاف الله ' و رجل تصدق أخفاءً حتّى لا تعلم شِمالُه ما تُنفق يمينُه ' و رجل ذكر الله خاليا ففاضَتْ عيناه۔

(بخاری، باب من جلس فى المسجد ينتظر الصلوة وفضل المساجد ، كتاب الاذان ، رقم الحديث:۶۶۰)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سات آدمیوں کو اللہ تعالی اس دن اپنے سائے میں جگہ دیں گے جس دن کہ ان کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا: (۱): انصاف کرنے والا حاکم، (۲): وہ شخص جو اپنے رب کی عبادت میں جوان ہوا، (۳): وہ شخص جس کا دل مساجد میں معلق رہے، (۴): وہ دو آدمی جو اللہ تعالی سے محبت رکھیں، اسی کی محبت میں جمع ہوں اور اسی میں جدا ہوں، (۵): وہ شخص جس کو کوئی خوب صورت اور اقتدار والی عورت گناہ کی دعوت دے اور وہ شخص کہے: میں اللہ تعالی سے ڈرتا ہوں، (۶): وہ شخص جو چھپا کر صدقہ دے یہاں تک کہ بائیں ہاتھ کو پتا نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے، (۷): جو شخص تنہائی میں اللہ تعالی کو یاد کرے اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہیں۔

زنا سے بچنے پر جنت کی ضمانت

(۲)......عن سهل بن سعد رضى الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال :

من يَضمَنُ لى ما بين لحيَيْه وما بين رِجليه أضْمَنُ له الجنّة۔

(بخاری، باب حفظ اللسان ، كتاب الرقاق ، رقم الحدیث:۶۴۷۴)

ترجمہ:......حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے جبڑوں کے مابین (یعنی منہ کا) اور پاؤں کے مابین (یعنی شرم گاہ) کا میرے لئے ضامن ہو جائے (نہ حرام کھائے گا نہ حرام جماع کرے گا) تو میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔

(۳)......عن ابن عباس رضى الله عنهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : يا شباب قريش ! احفظوا فروجكم ' لا تزنوا ، ألا من حفظ فرجه فله الجنة۔

(بخاری، باب حفظ اللسان ، كتاب الرقاق ، رقم الحدیث:۶۴۷۴)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے قریش کے جوانو! اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، زنا نہ کرو، غور سے سنو! جس شخص نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی (اور زنا سے بچا) اس کے لئے جنت (کا وعدہ) ہے۔

(۴)......عن عبد الرحمن بن عوف رضى الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اذا صلت المرأة خمسها ، وصامت شهرها ' وحفِظت فرجها ، و أطاعت زوجها ، قيل لها ادخلى الجنة من أىّ أبواب الجنة شئتِ۔

(مسند احمد ص۱۹۹ ج۳، مسند عبد الرحمن بن عوف الزهرى رضى الله عنه ، رقم الحديث:۱۶۶۱)

ترجمہ:......حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت پانچ وقت کی نماز ادا کرتی ہو، ماہ رمضان کے روزے رکھتی ہو، اپنی عصمت کی حفاظت کرتی ہو، اور اپنے شوہر کی اطاعت کرتی ہو، اس سے کہا جائے گا کہ:

جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہوجا۔

اللہ تعالی کو کسی سے زیادہ اس پر غیرت نہیں آتی کہ اس کا بندہ زنا کرے

(۵)......عن عائشة رضی الله عنها انّها قالت : خَسَفَت الشَّمسُ فی عهد رسولِ الله صلی الله علیه وسلم .....ثمّ قال : اِنّ الشَّمس والقمر آیتانِ من آیات اللّه لا یَنْخَسِفان لموت أحدٍ ولا لحیاته ' فاذا رأیتم ذلک فادعوا اللّه و کبِّروا وصلّوا وتصدّقوا ' ثم قال : یا أُمّة محمد ! واللّه ما من احد أغْیَرُ من الله أن یزنی عبدُه أو تزنی أمَته ' یا امّة محمد ! واللّه لو تعلمون ما أعلم لضَحِکتُم قلیلا و لبَکیُتُم کثیرا۔

(بخاری، باب الصدقة فی الکسوف ، کتاب الکسوف ، رقم الحدیث:۱۰۴۴)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سورج کو گہن لگ گیا.....اس موقع پر آپ ﷺ نے (وعظ) فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، ان کو نہ کسی کی موت کی وجہ سے گہن لگتا ہے نہ کسی کی حیات کی وجہ سے، پس جب تم ان نشانیوں کو دیکھو تو اللہ تعالی سے دعا کرو، اللہ اکبر کہو اور نماز پڑھو، اور صدقہ کرو، پھر فرمایا: اے امت محمد! اللہ کی قسم! کسی شخص کو اللہ تعالی سے زیادہ اس پر غیرت نہیں آتی کہ اس کا بندہ زنا کرے یا اس کی بندی زنا کرے، اے امت محمد! اللہ تعالی کی قسم! اگر تم ان چیزوں کو جان لو جن کو میں جانتا ہوں تو تم ضرور کم ہنسو اور زیادہ روؤ۔

اے عرب کے بدکارو! مجھے تمہارے بارے میں زیادہ ڈر زنا کا ہے

(٦)......قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : یا بغایا العرب ! یا بغایا العرب ! انّ أخوف ما أخاف علیکم الزنا والشهوة الخفیة۔

ترجمہ:...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عرب کے بدکارو! اے عرب کے بدکارو!

مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ ڈر زنا اور پوشیدہ شہوت (ریا کاری) کا ہے۔

(الترغیب والترھیب ص۱۸۶ج۳، الترھیب من الزنا سیما بحلیلة الجار والمغیبة والترغیب فی حفظ الفرج ، رقم الحدیث:۴)

زنا کی کثرت علامات قیامت میں سے ہے

(۷)......قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : انّ مِن اَشراط الساعة ان یُرفع العلم و یَثْبُتَ الجھل ، ویُشرب الخمر ، و یُظھر الزنا۔

ترجمہ:...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ: علم اٹھا لیا جائے گا، اور جہالت باقی رہے گی، شراب پی جائے گی، اور زنا کا ظہور ہوگا۔ (یعنی زنا عام ہوجائے گا)۔ (بخاری، باب رفع العلم وظھور الجھل ، کتاب العلم ، رقم الحدیث:۸۰)

ایک زنا کا وبال ساٹھ سال کی عبادت پر بھاری

(۸)......قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : تعبّد عابد من بنی اسرائیل فعَبَدَ اللہ فی صَوْمعته ستّین عاما ، فأمطرتِ الارض فاخْضرَّتْ فأشرف الرَّاھب من صوْمعته ، فقال : لو نزلْتُ فذکرتُ اللہ لازْدَدْتُ خیرًا ، فنزل و معه رغیفٌ أو رغیفان ، فبینما ھو فی الارض لَقیَتْه امرأة ، فلم یَزَلْ یُکلِّمھا و تُکلِّمه حتّی غشیھا ثم اُغْمی علیه ، فنزل الغدیر یستحِمُّ فجاءہ سائل فأوما الیه أن یأخُذ الرّغِیفَیْن ، أو الرّغیف ثم مات ، فَوُزِنَتْ عبادة ستّین سنة بتلک الزِّینة فرَجحتِ الزِّینة بحسناته ، ثم وُضِع الرّغِیف أو الرّغیفان مع حسناته ، فرجحَتْ حسناته فغُفِر له۔

(صحیح ابن حبان ص۲۲۰، ذکر البیان بان اللہ جل وعلا قد یجازی المؤمن علی بحسناته فی الدنیا کما یجازی علی سیئاته فیھا ، کتاب البر والاحسان ، رقم الحدیث:۳۷۸)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کے ایک راہب نے ساٹھ سال اپنے گرجے میں اللہ تعالی عبادت کی، (ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ) بارش ہوئی اور زمین سرسبز ہوگئی، راہب نے اپنے گرجے سے باہر جھانکا اور سوچا کہ گرجے سے باہر نکل کر اللہ تعالی کا ذکر کروں اور زیادہ نیکی حاصل کروں، چنانچہ وہ گرجے سے اترا، اس کے ہاتھ میں ایک یا دو روٹیاں بھی تھیں، جس وقت وہ باہر کھڑا تھا تو ایک عورت آ کر اس سے ملی، وہ دونوں ایک دوسرے سے کافی دیر تک باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ اس راہب نے اس سے اپنی خواہش پوری کرلی، پھر اس پر بیہوشی طاری ہوگئی، (جب ہوش آیا تو) اس نے ایک گرم تالاب میں غسل کیا، اس کے بعد ایک سائل آیا تو اس نے ان دو روٹیوں کی طرف اشارہ کیا، (چنانچہ سائل نے وہ روٹیاں لے لیں) پھر راہب فوت ہوئے اور اس کی ساٹھ سالہ عبادت کا زنا کے گناہ سے وزن کیا گیا تو گناہ کا پلڑہ بھاری نکلا، پھر ان دو روٹیوں کے ساتھ اس کی نیکیوں کا وزن کیا گیا تو نیکیوں کا پلڑہ بھاری نکلا سو اس کو بخش دیا گیا۔

زنا کار کی دعا قبول نہیں ہوتی

(۹)......عن عثمان بن ابی العاص الثقفی رضی الله عنه ' عن النبی صلی الله علیه و سلم قال : تُفتح ابوابُ السماء نصفَ اللیل ' فیُنادی منادٍ : هل من داعٍ فیُستجاب له هل من سائل فیُعطی ' هل من مکروبٍ فیُفَرِّجُ عنه ' فلا یبقی مسلم یدعو بدعوةٍ الا استجاب الله عز وجل له ' الا زانیة تسعی بفرجها أو عشَّارا۔

(معجم طبرانی اوسط ص ۱۵۴ ج ۳، باب من اسمه ابراهیم ، رقم الحدیث:۲۷۶۹)

ترجمہ:......حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدھی رات کو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، پھر ایک منادی نداء

کرتا ہے کہ: کوئی دعا کرنے والا ہوتو اس کی دعا قبول کی جائے، کوئی سائل ہوتو اس کو عطا کیا جائے، کوئی مصیبت زدہ ہوتو اس کی مصیبت دور کردی جائے، پس ہر دعا کرنے والے مسلمان کی دعا قبول کی جائے گی سوائے اس عورت کے جو پیسے لے کر زنا کرتی ہے، اور سوائے اس شخص کے جو ظالمانہ ٹیکس لیتا ہے۔

زنا سے بچنے پر دعا کا قبول ہونا اور مصیبت سے محفوظ ہونا

(۱۰)......عن ابن عمر رضى الله عنهما عن النّبى صلى الله عليه وسلم قال : خرج ثلاثة نفرٍ يمشون فأصابهم المطر فدخلوا فى غارٍ فى جبلٍ فانحطّت عليهم صخرةٌ قال : فقال بعضهم لبعض : ادعوا الله بأفضل عمل عملتموه ، فقال أحدهم : اللّهم انّى كان لى ابوان شيخان كبيران فكنتُ اخرج فأرعى ' ثمّ أجيءُ فأحلب فَأَجِيء بالحِلاب فاٰتِيَ به ابويَّ فيشربان ' ثمّ أسقى الصِّبية وأهلى وامرأتى ' فَاحْتَبَسْتُ ليلة فجئت فإذا هما نائمان ' قال : فكرهت ان أوقظهما والصّبية يتضاغون عند رجليَّ ' فلم يزل ذلك دأبى ودأبهما حتى طلع الفجر ' اللّهم ان كنت تعلم انى فعلت ذلك ابتغاء وجهك فَافرُجْ عنّا فرجة نرٰى منها السماء ' قال : ففرج عنهم ' وقال الآخر : اللّهم ان كنت تعلم انى كنتُ أُحِبُّ امرأة من بنات عمّى كأشدِّ ما يحبُّ الرجل النِّساء ' فقالت : لا تنال ذلك منها حتى تعطيها مائة دينارٍ ' فسعيتُ فيها حتى جمعتُها فلمّا قعدتُ بين رِجليها قالت : اتّق الله ولا تفضَّ الخاتم الا بحقّه ' فقمتُ وتركتُها ' فان كنتَ تعلم أنِّى فعلتُ ذلك ابتغاء وجهك فافرج عنها فرجة، قال : ففرج عنهم الثُّلُثَيْنِ ، وقال الآخر: اللّهم ان كنت تعلم أنى استأجَرتُ اجيرا بفَرَق من ذُرَّةٍ فأعطيتُه وابى ذاك ان يأخذ ' فعمدت الى ذلك الفَرَق فزرعتُه حتى

اشتریت منه بقراً و راعیها ‘ ثم جاء فقال : یاعبد الله ! اعطنی حقِّی ‘ فقلت : انطلق الی تلک البقر وراعیها فانّها لک ‘ فقال : أتستهزئ بی ؟ قال : فقلت : ما أستهزئ بک ولکنّها لک ‘ اللّهم ان کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء وجهک فافرج عنا ‘ فکُشف عنهم۔

(بخاری، باب اذا اشتری شیئا لغیرہ بغیر اذنہ فرَضِیَ ،کتاب البیوع ، رقم الحدیث:۲۲۱۵/ ۲۲۷۲/۲۳۳۳/۳۴۶۵/۵۹۷۴)

ترجمہ:……حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: تین شخص کہیں جا رہے تھے کہ ان پر بارش ہونے لگی (بارش سے بچنے کے لئے) وہ ایک پہاڑ کے غار میں داخل ہوئے (اچانک) ایک چٹان ان پر ٹوٹ کر اوپر سے گری، (اس نے اس غار کے منہ کو بند کر دیا جس میں یہ تینوں حضرات پناہ لئے ہوئے تھے۔ راوی فرماتے ہیں کہ:) تو ان میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ: اللہ تعالی سے اپنے اچھے عمل کے وسیلہ سے دعا کرو، پس ان میں سے ایک نے دعا کی: اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے، اور میں باہر لے جا کر (اپنے مویشیوں کو) چراتا تھا‘ پھر جب واپس آتا تو ان کا دودھ دوہتا اور برتن میں اپنے والدین کو (پہلے) پیش کرتا جب میرے والدین پی لیتے تو پھر بچوں کو اور گھر والوں کو اور اپنی بیوی کو پلاتا، اتفاق سے ایک رات دیر ہوگئی اور جب گھر واپس ہوا تو میرے والدین سو چکے تھے، اس نے کہا: پھر میں نے ناپسند سمجھا کہ ان کو جگاؤں، بچے میرے قدموں میں پڑے ہوئے (بھوک کی وجہ سے) رو رہے تھے، میں برابر دودھ کا پیالہ لئے ہوئے ان کے سامنے اسی طرح کھڑا رہا اور صبح ہوگئی، اے اللہ! اگر آپ کے نزدیک میں نے یہ کام صرف تیری رضا کے لئے کیا تھا تو پھر ہمارے لئے (غار

کے منہ سے پتھر کی چٹان ہٹا کر اتنا) راستہ بنا دیجئے کہ ہم آسمان دیکھ سکیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: چنانچہ پتھر (تھوڑا سا) ہٹا دیا گیا۔ دوسرے شخص نے دعا کی: اے اللہ! آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ: مجھے اپنی چچا زاد بہن سے اتنی محبت تھی کہ جتنی ایک مرد کو کسی عورت سے ہوسکتی ہے، (اور میں اس سے اپنی جنسی خواہش پوری کرنا چاہتا تھا، مگر) اس نے کہا کہ: تم مجھ سے اپنا مقصد اس وقت تک پورا نہیں کر سکتے جب تک کہ مجھے سو دینار نہ دے دو، سو میں نے ان کے حاصل کرنے کی کوشش کی اور آخر اتنے دینار جمع کر ہی لئے، پھر جب میں (اپنی خواہش پوری کرنے کے لئے) اس کے دونوں پاؤں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا: اللہ سے ڈر اور بکارت کی مہر کو (ناجائز طریقے پر) اس کے حق کے بغیر نہ توڑ، اس پر میں کھڑا ہو گیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا، اب اگر آپ کے نزدیک میرا یہ کام آپ کی رضا کے لئے تھا' تو ہمارے لئے غار کا منہ کھول دیجئے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چنانچہ دو تہائی راستہ کھول دیا گیا۔ تیسرے نے دعا کی: اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ میں نے ایک مزدور سے ایک فرق جوار کے بدلے کام لیا تھا، جب میں نے اس کی مزدوری دی تو اس نے لینے سے انکار کر دیا، میں نے اس جوار کو لے کر بو دیا (کھیتی جب کٹی تو اس میں اتنی جوار پیدا ہوئی کہ) اس سے میں نے ایک گائی اور ایک چرواہا خریدا، اتفاق سے پھر اس مزدور نے آ کر مطالبہ کر دیا کہ اللہ کے بندے! مجھے میرا حق دے دو میں نے کہا کہ: اس گایوں اور ان کے چرواہے کے پاس جاؤ کہ یہ تمہارے ہی ہیں، اس نے کہا کہ: مجھ سے مذاق کرتے ہو؟ میں نے کہا کہ: مذاق نہیں کرتا، واقعی یہ تمہارے ہی ہیں' تو اے اللہ! اگر آپ کے نزدیک (جیسا کہ میری نیت بھی تھی) یہ کام میں نے صرف آپ کی رضا کے لئے کیا تھا تو یہاں ہمارے لئے (چٹان کو ہٹا کر) راستہ کھول دیجئے، چنانچہ غار کھول دیا گیا۔

زنا کی کثرت پر عذاب کی وعید

(۱۱)......عن ميمونة رضى الله عنها زوج النبى صلى الله عليه وسلم قالت : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : لا تزال امتى بخير ما لم يفش فيهم ولد الزنى ، فاذا فشا فيهم ولد الزنى ' فيوشک ان يعمهم الله عز وجل بعقاب۔

(مسند احمد ص۴۱۳ ج۴۴، مسند ميمونة بنت الحارث الهلالية زوج النبى صلى الله عليه وسلم ، رقم الحديث:۲۶۸۳۰)

ترجمہ:...... نبی کریم ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا کہ: میری امت برابر خیر پر رہے گی جب تک کہ ان میں زنا کی اولاد کی زیادتی نہ ہو،اور جب ان میں زنا کی اولاد کی کثرت ہوگی تو عنقریب حق تعالی ان پر عام عذاب نازل فرمائیں گے۔

(۱۲)......عن ابن عباس رضى الله عنهما قال : ...قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اذا ظهر الزنا والربا فى قرية فقد حلوا بانفسهم كتاب الله۔

(شعب الایمان ص۳۳۶ ج۴، السابع والثلا ثون من شعب الايمان و هو باب فى تحريم الفروج وما يجب من التعفف عنها، رقم الحديث:۵۴۱۶)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس بستی میں زنا اور سود کا ظہور ہوا نہوں نے اپنے اوپر کتاب اللہ کے حکم کے موافق اللہ تعالی کے عذاب کوحلال کرلیا (اوراپنے آپ کوعذاب کا مستحق بنالیا)۔

زنا کی سزا افلاس

(۱۳)......قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : الزنا يورث الفقر۔

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زنا فقر لاتا ہے۔

(شعب الایمان بیہقی ص۳۶۳ ج۴، السابع والثلاثون من شعب الایمان و هو باب فی تحریم الفروج وما یجب من التعفف عنها، رقم الحدیث:۵۴۱۷/۵۴۱۸)

(۱۴)......عن ابن عمر رضی الله عنهما : عن النبی صلی الله علیه وسلم قال :...... اذا ظهر الزنا ظهر الفقر والمسکنة ، الخ۔

(الترغیب والترهیب ص۱۱۸ج۳، ترغیب من ولی شیئا من أمور المسلمین فی العدل اماما کان أو غیره ، رقم الحدیث:۱۴)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب زنا کا ظہور ہوتا ہے تو افلاس وتنگ دستی ظاہر ہوتی ہے۔

زنا سے طاعون اور نئی نئی بیماریوں کا پھیلنا

(۱۵)......عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما قال : اقبل علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال : یا معشر المهاجرین ! خمس اذا ابتلیتم بهن ' وأعوذ بالله ان تدرکوهن : لم تظهر الفاحشة فی قوم قَطُّ ' حتی یعلنوا بها الا فشا فیهم الطاعونُ والاوجاعُ الّتی لم تکن مضت فی اَسْلافهم الذین مضوا ، ولم ینقصوا المکیال و المیزان الا اخذوا بالسنین و شدة المؤونة وجور السلطان علیهم ، ولم یمنعوا زکوة اموالهم الا منعوا القطر من السماء ولولا البهائم لم یمطروا ، ولم ینقضوا عهد الله وعهد رسوله الا سلط الله علیهم عدُوّا من غیرهم ' فأخذوا بعض ما فی ایدیهم وما لم تحکم ائمتهم بکتاب الله ' ویتخیروا مما انزل الله ' الا جعل الله بأسهم بینهم۔(ابن ماجہ، باب العقوبات ، کتاب الفتن ، رقم الحدیث:۴۰۱۹)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے جماعت مہاجرین! پانچ چیزوں میں جب تم مبتلا ہو جاؤ۔ اور میں اللہ تعالی کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تم ان میں مبتلا ہو۔: جس قوم میں فحاشی علانیہ ہونے لگے تو اس میں طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان سے پہلے لوگوں میں نہ تھیں۔ اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو وہ قحط، مصائب اور بادشاہوں کے ظلم و ستم میں مبتلا کر دی جاتی ہے۔ اور جب قوم اپنے اموال کی زکوۃ نہیں دیتی تو بارش روک دی جاتی ہے، اور اگر چوپائے نہ ہوں تو ان پر کبھی بھی بارش نہ برسے۔ اور جو قوم اللہ تعالی اور ان کے رسول ﷺ کے عہد کو توڑتی ہے تو اللہ تعالی غیروں کو ان پر مسلط فرما دیتے ہیں، جو اس قوم سے عداوت رکھتے ہیں، پھر وہ ان کے اموال چھین لیتے ہیں۔ اور جب مسلمان حکمران کتاب اللہ کے مطابق فیصلے نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالی کے نازل کئے ہوئے نظام میں (مرضی کے کچھ احکام) اختیار کر لیتے ہیں (اور باقی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالی اس قوم کو خانہ جنگی اور) باہمی اختلافات میں مبتلا فرما دیتے ہیں۔

زنا کی زیادتی سے موت کی کثرت

(۱۶)...... عن بريدة رضى الله عنه : عن النبى صلى الله عليه وسلم قال : ما نقض قوم العهد الا كان القتل بينهم، ولا ظهرت الفاحشة فى قوم الا سلّط الله عليهم الموت، ولا منع قومٌ الزّكوة الا حُبِس عنهم المطر۔

(الترغيب والترهيب ص۱۹۵ج۳، الترهيب من الزنا سيما بحليلة الجار والمغيبة والترغيب فى حفظ الفرج، رقم الحديث:۲۶۔كنز العمال، والوعظ والحكم، رقم الحديث::۴۳۹۴۳)

(۱۷)......حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس قوم

میں عہد شکنی ہوتی ہے اس میں قتل عام ہوجاتا ہے، اور جس قوم میں فحاشی ظاہر ہوتی ہے اس میں موت کی کثرت ہوتی ہے، اور جو قوم زکوۃ ادا نہیں کرتی ان سے بارش روک لی جاتی ہے

زنا کرنے والا بت پرست کی طرح ہے

(۱۸)...... عن انس بن مالک رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : المقیم علی الزنی کعابد وثن۔

(الترغیب والترهیب ص۱۹۰ج۳، الترهیب من الزنا سیما بحلیلة الجار والمغیبة والترغیب فی حفظ الفرج ، رقم الحدیث:۲٦)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بار بار زنا کرنے والا بت پرست کی طرح ہے۔

زنا کے وقت ایمان نکل جاتا ہے

(۱۹)...... قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : اذا زنی الرجل خرج منه الایمان و کان علیه کالظُّلة ' فاذا انقلع رجع الیه الایمان۔

(ابوداؤد، باب الدلیل علی زیادة الایمان و نقصانه ، کتاب السنة ، رقم الحدیث:٤٦٩٠)

ترجمہ:...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بندہ زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل جاتا ہے اور سائبان کی طرح اس کے سر پر آجاتا ہے، جب وہ اس فعل سے باہر آجاتا ہے تب ایمان لوٹ آتا ہے۔

(۲۰)...... قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : اِن الایمان سربال یسربله الله من یشاء فاذا زنی العبد نزع منه سربال الایمان فان تاب رد علیه۔

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان ایک قمیص ہے، اللہ تعالی جسے چاہتے ہیں اس

کو پہناتے ہیں، جب کوئی بندہ زنا کرتا ہے تو اس سے اس کی ایمان کی قمیص اتار لی جاتی ہے، اگر بندہ (زنا کرنے کے بعد نادم ہوکر) توبہ کرتا ہے تو وہ واپس کردی جاتی ہے۔

(شعب الایمان بیہقی ص۳۵۲ ج۴، السابع والثلاثون من شعب الایمان وهو باب فی تحریم الفروج وما یجب من التعفف عنها ، رقم الحدیث:۵۳۶۶)

(۲۱)......النبی صلی الله علیه وسلم قال : من زنی خرج منه الایمان ... فان تاب تاب الله علیه۔

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص زنا کرتا ہے اس سے ایمان نکل جاتا ہے، پس اگر وہ توبہ کرے تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں۔

(معجم طبرانی کبیر ص۳۷۱ ج۷، شریک بن حنبل ، رقم الحدیث:۷۲۲۴)

(۲۲)......انّ النبی صلی الله علیه وسلم قال : لا یزنی الزانی حین یَزنی وهو مؤمن ، ولا یشرَب الخمر حین یشرَبها وهو مؤمن ، ولا یسرِق السّارق حین یسرِق وهو مؤمن ، .... ولا ینتهِب نُهبَةً ذات شَرَفٍ ' یرفع الناس الیه أبصارهم فیها ' حین ینتهِبُها وهو مؤمن۔

(بخاری، باب و قول الله تعالی ﴿انّما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس﴾ الخ ، کتاب الاشربة ، رقم الحدیث:۵۵۷۸)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس وقت زانی زنا کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں رہتا، اور جس وقت شرابی شراب پیتا ہے تو وہ مؤمن نہیں رہتا، اور جس وقت چور چوری کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا، اور جس وقت کوئی لٹیرا کسی شریف آدمی کو لوٹتا ہے اور لوگ اس کو نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں تو وہ مؤمن نہیں رہتا۔

زانی کو شرم گاہوں کے بل جہنم میں لٹکایا جائے گا

(۲۳)......انّ فی الزّبور مکتوبا : انّ الزّناة یُعلّقون بفروجھم فی النار ' و یضربون علیھا بسِیاطٍ من حدید ' فاذَا اسْتغاث احدُھم نادته الزّبانیة : این کان ھذا الصوت وأنت تضحک و تَفرح و تمزح ولا تُراقِبُ الله تعالی و لا تستحیی منه۔

(البصائر فی تذکیر العشائر ص۸۴۲ ج۱۔ زنا کا بیان)

ترجمہ:......"زبور" میں لکھا ہوا ہے کہ: زنا کرنے والوں کو ان کی شرم گاہوں کے بل جہنم میں لٹکایا جائے گا، اور شرم گاہوں پر لوہے کے چابک مارے جائیں گے، اور ان میں جب کوئی شور مچائے گا تو زبانیہ فرشتے کہیں گے کہ: یہ آواز اس وقت کہاں تھی جب تو ہنستا اور خوش ہوتا اور مذاق کرتا تھا کہ نہ اللہ کا دھیان تھا نہ اس سے شرماتا تھا؟۔

آپ ﷺ کو زنا کی سزا جہنم کے شعلوں کی دکھائی گئی

(۲۴)......عن سمرة بن جندب رضی الله عنه قال : کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا صلی صلوة أقبل علینا بوجهه فقال : من رأی منکم اللّیلة رؤیا ؟ قال : فان رأی أحدٌ قصّھا فیقول : ما شاء الله ،فسألنا یومًا فقال : ھل رأی احد منکم رؤیا ؟ قلنا : لا قال : لکنّی رأیت اللّیلة رجُلین ، أتیانی فأخذا بیدی فأخرجانی .....قالا : انطلقْ ' فانطلقنا الی ثقب مثل التّنّور أعلاہ ضَیّقٌ وأسفله واسع یتوقّد تحته نارا فاذا اِقترب ارتفعوا حتّی کاد ان یخرُجوا ' فاِذا خمدَتْ رجعوا فیھا ' وفیھا رجال و نساء عُراةٌ ' فقلت : من ھذا ؟.....والذی رأیته فی الثَّقْب فھم الزُّناة ، الخ۔

(بخاری، باب ، کتاب الجنائز ، رقم الحدیث:۱۳۸۶)

ترجمہ:......حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نماز

پڑھاتے تو ہماری طرف متوجہ ہوتے ، پس پوچھتے: تم میں سے آج رات کسی نے خواب دیکھا ہے؟ پس اگر کسی نے خواب دیکھا ہوتا تو وہ بیان کرتا، پس جو اللہ تعالی چاہتے وہ آپ ﷺ فرماتے ،سوایک دن آپ ﷺ نے ہم سے سوال کیا' پس فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ ہم نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن میں نے آج رات خواب دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے، پس وہ دونوں میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے لے گئے،.... انہوں نے کہا: آگے چلئے ! پس ہم آگے گئے تو تنور کی طرح ایک سوراخ تھا، وہ اوپر سے تنگ تھا اور نیچے سے فراخ تھا، اس کے نیچے آگ چل رہی تھی، پھر جب وہ آگ اوپر اٹھتی تو اس میں جو لوگ تھے تو وہ اس تنور سے نکلنے کے قریب ہوتے اور جب وہ آگ بجھ جاتی تو پھر وہ لوگ نیچے چلے جاتے، اس میں برہنہ مرد اور عورتیں تھیں، میں نے پوچھا: یہ کیا ہو رہا ہے؟.....(فرشتوں نے جواب دیا:) اور جن لوگوں کو آپ نے تنور دیکھا، وہ زنا کرنے والے تھے۔

زانی کی جہنم میں پھولنے اور بدبو کی سزا

(۲۵)...... ابو اُمامة الباهلي رضى الله عنه قال : سمعت رسول صلى الله عليه و سلم يقول : بينا أنا نائم اذ أتاني رجلان فأخذا بضَبُعَيَّ فأتيا بي جبلا وعرًا فقالا : اصعَدُ ، فقلت : انِّي لا اُطيقُه ، فقالا : انّا سَنَسُهّلُهُ لک ، فصعدتُّ حتّى اذا كنتُ في سواء الجبل اِذا بأصواتٍ شديدةٍ ' قلتُ : ما هذه الاصوات ؟ قال : هذا عُواء أهل النّار ' ثم انطلق بي فاذا أنا بقومٍ معلّقين بعَراقيبِهم ' مُشقّقةٍ أشداقُهُم تسيل اشداقُهم دماً ' قال :قلتُ : من هؤلاء ؟ قال : هؤلاء الذين يُفطِرون قبل تَحِلَّةِ صومهم ' فقال : خابت اليهود والنّصارى ، فقال سليمان : ما أدرى أسَمِعَه ابو امامة من رسول الله

صلی الله علیه وسلم ' أم شیءٌ من رأیه ، ثم انطلق فاذا بقوم أشدّ شیءٍ اِنتِفاخا ' وأنتَنِه ریحا ' وأسوئه مَنْظرا ، فقلت : مَن هؤلاء ؟ فقال : هولاء قَتْلی الکُفّار ، ثم انطلق بی فاذا أشد شیء انتفاخا وانتنه ریحا کأن ریحهم المَراحِیض ، فقلت : من هؤلاء ؟ قال : هؤلاء الزّانون والزّوانی ' ثم انطلق بی فاذا بنساء تَنْهَشُ ثَدْیَهُنّ الحیّات ' قلت : ما بال هؤلاء ؟ قال هؤلاء یمنَعْنَ اولادَهُنّ البانَهُنّ ، ثم انطلق بی فاذا انا بغلمانٍ یلعبون بین نهرین ' قلت : من هؤلاء ؟ قال : هؤلاء ذَراری المؤمنین ، ثم شَرَف شرفًا فاذا أنا بنفرٍ ثلاثةٍ یشربون من خمرٍ لّهم ، قلت : من هؤلاء ؟ قال : هؤلاء جعفرٌ و زیدٌ وابن رواحةَ ، ثم شرفنی شرفا آخر ، فاذا انا بنفرٍ ثلاثةٍ ، قلت : من هولاء ؟ قال : هذا ابراهیم وموسی وعیسی وهم ینظُرُونی۔

(صحیح ابن خزیمہ، باب ذکر تعلیق المفطرین قبل وقت الافطار بعراقیبهم و تعذیبهم فی الآخرة بفطرهم قبل تحلة صومهم ، جماع ابواب فضائل شهر رمضان و صیامه ، رقم الحدیث:۱۹۸۶۔
صحیح ابن حبان (آخری حدیث)، باب ذکر وصف عقوبة اقوام من اجل اعمال ارتکبوها اری رسول الله صلی الله علیه وسلم ایاها ، کتاب اخباره نن مناقب الصحابة ، رقم الحدیث:۷۴۹۴)

ترجمہ:......حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: میں سو رہا تھا کہ دو شخص میرے پاس (خواب میں) آئے اور میرے بازو پکڑ کو مجھ کو ایک سخت پہاڑ پر لائے اور کہا کہ چڑھو، میں نے کہا کہ: مجھ میں اس کی طاقت نہیں ہے، انہوں نے کہا کہ: ہم اس کو آپ لئے آسان بنا دیں گے، چنانچہ میں چڑھا، اور جب پہاڑ کی ہموار سطح پر پہنچا تو بہت کچھ سخت آوازیں سنائی دیں، میں نے پوچھا: یہ آواز کیسی ہیں؟ فرشتوں نے کہا کہ: یہ عام دوزخی ہیں، پھر مجھ کو آگے چلایا گیا تو دیکھتا کیا ہوں

کہ کچھ آدمی پنڈلیوں کے بل لٹکے ہوئے ہیں اوران سے خون بہہ رہا ہے، میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ جواب ملا کہ: یہ وہ لوگ ہیں کہ جو روزے کے افطار سے قبل افطار کیا کرتے تھے، پس آپ ﷺ نے فرمایا کہ: بڑے خسارے میں رہے یہود ونصاری (کہ انہوں نے قبل از وقت افطار کیا) سلیمان راوی کہتے ہیں کہ: اس لفظ کہ متعلق میں نہیں کہہ سکتا کہ: ابوامامہ نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے سنا (اور نقل کیا) یا اپنی طرف سے کہا۔ پھر مجھ کو آگے چلایا تو دیکھتا کیا ہوں کہ کچھ آدمی نہایت درجہ پھولے ہوئے اور نہایت بد بودار تھے کہ پاخانہ کی سی بد بو آتی تھی، اور نہایت بدشکل تھے، میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ فرشتوں نے کہا کہ: یہ زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورتیں ہیں، پھر مجھ کو چلایا گیا تو عورتیں نظر پڑیں کہ ان کی پستانیں سانپ نوچ رہے تھے، میں نے پوچھا کہ: ان کا کیا قصہ ہے؟ جواب ملا کہ: یہ وہ عورتیں ہیں کہ جو اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلاتی تھیں۔ پھر مجھ کو چلایا گیا تو بچوں کو دیکھا کہ دونہروں کے درمیان کھیل رہے ہیں، میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ جواب ملا کہ: یہ مسلمانوں کی صغیرسن اولاد ہیں۔ پھر مجھ کو اوپر چڑھایا گیا تو تین آدمی نظر آئے کہ اپنی شراب پی رہے ہیں، میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ فرشتوں نے کہا کہ: یہ حضرت جعفر اور حضرت زید اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہم ہیں جو غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے تھے۔ پھر مجھ کو دوسری طرف اوپر چڑھایا گیا تو تین اشخاص نظر آئے، میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ فرشتوں نے کہا کہ: یہ حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہم الصلوۃ والسلام ہیں اور وہ مجھے دیکھ رہے تھے۔

زانیوں کے چہروں میں آگ بھڑک رہی ہوگی

(۲۶)...... عن عبد الله بن بسر رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال :

ان الزّناة يأتون تشتعل وجوههم نارا۔

(مجمع الزوائد ص۲۷۹ ج۶، باب ذم الزنا، کتاب الحدود والديات، رقم الحديث:۱۰۵۳۴)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زانیوں کے چہروں میں آگ بھڑک رہی ہوگی۔

زنا کی تین اخروی اور تین دنیوی برائیاں

(۲۷)...... قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : يا معشر المسلمين ! اتقوا الزنى ' فان فيه ستَّ خصالٍ : ثلاث فى الدنيا ' و ثلاث فى الآخرة ، فأما اللواتى فى الدنيا ' فيذهب ببهاءِ الوجه ويورثُ الفقر وينقُص العمر ، وأما اللاتى فى الآخرة فيورث السُّخطَ و سوءَ الحساب والخلودَ فى النار۔

(كنز العمال ص۳۱۹ ج۵ ، الوعيد على الزنا ، انواع الحدود ، رقم الحديث:۱۳۰۲۲)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مسلمانوں! زنا سے بچو، اس لئے کہ اس میں چھ برائیاں ہیں، تین دنیا میں اور تین آخرت میں: دنیا کی خرابیاں تو یہ ہیں کہ: چہرہ کی رونق جاتی رہتی ہے، افلاس چھا جاتا ہے، اور عمر کم ہوجاتی ہے۔ اور آخرت کی برائیاں: اللہ تعالی کا غصہ، اور حساب کی سختی اور جہنم کا عذاب۔

سب سے بڑا گناہ پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا ہے

(۲۸)...... عن عبد الله رضى الله عنه قال : قلت : يا رسول الله ! ایُّ الذنب أعظم ؟ قال : ان تجعل لله ندّا وهو خلقک ، قال : قلتُ : ثم ماذا ؟ قال : ان تقتل ولدک خشية ان يَطعم معک ، قال : قلت : ثم ماذا ؟ قال : ان تزنِیَ بِحَلِيلة جارک۔

(ترمذی، (باب) ومن سورة الفرقان ، كتاب التفسير ، رقم الحديث:۳۱۸۲)

ترجمہ:......حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے سوال کیا: یارسول اللہ! سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: تو کسی کو اللہ تعالی کا شریک قرار دے حالانکہ اس نے تجھ کو پیدا کیا ہے، میں نے عرض کیا: اس کے بعد کونسا گناہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: تو اپنے لڑکے (یا لڑکی) کو قتل کرے، اس اندیشہ سے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گا، میں نے عرض کیا: پھر کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔

پڑوسی کی بیوی سے زنا دس زنا سے بدتر ہے

(۲۹)......المقداد بن الاسود رضی الله عنه یقول : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاصحابه : ما تقولون فی الزّنی ؟ قالوا : حرّمه الله ورسوله ' فهو حرام الی یوم القیامة ، قال : فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاصحابه : لأن یزنیَ الرجل بعشُرِ نِسُوةٍ ' أیسر علیه من أن یزنیَ بامرأة جاره ، الخ۔

ترجمہ:......حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا: تم زنا کے متعلق کیا کہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: وہ حرام ہے، اس کو اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ نے حرام کیا ہے، یہ قیامت تک کے لئے حرام ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: اگر کوئی شخص دس عورتوں سے زنا کرے تو یہ اس کی بہ نسبت زیادہ آسان ہے کہ وہ اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔ (مسند احمد ص ۲۷۷ ج ۳۹، بقیة حدیث المقداد بن الاسود ، رقم الحدیث: ۲۳۸۵۴)

پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے والا اللہ تعالی کی رحمت سے دور اور دوزخی

(۳۰)...... قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : الزّانی بِحَلِیلَة جارِه لا ینظُر الله

اليه يوم القيامة ، ولا يزكّيه ، ويقول : ادخُل النارَ مع الداخلين۔

(الترغيب والترهيب ص۱۹۱ج۳، الترهيب من الزنا سيما بحليلة الجار والمغيبة والترغيب فى حفظ الفرج ، رقم الحديث:۳۳)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے گا اللہ تعالی اس کی طرف قیامت کے دن نہیں دیکھیں گے، اور نہ اس کو پاک کریں گے، اور فرمائیں گے: دوزخ میں دوزخیوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے والا اول جہنم میں داخل ہونے والا ہوگا

(۳۱)...... عن انس بن مالك رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال : سبعة لا ينظر الله اليهم يوم القيامة ولا يزكيهم ولا يجمعهم مع العالمين ، يدخلهم النار اول الداخلين الا ان يتوبوا الا ان يتوبوا الا ان يتوبوا ، فمن تاب تاب الله عليه : الناكح يده ، والفاعل والمفعول به ، والمدمن بالخمر ، والضارب ابويه حتى يستغيثا والمؤذى جيرانه حتى يلعنوه ، والناكح حليلة جاره۔

(شعب الایمان بیہقی ص۳۷۸ج۴، السابع والثلاثون من شعب الايمان و هو باب فى تحريم الفروج وما يجب من التعفف عنها ، رقم الحديث:۵۴۷۰)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سات قسم کے لوگوں کی طرف اللہ تعالی قیامت کے دن نظر رحمت نہیں فرمائیں گے، اور نہ ان کو پاک کریں گے، اور انہیں دنیا والوں کے ساتھ جمع نہیں فرمائیں گے، اور وہ پہلے جہنم میں داخل ہونے والوں میں سے ہوں گے، مگر یہ کہ وہ توبہ کرلیں، مگر یہ کہ وہ توبہ کرلیں، مگر یہ کہ وہ توبہ کرلیں، اور جو شخص توبہ کرے اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں: (وہ سات قسم کے

لوگ یہ ہیں:)اپنے ہاتھ سے جماع کرنے والا (یعنی مشت زنی اور ہاتھ سے منی نکالنے والا)اور فاعل ومفعول (یعنی خلاف فطرت جنسی فعل کرنے والے)اور شراب کا عادی،اور اپنے والدین کو مارنے والا' یہاں تک کہ وہ فریاد کرنے لگیں،اور اپنے پڑوسیوں کو تکلیف دینے والا' یہاں تک کہ وہ اس کو لعنت کرنے لگیں،اور اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے والا۔

غائب شوہر کی بیوی سے زنا کی سزا

(۳۲)...... قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : من قعد علی فراش مغیبة قیض له ثعبان یوم القیامة۔(معجم کبیر طبرانی ص۲۷۲ج۳، وما اسند ابو قتادة ، رقم الحدیث:۳۲۷۸)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جوشخص اس عورت کے بستر پر بیٹھا جس کا شوہر غائب ہو،قیامت کے دن اللہ تعالی ایک اژدھے کواس پر قادر کردیں گے۔

(۳۳)...... قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : مثل الذی یجلس علی فِراش المُغِیبة مثل الّذی یَنْهَشُه أسودُ من أساودِ یومِ القیامة۔

(الترغیب والترهیب ص۱۹۲ج۳، الترهیب من الزنا سیما بحلیلة الجار والمغیبة والترغیب فی حفظ الفرج ، رقم الحدیث:۳۵)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:جوشخص اس عورت کے بستر پر بیٹھا جس کا شوہر غائب ہو،اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس کو قیامت کے اژدھوں میں سے کوئی کالا اژدھا کاٹ (اورنوچ) رہا ہو۔

اللہ تعالی کے راستہ میں جانے والے کی بیوی سے زنا کی سزا

(۳۴)......قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : حُرمة نساء المجاهدین علی

القاعدين كحرمة اُمّهاتهم ' وما من رجل من القاعدين يخلُف رجلا من المجاهدين في أهله ' فيخونُه فيهم الا وُقِف له يوم القيامة ' فيأخذ من عمله ما شاء فما ظنُّكم۔

(مسلم، باب حرمة نساء المجاهدين ' واثم من خانهم فيهن ، كتاب الامارة ، رقم الحديث: ۱۸۹۷)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجاہدین کی بیویوں کی حرمت' جہاد پر نہ جانے والوں کے لئے ان کی ماؤں کی طرح ہے، اور مجاہد جس شخص کے پاس اپنی اہلیہ کو چھوڑ کر جائے اور وہ اس عورت کے ساتھ خیانت کرے تو اس کو قیامت کے دن کھڑا کیا جائے گا اور مجاہد اس کی نیکیوں میں جس قدر چاہے گا لے لے گا۔ایک روایت میں ہے: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ اس کی کوئی نیکی چھوڑ دے گا؟

(۳۵)......عن انس رضی الله عنه : ان النبی صلی الله علیه وسلم قال : ایاکم و نساء الغزاة۔

(مجمع الزوائد ص۲۷۹ ج۶، باب ذم الزنا ، كتاب الحدود والديات ، رقم الحديث:۱۰۵۳۴)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خبردار مجاہدین کی بیویوں سے دور رہو، (اوران کے ساتھ خیانت نہ کرو)۔

بوڑھے زانی کو سخت عذاب ہوگا

(۳۶)......قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ثلاثة لا يكلّمهم الله يوم القيامة ولا يزكّيهم – قال ابو معاوية :– ولا ينظر اليهم ولهم عذاب اليم : شيخٌ زان ' و ملِك كذّاب ' و عائلٌ مُستَكبِرٌ۔

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخص ہیں کہ جن سے حق تعالیٰ قیامت کے دن

نہ کلام فرمائیں گے اور نہ ان کو پاک وصاف کریں گے، اور نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائیں گے، اوران کوسخت عذاب ہوگا: بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ، اور متکبر فقیر۔

(مسلم، باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار والمن بالعطية ' وتنفيق السلعة بالحلف ' وبيان الثلاثة الذين لا يكلّمهم الله تعالى يوم القيامة ' ولا ينظر اليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم ، كتاب الايمان ، رقم الحديث:۱۰۷)

بوڑھے زانی سے اللہ تعالیٰ بغض رکھتے ہیں

(۳۷)...... النبى صلى الله عليه وسلم قال : ثلاثة يُحبُّهم الله و ثلاثة يُبغضهم الله ' فاما الذين يُحبُّهم الله فرجل أتى قوما فسألهم بالله ' ولم يسألهم لقرابةٍ بينه و بينهم فمنعوه فتخلَّف رجل بِأعيانهم فأعطاه سرّا لا يعلم بِعَطِيَّته الا الله والذى اعطاه ، و قوم ساروا ليلتهم حتى اذا كان النوم احب اليهم مما يُعْدَل به فوضعوا رُؤوُسَهم فقام رجل يَتَمَلَّقُنِى ويتلوا آياتى ' و رجل كان فى سَرِيَّة فلقى العدوفهُزِموا ' فأقبل بصدره حتى يُقْتَل أو يُفتح له ، والثلاثة الذين يبغضهم الله : الشيخ الزانى ' والفقير المُختال' والغنى الظَّلوم۔

(ترمذی،[باب احاديث فى صفة الثلاثة الذين يحبهم الله] ابواب صفة الجنة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، رقم الحديث:۲۵۶۸)

ترجمہ:...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے محبت رکھتے ہیں اور تین آدمیوں سے بغض رکھتے ہیں، جن تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتے ہیں وہ یہ ہیں: ایک آدمی لوگوں کے پاس جا کرسوال کرے، اوراس کا سوال ان کے ساتھ کسی رشتہ داری کی وجہ سے نہ ہواور وہ لوگ اس کو منع کردیں، پھر ایک آدمی ان میں سے الگ ہوا اور چپکے

سے اس کو کچھ دے اور اس کے دینے کی اللہ تعالی یا وہ شخص جس کو اس نے عطیہ دیا تھا کے علاوہ کسی کو خبر نہ ہو، اور وہ لوگ جو رات کو سفر کریں یہاں تک کہ نیند ان کو بہت پسند ہو پھر وہ ٹھہر جائیں اور اپنے سر کو رکھ کر سو جائیں، پھر ان میں سے ایک شخص اٹھ کر نماز کے لئے کھڑا ہو جائے اور میری حمد وثنا کرے اور میرے (قرآن کریم کی) آیات کی تلاوت کرے، اور وہ شخص جو کسی لشکر میں ہو اس کا دشمن سے مقابلہ ہو وہ لشکر ہار جائے اور وہ شخص آگے بڑھ کر، سینہ تان کر حملہ کرے یہاں تک کہ شہید ہو جائے یا جیت جائے، اور جن تین آدمیوں سے اللہ تعالی بغض رکھتے ہیں وہ یہ ہیں: بوڑھا زانی، متکبر فقیر اور مالدار ظالم۔

بوڑھا زانی جنت میں نہیں جائے گا

(۳۸)......قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : ثلا ثة لا یدخلون الجنة : الشیخُ الزّانی ، والامامُ الکذّاب ، والعائلُ المَزْهُوُّ۔

(الترغیب والترهیب ص۱۸۹ج۳، الترهیب من الزنا سیما بحلیلة الجار والمغیبة والترغیب فی حفظ الفرج ، رقم الحدیث:۱۹)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے: بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ، اور متکبر فقیر۔

ساتوں آسمان وزمین بوڑھے زانی پر لعنت بھیجتے ہیں

(۳۹)......عن بریدة رضی الله تعالی عنه : عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : انّ السّموات السّبع والارضین السبع لیَلْعَنَّ الشیخَ الزّانی ، واِنّ فروجَ الزّناة لیُوْذی اهلَ النّار نَتْنُ ریحِها۔

ترجمہ:......حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: سات آسمان اور سات زمینیں

بوڑھے زانی پر لعنت کرتی ہیں، اور زانیوں کے شرمگاہوں کی بدبو سے جہنم والوں کو بھی تکلیف ہوگی۔

(الترغیب والترھیب ص۱۹۰ج۳، الترھیب من الزنا سیما بحلیلة الجار والمغیبة والترغیب فی حفظ الفرج ، رقم الحدیث:۱۹)

بوڑھا زانی جنت کی خوشبو نہیں پائے گا

(۴۰)......**عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما قال : خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم و نحن مجتمعون فقال : فذکر الحدیث الی ان قال : وإیّاکم و عُقوق الوالدین ، فانّ ریح الجنّة یوجد من مسیرة ألف عامٍ ، واللّٰه لا یجِدُها عاقٌ ، ولا قاطع رحِمٍ ، ولا شیخٌ زانٍ ، ولا جارٌّ اِزره خُیَلاء ، انّما الکِبریاء للّٰه رب العالمین۔**

(الترغیب والترھیب ص۱۹۰ج۳، الترھیب من الزنا سیما بحلیلة الجار والمغیبة والترغیب فی حفظ الفرج ، رقم الحدیث:۲۲)

ترجمہ:......حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم جمع تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور رشتہ داروں سے ملنا جلنا رکھو، رشتہ داروں سے ملنے جلنے سے زیادہ جلد پہنچنے والا اور کوئی ثواب نہیں ہے، اور بغاوت سے بچو کہ اس سے زیادہ جلد پہنچنے والا اور کوئی عذاب نہیں ہے، اور تم والدین کی نافرمانی سے بچو، اس لئے کہ ایک ہزار سال کی مسافت سے جنت کی خوشبو آتی ہے، اور والدین کا نافرمان، رشتہ توڑنے والا، بوڑھا زانی اور تکبر سے ٹخنوں سے نیچے ازار لٹکانے والا اس خوشبو کو نہیں پائے گا، کبریائی صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔